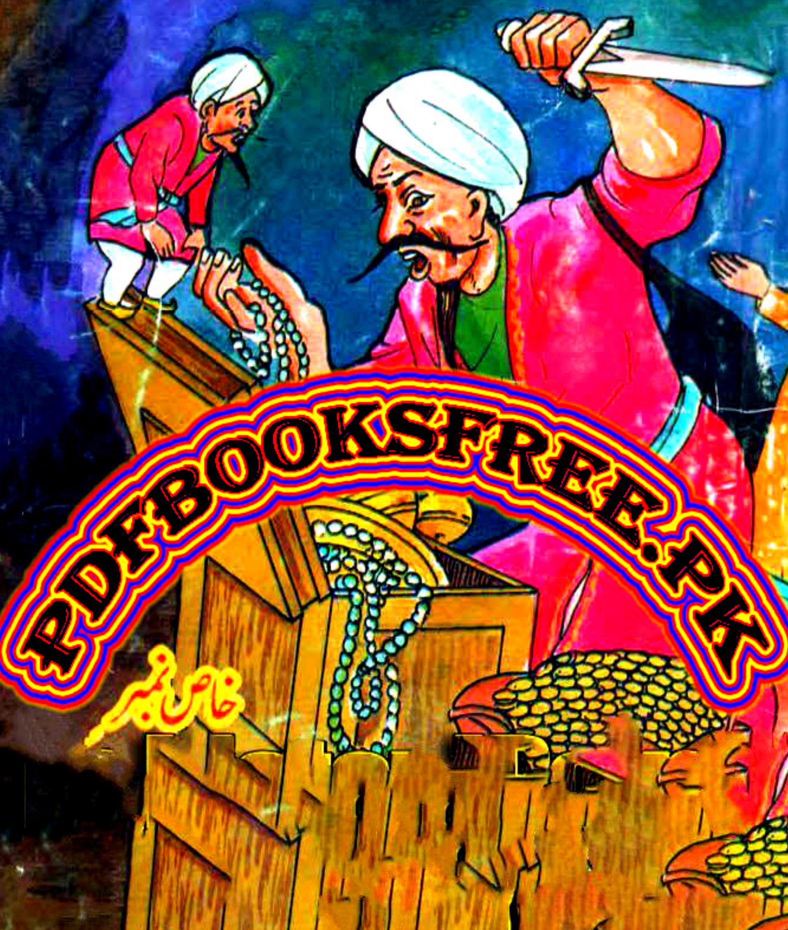
عمرو اور تاج خزانہ



PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عیاروں کے عیار خواجہ عمرو عیار کا نیا کارنامہ

عمرو اور تاج خزانہ

خاص نمبر

ظہیر احمد

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob:0300-9401919

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ناشر ——— محمد یوسف قریشی

اہتمام ——— محمد بلال قریشی

قانونی مشیران ——— غلام مصطفےٰ قریشی ملتان

——— ملک محمد اشرف لاہور

طابع ——— پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ——— -/150 روپے



Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار حیرت بھرے انداز میں اس جنگل کو دیکھ رہا تھا۔ جنگل میں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جنگل میں کوئی چرند پرند دکھائی نہ دے رہا تھا۔ پورے جنگل میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس جنگل میں سرے سے ہی کوئی زی روح آباد نہ ہو۔

عمرو عیار لشکر سے نکل کر اس جنگل میں گھومنے پھرنے کے لئے آ جایا کرتا تھا۔ اس جنگل میں چونکہ سانپ اور زہریلے حشرات الارض نہ تھے اور نہ ہی درندے۔ اس لئے عمرو عیار کو اس جنگل میں آنے پر کوئی خوف محسوس نہ ہوتا تھا۔ وہ جنگل میں ہر طرف گھومتا پھرتا تھا۔ جنگل کے ایک حصے میں چونکہ خوشنما پھلوں سے لدے ہوئے درخت بھی تھے اس لئے عمرو عیار ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

درختوں پر چڑھ جاتا تھا اور درختوں کے شیریں پھل توڑ توڑ کر کھاتا تھا اور جب تھک جاتا تو ایسے ہی کسی گھنے درخت تلے آرام بھی کر لیتا تھا۔

عمروعیار اس جنگل میں عموماً اس وقت آتا تھا جب اس نے کسی جادوگر کو لوٹا ہوتا تھا اور اس جادوگر کے خزانے پر قبضہ کیا ہوتا تھا۔ اس جنگل میں آ کر وہ جادوگر سے ہتھیایا ہوا خزانہ نکال کر گنتا تھا اور اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ آج اس نے کسی جادوگر کو تو نہ لوٹا تھا لیکن چونکہ اسے اپنا خزانہ دیکھے کافی دن ہو گئے تھے اس لئے وہ گھوڑے پر سوار ہو کر لشکر سے نکل آیا تھا اور اس جنگل میں آتے ہی اس نے اپنے گھوڑے کو گھاس چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا تھا اور خود جنگل کے وسط میں آ گیا تھا۔ جنگل میں آتے ہی اسے احساس ہوا جیسے جنگل میں آج ضرورت سے زیادہ خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ ہر طرف ویرانی اور گہرا سکوت سا چھایا ہوا تھا جیسے اس جنگل کے رہنے والے سارے باسی جنگل سے نکل کر کہیں اور چلے گئے ہوں۔

”حیرت ہے۔ پہلے جب میں اس جنگل میں آتا تھا تو یہاں طرف خوبصورت خرگوش، ہرن اور مختلف قسم کے جانور دوڑتے پھرتے تھے اور درختوں پر رنگ برنگے پرندے چہچہاتے رہتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے لیکن اب ایسا لگ رہا ہے جیسے اس جنگل میں کال پڑ گیا ہو اور تمام جانور اور پرندے یہ جنگل چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں" ——— عمرو عیار نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سے جنگل میں گھومتا پھر رہا تھا لیکن اسے جنگل میں نہ تو کوئی چھوٹا سا جنگلی چوہا دکھائی دیا تھا اور نہ کوئی چڑیا کا بچہ۔

"آخر یہ سارے کے سارے پرندے اور جانور گئے کہاں" ——— عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے چمک سی لہرائی تو وہ چونک پڑا۔ چمک اس سے کچھ فاصلے پر درختوں کے گرے ہوئے پتوں میں سے آتی ہوئی معلوم ہوئی تھی۔

"یہ کیسی چمک ہے" ——— عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے ان پتوں کی طرف بڑھا جہاں سے اسے چمک دکھائی دی تھی۔ جنگل میں ہوا چل رہی تھی اس لئے خشک پتے اُڑ رہے تھے شاید ہوا کی وجہ سے پتے اُڑ کر اس چمکدار چیز پر پڑ گئے تھے اس لئے عمرو عیار کو دوبارہ وہ چمک دکھائی نہ دی تھی۔ لیکن وہ پتوں کے پاس آ کر انہیں غور سے دیکھنے لگا۔ کچھ دیر بعد اسے پتوں کے درمیان سے پھر سے چمک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دکھائی دی تو وہ تیزی سے ان پتوں کی طرف لپکا۔ اس نے پتے ہٹائے تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ وہاں سفید رنگ کا ایک موتی پڑا ہوا تھا۔ یہ چمک اسی موتی سے نکل رہی تھی۔ موتی مٹر کے دانے کے برابر تھا۔ عمرو عیار نے جھک کر اس موتی کو اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''چمک موتی۔ اوہ۔ یہ تو چمک موتی ہے۔ دنیا کا نایاب اور قیمتی ترین موتی۔ یہ یہاں کہاں سے آ گیا''۔۔۔۔ عمرو عیار نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ وہ ایسے موتیوں کو بخوبی شناخت کر سکتا تھا اس لئے اس موتی کو دیکھ کر ہی اسے پتہ چل گیا تھا کہ موتی کس مالیت کا ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے کچھ فاصلے پر پھر سے ایسی ہی چمک دکھائی دی۔ عمرو عیار اچھل پڑا اور تیزی سے اس طرف بڑھا۔ اس نے پتے ہٹائے تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں کہ وہاں بھی ایسا ہی سفید رنگ کا موتی پڑا ہوا تھا جیسا موتی عمرو عیار کو پہلے ملا تھا۔ اس نے فوراً دوسرا موتی اٹھایا اور اسے بھی غور سے دیکھنے لگا۔

''حیرت ہے یہ دوسرا چمک موتی ہے۔ آخر اس جنگل میں یہ موتی کہاں سے آئے''۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ اب تو اسے اور زیادہ دلچسپی ہو گئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ جنگل سے اسے دو موتی ملے ہیں تو یقیناً یہاں اور موتی بھی ہو سکتے ہیں۔ وہ غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا اسے کچھ فاصلے پر دو مختلف جگہوں پر چمک دکھائی دی تو اس کا چہرہ کھل اٹھا وہ تیزی سے آگے بڑھا تو اسے مزید دو موتی مل گئے۔

"لگتا ہے میرا آج اس جنگل میں آنا میرے لئے نیک شگون ثابت ہوا ہے جو اس جنگل میں مجھے اتنے قیمتی اور نایاب موتی مل رہے ہیں"۔ ـــــــ عمرو عیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کچھ دیر بعد اسے پھر سے چمک دکھائی دی تو وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اسے پانچواں موتی ملا پھر اسے وقفے وقفے بعد چمک دکھائی دیتی چلی گئی اور اسے جگہ جگہ سے چمک موتی ملنا شروع ہو گئے۔ موتی ایک سیدھ میں پڑے ہوئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی موتیوں سے بھری تھیلی لے کر اس جگہ سے گزرا تھا۔ اس تھیلی میں سوراخ تھا اور اس میں سے ایک ایک کر کے موتی گرتے چلے گئے تھے اور ان موتیوں کے مالک کو اپنی تھیلی سے موتی گرنے کا پتہ ہی نہ چلا تھا۔ اب یہ عمرو عیار کی خوش قسمتی ہی تھی کہ وہ موتی اسے مل رہے تھے۔ اسے اب تک تیں موتی مل چکے تھے اور ابھی تک موتی ملنے کا سلسلہ جاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا اور موتی اٹھاتا چلا جا رہا تھا اور انہیں اپنی زنبیل میں ڈالتا جا رہا تھا۔

''لگتا ہے جو آدمی یہ موتی لے کر یہاں سے گزرا ہے اس کے پاس ان موتیوں کی تھیلی نہیں بلکہ پوری بوری ہی بھری ہوئی تھی جو اس نے اتنے موتی یہاں گرا دیئے ہیں''۔ عمروعیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ جنگل میں کافی دور آ گیا تھا۔ جب اسے مزید بیس موتی اور مل گئے تو اسے سامنے جنگل میں ایک کھنڈر دکھائی دیا۔ موتیوں کی چمک اس کھنڈر تک جا رہی تھی۔ اب ہر قدم کے فاصلے پر اسے ایک موتی مل رہا تھا۔

''جس کے یہ موتی ہیں شاید وہ اس کھنڈر میں آیا تھا۔ اس نے یقیناً چمک موتیوں کا خزانہ اس کھنڈر میں چھپایا ہو گا''۔ عمروعیار نے کہا اور پھر وہ موتی اٹھاتا ہوا کھنڈر کے قریب آ گیا۔ یہ کھنڈر اس نے پہلے بھی دیکھا ہوا تھا۔ وہ کئی بار اس کھنڈر میں آ چکا تھا۔ کھنڈر صدیوں پرانا تھا اور مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ اس کی چند دیواریں یا پھر ایک دو کمروں کے ساتھ ایک تہہ خانہ ہی سلامت تھا۔ چمک موتی عمروعیار کو اس راستے کی طرف لئے جا رہے تھے جو کھنڈر کے تہہ خانے کی طرف جاتا تھا۔

''شاید وہ آدمی موتیوں کا خزانہ چھپانے کے لئے کھنڈر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تہہ خانے میں گیا ہے۔ مجھے فوراً اس کے پیچھے جانا چاہئے''۔ عمروعیار نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکالی اور کاندھوں پر اوڑھ لی۔ چادر اوڑھتے ہی وہ غائب ہو گیا۔ اب وہ بے فکر ہو کر آگے بڑھ سکتا تھا۔ اگر کھنڈر میں کوئی ہوتا تو وہ اسے کسی بھی صورت میں نہ دیکھ سکتا تھا۔

عمروعیار غیبی حالت میں کھنڈر کے تہہ خانے میں آ گیا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ تہہ خانے میں بھی اسے چند موتی گرے ہوئے دکھائی دیئے تو اس نے جھپٹ کر ان موتیوں کو اٹھا لیا۔ اور پھر وہ مزید موتی تلاش کرنے کے لئے ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں مزید کوئی موتی دکھائی نہ دیا۔ وہ تہہ خانے سے نکل کر کھنڈر کے دوسرے حصوں میں گیا کہ شاید اسے کہیں اور سے ایسے موتی مل جائیں لیکن سارا کھنڈر کنگھالنے کے باوجود اسے مزید موتی نہ ملے تو اس کا منہ بن گیا۔

''بس سو موتی۔ میں تو سمجھا تھا کہ مجھے ایسے ہزاروں موتی ملیں گے''۔ ______ عمروعیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہاں کوئی نہ تھا اس لئے اس نے کاندھوں سے سلیمانی چادر اتاری اور لپیٹ کر واپس زنبیل میں ڈال لی۔ وہ کھنڈر سے واپس نکلنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے ایک تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چیخ کی آواز کسی بوڑھی عورت کی تھی۔ عمرو عیار چونک پڑا۔ اس نے فوراً زنبیل سے تلوار حیدری نکالی اور اسے لے کر دوڑتا ہوا تہہ خانے کی طرف بڑھا۔ عمرو عیار فوراً تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ تہہ خانے کے پاس پہنچ کر وہ ایک ستون کی آڑ میں آیا اور پھر وہ ستون کی آڑ سے تہہ خانے کی طرف دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا کہ تہہ خانے میں ایک بوڑھی عورت گری پڑی تھی۔ اس کے قریب ایک سیاہ رنگ کا کوبرا ناگ کنڈلی مارے اور پھن پھیلائے جھوم رہا تھا۔ بوڑھی عورت کے جسم میں کوئی حرکت نہ تھی۔ وہ شاید اس ناگ کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئی تھی۔

"اوہ۔ یہ بوڑھی عورت کہاں سے آ گئی۔ میں تو اس تہہ خانے کا ایک ایک حصہ دیکھ کر گیا تھا۔ پہلے تو نہ یہاں کوئی ناگ تھا اور نہ یہ عورت"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ناگ زور زور سے پھنکار رہا تھا۔ وہ بوڑھی عورت کے سر کے پاس کھڑا تھا اور پھنکارتے ہوئے بار بار اپنی سرخ سرخ زبان لپلپا رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بوڑھی عورت کو کاٹ لے گا۔

"اوہ۔ اگر میں نے جلدی سے کچھ نہ کیا تو یہ ناگ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڑھی عورت کو کاٹ لے گا۔ مجھے اس بوڑھی عورت کو بچانا ہو
ا"۔ ـــــــــ عمروعیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً
وار زنبیل میں ڈالی اور اس کی جگہ زنبیل سے ایک کمان اور
ک تیر نکال لیا۔ وہ جانتا تھا کہ ابھی ناگ نے بوڑھی عورت کو
یں کاٹا ہے۔ اگر اس نے بوڑھی عورت کو کاٹ لیا ہوتا تو وہ
س کے قریب بیٹھ کر اس طرح نہ پھنکار رہا ہوتا۔ عام طور پر
گوں کی یہی عادت تھی کہ وہ ایک بار جس کو کاٹ لیں تو پھر
سے کاٹتے ہی تیزی سے بھاگ جاتے ہیں جبکہ یہ ناگ بدستور
ڑھی عورت کے قریب تھا۔

عمروعیار نے فوراً کمان پر تیر چڑھایا اور پھر اس نے ناگ کا
شانہ لیا اور چلہ کھینچنے لگا۔ دوسرے لمحے اس نے جھٹکے سے تیر
چھوڑ دیا۔ وہ ماہر تیر انداز تھا۔ اس کا تیر کمان سے نکل کر بجلی کی
ی تیزی سے ناگ کی طرف لپکا۔ دوسرے لمحے ناگ کو ایک
ور دار جھٹکا لگا اور وہ زمین پر تیزی سے گھسٹتا چلا گیا اور پوری
ت سے دیوار سے ٹکرایا۔ عمروعیار کا چلایا ہوا تیر اس کی گردن
ں لگا تھا اور اسے کھینچتا ہوا پیچھے موجود دیوار کے پاس لے گیا
ا۔ تیر دیوار میں دھنس گیا تھا اور ناگ اس میں پرویا بری طرح
سے تڑپنا شروع ہو گیا تھا۔ ناگ کو نشانہ بنتے دیکھ کر عمروعیار کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چہرے پر فتح مندی کی چمک لہرائی۔ اس نے فوراً کمان زنبیل میں ڈالی اور پھر وہ بے ہوش پڑی ہوئی بوڑھی عورت کی طرف بڑھا۔ بوڑھی عورت نے صاف ستھرا اور قیمتی لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ کسی اچھے گھرانے کی دکھائی دے رہی تھی۔ اس عورت کا رنگ سیاہ تھا لیکن اس کے چہرے پر امارت کی چمک ضرور دکھائی دے رہی تھی۔

''بوڑھی اماں۔ بوڑھی اماں۔ ہوش میں آئیں۔ میں نے ناگ کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب اس سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہوش میں آئیں بوڑھی اماں''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے بوڑھی عورت کے قریب آ کر اسے کاندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو بوڑھی عورت یوں اٹھ کر بیٹھ گئی جیسے وہ بے ہوش نہ تھی بلکہ بے ہوش ہونے کی اداکاری کر رہی تھی۔

''تم نے ناگ کو مار دیا ہے۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ کہاں ہے ناگ''۔۔۔۔۔۔ بوڑھی عورت نے بڑے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے بوکھلا کر عقبی دیوار کی طرف دیکھا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

''تم نے میرے بیٹے کو مار دیا۔ تم نے میرے بیٹے کو مار دیا''۔۔۔۔۔۔ بوڑھی عورت نے چیختے ہوئے کہا اور اٹھ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیزی سے اس دیوار کی طرف لپکی جس کے ساتھ ناگ عمروعیار کے تیر میں پرویا ہوا تھا۔ بوڑھی عورت کو اس طرح اچانک اٹھتے اور پھر چیختے دیکھ کر عمروعیار حیران رہ گیا تھا اور پھر جب بوڑھی عورت تیزی سے دیوار کی طرف گئی تو عمروعیار کی نظریں اس تیر پر پڑیں جس سے اس نے سیاہ ناگ کو نشانہ بنایا تھا۔ دوسرے لمحے عمروعیار اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس ناگ نے زندہ ہو کر اچانک اس پر چھلانگ لگا دی ہو اور اسے کاٹ لیا ہو۔ دیوار کے پاس ناگ کی جگہ ایک نوجوان پڑا ہوا تھا۔ جس کی گردن میں عمروعیار کا تیر گڑا ہوا تھا۔ اس کے گرد خون کا تالاب بن رہا تھا۔ تیر اس کی گردن کے آر پار ہو کر دیوار میں گڑ گیا تھا۔ ناگ کی جگہ انسان کو دیکھ کر عمروعیار کے تو جیسے ہوش ہی اُڑ گئے۔

''کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ میں نے تو تیر سے ایک خطرناک ناگ کو نشانہ بنایا تھا۔ پھر یہ انسان۔ انسان کہاں سے آ گیا''۔ ـــــــ عمروعیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا وہ اٹھا اور تیزی سے دیوار کے پاس پڑی ہوئی نوجوان کی لاش کے قریب آ گیا۔ بوڑھی عورت لاش کے قریب آ کر رک گئی تھی اور حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے لاش دیکھ کر وہ پتھرا سی گئی ہو۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیں اور منہ کھلا ہوا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ اس کے قریب ایک نوجوان کی لاش پڑی ہوئی ہے۔

عمرو عیار کی حالت بھی پتلی ہو رہی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر نوجوان کی لاش چھو کر دیکھی تو یہ دیکھ کر اس کے اور زیادہ اوسان خطا ہو گئے کہ وہ نوجوان مر چکا تھا۔ اس نوجوان کے جسم پر بھی بیش قیمت لباس تھا۔ اس کے پہلو میں ایک تھیلی دکھائی دے رہی تھی۔ تھیلی کا ایک حصہ پھٹا ہوا تھا جس میں سے تیز چمک نکل رہی تھی۔ شاید اس تھیلی میں ویسے ہی سفید موتی موجود تھے جو عمرو عیار کو جنگل میں ملے تھے۔ تھیلی میں واقعی سوراخ تھا۔ وہ نوجوان شاید جنگل میں چلتا ہوا آیا تھا اور اس کی تھیلی سے ایک ایک کر کے سفید موتی گرتے رہے تھے جس کا اسے علم ہی نہ ہوا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تو مر چکا ہے۔ لل لل۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مم مم میں نے تو آپ کو بچانے کے لئے ایک ناگ پر تیر چلایا تھا پھر ناگ اس طرح اس انسان میں کیسے تبدیل ہو گیا''۔ عمرو عیار نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ ماگان۔ میرا بیٹا ماگان''۔۔۔۔۔۔۔ اچانک اس عورت کے منہ سے لرزتی ہوئی آواز نکلی اور پھر اچانک اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حلق سے زور سے ماگان کا نام نکلا اور وہ نوجوان کی لاش پر گر پڑی۔

''ماگان۔ میرے بیٹے ماگان۔ اٹھو۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ اٹھو میرے بیٹے۔ ماگان۔ ماگان''۔ ____بوڑھی عورت نے پاگلوں کے سے انداز میں نوجوان کی لاش کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ اس عورت کو پاگلوں کے انداز میں نوجوان سے لپٹتے اور اسے چومتے دیکھ کر عمرو عیار کا رنگ زرد ہو گیا۔ بوڑھی عورت اسے اپنا بیٹا کہہ رہی تھی۔ عمرو عیار اٹھا اور تیزی سے کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''تم نہیں مر سکتے۔ میرا بیٹا نہیں مر سکتا۔ یہ جھوٹ ہے۔ یہ لاش۔ یہ میرے بیٹے کی لاش نہیں ہے۔ ماگان۔ میرے اچھے بچے اٹھ جاؤ۔ دیکھو تمہاری بوڑھی ماں تم سے کہہ رہی ہے۔ اٹھ جاؤ میرے بیٹے۔ ماگان ماگان''۔ ____بوڑھی عورت پر لاش دیکھ کر ایسا صدمہ طاری ہوا تھا کہ وہ بار بار نوجوان کی لاش کو اٹھا کر اپنے گلے سے لگا رہی تھی اور اسے پاگلوں کے سے ہی انداز میں چوم رہی تھی۔ وہ فرش پر بیٹھ گئی تھی اور اس نے نوجوان کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔ عمرو عیار متوحش انداز میں بدستور اس انسانی لاش کو دیکھ رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ماگان۔ میرے بیٹے اٹھ جاؤ۔ اٹھ جاؤ میرے لال۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ تم تو میرے ساتھ ناگ بن کر کھیل رہے تھے۔ میں تمہارے کہنے پر جان بوجھ کر تم سے ڈر کر بے ہوش ہوئی تھی۔ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے ڈرانا چاہتے ہو۔ میں ڈر گئی تھی بیٹا۔ اب کیا ہوا۔ اوہ اوہ۔ تمہاری گردن میں تو تیر گڑا ہوا ہے۔ یہ تیر۔ کس نے مارا ہے تمہیں یہ تیر۔ کون ہے۔ کس نے چلایا ہے میرے بیٹے پر تیر"۔ ــــــ بوڑھی عورت کو اچانک نوجوان کی گردن میں گڑا ہوا تیر دکھائی دیا تو وہ غصے میں آ گئی اور پھر اس کی نظریں ایک طرف سہمے ہوئے انداز میں کھڑے عمرو عیار پر پڑیں تو وہ چونک پڑی۔

"تم۔ تم۔ کون ہو تم۔ یہاں کیوں آئے ہو۔ یہ دیکھو۔ یہ میرا بیٹا ہے۔ ماگان۔ میرے بیٹے کا نام ماگان ہے۔ میں اس کی ماں ہوں۔ یہ میرا اکلوتا اور سب سے پیارا بیٹا ہے۔ یہ میرا لال ہے۔ میرا پیارا لال۔ دیکھو اسے کیا ہو گیا ہے۔ یہ ناگ بن کر میرے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اس سے ڈر جاؤں اور ایسی بن جاؤں جیسے میں ناگ سے ڈر کر بے ہوش ہو گئی ہوں۔ میں نے ایسا ہی کیا تھا لیکن تیر۔ دیکھو میرے بیٹے کو کسی نے تیر مار دیا ہے۔ یہ مر گیا ہے۔ میرا بیٹا۔ میرا لال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مر گیا ہے۔ کسی نے اسے تیر مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ اسے کیسے زندہ کروں۔ ہائے ہائے۔ میں اس کے بغیر کیسے زندہ رہوں گی"۔۔۔۔۔ بوڑھی عورت پاگلوں کے سے انداز میں بولتی چلی گئی اور اس کی باتیں سن کر عمرو عیار کے دماغ میں جیسے چیونٹیاں سی رینگنا شروع ہو گئیں۔ بوڑھی عورت نے اپنے بیٹے کی لاش کو گلے سے لگایا اور پھر اس نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔

"یہ اس بوڑھی عورت کا بیٹا ہے اور یہ روپ بدلنا جانتا تھا۔ یہ جان بوجھ کر ناگ بنا تھا اور اپنی ماں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اوہ۔ یہ میں نے کیا کر دیا۔ میں تو سمجھا تھا کہ یہ ناگ بوڑھی عورت کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ اسی لئے میں نے اسے تیر سے نشانہ بنایا تھا۔ یہ اصل ناگ نہیں تھا۔ اوہ۔ میں نے ایک بے قصور آدمی کو ہلاک کر دیا۔ یہ مجھ سے کیا حماقت ہو گئی۔ یہ میں نے کیا کر دیا"۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا تو بڑھیا روتے روتے یکلخت خاموش ہو گئی اور سر گھما کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے۔ میرے بیٹے کو تم نے تیر مارا ہے"۔ بوڑھی عورت نے اسے گھورتے ہوئے چیخ کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ہاں۔ نن۔ نن۔ نہیں۔ مم مم۔ میں میں۔ وہ وہ''۔ بوڑھی عورت کو غصے میں دیکھ کر عمرو عیار بری طرح سے ہکلا کر رہ گیا۔

''تم نے۔ میرے بیٹے کو تم نے تیر مارا ہے۔ میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ تم مجرم ہو۔ میرے بیٹے کے قاتل ہو۔ تم نے ہی میرے بیٹے کو مارا ہے۔ تم مجرم ہو۔ تم قاتل ہو''۔ بوڑھی عورت نے چیختے ہوئے کہا تو عمرو عیار بوکھلا کر پیچھے ہٹا اور دیوار سے کمر لگا کر کھڑا ہو گیا۔

''نہیں نہیں۔ میں مجرم نہیں ہوں۔ قاتل نہیں ہوں۔ میں نے تمہارے بیٹے کو جان بوجھ کر نہیں مارا۔ میں تو تمہاری مدد کر رہا تھا۔ میں میں''۔ ——— عمرو عیار نے بری طرح سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم قاتل ہو۔ مجرم ہو۔ تم نے جان بوجھ کر میرے بیٹے کو مارا ہے۔ تم مجرم ہو۔ تم مجرم ہو''۔ ——— بوڑھی عورت نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے بیٹے کی لاش کا سر اپنی گود سے اٹھا کر نیچے فرش پر رکھا اور پھر وہ بڑے غصیلے انداز میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ کھڑی ہوتے ہی وہ جارحانہ انداز میں عمرو عیار کی طرف بڑھی۔ اس کا چہرہ غم و غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تم نے مارا ہے میرے بیٹے کو۔ تم مجرم ہو۔ تم قاتل ہو۔ بتاؤ کیوں مارا ہے تم نے میرے بیٹے کو۔ بتاؤ مجھے۔ جلدی بتاؤ''۔ بوڑھی عورت نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔ اس کا بھیانک ہوتا ہوا چہرہ دیکھ کر عمرو عیار کو اپنی رگوں میں خون خشک ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''مم مم۔ میں میں۔ وہ وہ''۔ ــــــ عمرو عیار کے منہ سے کانپتی ہوئی آواز نکلی۔

''جلدی بتاؤ کون ہو تم اور تم نے میرے بیٹے کو کیوں مارا ہے۔ بولو۔ جلدی بولو''۔ ــــــ بوڑھی عورت نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمرو عیار کچھ سمجھتا اسی لمحے بوڑھی عورت نے عمرو عیار کے منہ پر غصے سے زور زور سے طمانچے مارنے شروع کر دیئے۔ وہ بوڑھی عورت تھی لیکن اس کا ہاتھ اس قدر بھاری تھا کہ طمانچے کھاتے ہوئے عمرو عیار کو اپنے گال پھٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔

''رکیں۔ مت ماریں مجھے۔ رکیں۔ میری بات سنیں''۔ عمرو عیار نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں رکوں گی۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گی۔ تم ظالم ہو۔ سفاک اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے رحم آدم زاد ہو۔ تم نے میرے معصوم بیٹے کو بے موت مارا ہے۔ میں اپنے بیٹے کے مجرم اور قاتل کو کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔ میں تمہیں مار دوں گی۔ تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گی''۔ بوڑھی عورت نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ہاتھ ایک بار پھر چل پڑے۔ عمروعیار کو اور کچھ نہ سوجھا تو اس نے بوڑھی عورت کو جھکائی دی اور تیزی سے اس کے پہلو کے پاس سے نکل کر دور ہٹتا چلا گیا۔

''رکو۔ کہاں جا رہے ہو تم۔ تم اس طرح مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ تم نے میرے بیٹے کو قتل کیا ہے۔ میں تمہیں اس طرح زندہ نہیں جانے دوں گی۔ تمہیں میرے بیٹے کے خون کا حساب دینا ہو گا۔ اس کے بدلے میں تمہیں بھی مرنا ہو گا۔ تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکتے''۔______ بوڑھی عورت نے کہا اس نے اچانک دونوں ہاتھ عمروعیار کی جانب جھٹکے۔ اسی لمحے عمروعیار کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر کمر کے بل نیچے گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اسی لمحے اس کے جسم پر زنجیریں نمودار ہوئیں جو ناگوں کی طرح حرکت کرتی ہوئی اس کے جسم پر لپٹتی چلی گئیں۔

''ارے ارے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ زنجیریں۔ ارے''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اس کا جسم بری طرح سے زنجیروں میں جکڑتا چلا گیا۔ اسے زنجیروں میں جکڑے دیکھ کر عورت تیز تیز چلتی ہوئی اس کے قریب آ گئی۔ اس کا چہرہ بدستور غصے سے بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھی۔ عمروعیار کے قریب آتے ہی اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو یہ دیکھ کر عمروعیار کی آنکھوں میں خوف پھیل گیا کہ بوڑھی عورت کے ہاتھ میں اچانک ایک تلوار ظاہر ہو گئی تھی۔

''تم نے میرے بیٹے کی گردن میں تیر مار کر اسے ہلاک کیا ہے۔ میں اس تلوار سے تمہاری گردن کاٹوں گی۔ میں تم سے اپنے بیٹے کی موت کا بدلہ لوں گی۔ موت کے بدلے موت''۔ بوڑھی عورت نے گرجتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے تلوار والا ہاتھ بلند کیا اور پھر دوسرے لمحے اس کا تلوار والا ہاتھ تیزی سے نیچے آیا اور عمروعیار کے حلق سے ہولناک اور انتہائی دلخراش چیخ نکل گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب اپنے شاہی کمرے میں سونے سے بنی ہوئی ایک شاندار اور انتہائی خوبصورت مسند پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ اپنے گال پر رکھا ہوا تھا اور اس کی نظریں سامنے خالی دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی اور آنکھوں میں گہری سوچ کی پرچھائیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہو۔ اسی لمحے جھماکہ ہوا اور اس کے قریب اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو نمودار ہوئی۔

''ملکہ حیرت جادو۔ طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کو صبح کا سلام پیش کرتی ہے''۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے بڑے مؤدبانہ انداز میں شہنشاہ افراسیاب کو سلام کرتے ہوئے کہا لیکن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب نے اس کے سلام کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اس قدر گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ اسے نہ تو ملکہ حیرت جادو کے نمودار ہونے کا پتہ چلا تھا اور نہ ہی اس نے ملکہ حیرت جادو کی آواز سنی تھی۔

''شہنشاہ افراسیاب''۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کو خاموش دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن شہنشاہ افراسیاب کے انداز میں اب بھی کوئی فرق نہ آیا۔ وہ بدستور گہرے خیالوں میں غرق تھا۔

''حیرت ہے۔ یہ صبح صبح شہنشاہ افراسیاب کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ کن خیالوں میں کھوئے ہوئے ہیں''۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔ وہ آگے بڑھی اور شہنشاہ افراسیاب کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی لیکن شہنشاہ افراسیاب کے انداز میں اب بھی کوئی فرق نہ آیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا جسم تو یہاں ہو لیکن اس کی روح کہیں اور پہنچی ہوئی ہو اس لئے اسے سامنے کھڑی ملکہ حیرت بھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب کو ساکت دیکھ کر ملکہ حیرت جادو کے چہرے پر تشویش کے سائے لہرانے لگے۔

''اوہ۔ کیا ہو گیا ہے شہنشاہ افراسیاب کو۔ شہنشاہ۔ شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے چیختے ہوئے انداز میں کہا تو شہنشاہ افراسیاب کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ چونک کر ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ ملکہ حیرت جادو آپ۔ آپ کب آئیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کو میری آمد کا علم نہیں ہوا اور میں نے آپ کو جو سلام کیا تھا وہ"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سلام۔ کون سا سلام"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صبح کا سلام"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"اوہ۔ میں شاید گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا اس لئے مجھے نہ آپ کی آمد کا علم ہوا اور نہ ہی میں نے آپ کا سلام سنا تھا۔ بہر حال ہم نے آپ کا سلام قبول کیا"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کن خیالوں میں کھوئے ہوئے تھے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"کچھ نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ملکہ حیرت جادو چند لمحے حیرت سے اسے دیکھتی رہی پھر وہ شہنشاہ افراسیاب کی مسند کے ساتھ رکھی ہوئی اپنی مخصوص مسند پر بیٹھ گئی۔

''کیا بات ہے شہنشاہ افراسیاب۔ ایسا آپ کیا سوچ رہے تھے کہ نہ آپ کو میرے یہاں آنے کا پتہ چلا اور نہ ہی آپ کو میری کوئی آواز سنائی دی تھی''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کچھ خاص نہیں۔ ایسے ہی بس''۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے بات ٹالنے والے انداز میں کہا۔

''نہیں شہنشاہ۔ کوئی تو ایسی بات ہے جس نے آپ کو اس قدر افسردہ اور پریشان کر رکھا ہے۔ آپ لاکھ چھپانے کی کوشش کریں لیکن مجھے آپ کے چہرے پر پریشانی اور افسردگی صاف دکھائی دے رہی ہے''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب مسکرا دیا۔ اس کی مسکراہٹ پھیکی پھیکی سی تھی۔

''اب میں کیا بتاؤں ملکہ حیرت جادو۔ میں سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج سے روز روز کی جنگ سے تنگ آ گیا ہوں۔ اب تک ہم نے ان کی فوج پر جتنی بار بھی لشکر کشی کی ہے ہر بار نقصان ہمارا ہی ہوا ہے اور ان کی فوج کے ہاتھوں ہمارے ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گنت جادوگر اور جادوگرنیاں مارے جاتے رہے ہیں۔ ہر بار ہمیں ہی ان کی فوج سے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے اور شکست دیکھ کر ہماری فوج ہمیشہ پیچھے ہٹ جاتی رہی اور انہیں جنگ سے بھاگتے دیکھ کر ہمیں جنگ رکوانی پڑ جاتی رہی۔ ہماری شکست اور سردار امیر حمزہ کی جیت ہمارے لئے عذاب بن کر رہ گئی ہے۔ اب تک ایک بھی ایسا حملہ نہیں ہوا ہے جو ہماری طرف سے ان پر بھاری پڑا ہو۔ ہر بار ہمیں ہی پیچھے ہٹنا پڑا ہے اور روز روز کی ہماری شکست دیکھ کر ان کے حوصلے بڑھتے جا رہے ہیں اور وہ اپنی فوج طلسم ہوشربا کی سرحدوں سے قریب سے قریب لاتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو ایک دن وہ اپنی فوج لے کر طلسم ہوشربا میں داخل ہو جائیں گے اور اگر وہ طلسم ہوشربا میں آ گئے تو پھر نہ طلسم ہوشربا رہے گا اور نہ ہم۔ بس اسی بات نے ہمیں پریشان کر رکھا ہے اور ہمیں سردار امیر حمزہ سے اپنی جیت کی کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انتہائی افسردہ اور شکست خوردہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ سب دیکھ کر تو ہمارا دل بھی کڑھتا رہتا ہے۔ ہمیں بھی ایسا کوئی طریقہ سجھائی نہیں دیتا کہ ہم سردار امیر حمزہ اور اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی فوج کو شکست دے سکیں۔ اسے شکست ہو اور ہماری جیت ہو اور ہم اس جیت کا جشن منا سکیں'' ـــــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''جیت کا جشن منانا تو شاید ہمارے لئے اب خواب بن کر رہ گیا ہے۔ ہم ہر بار جیت کی امید لے کر بڑی سے بڑی جادوگروں اور جادوگرنیوں کی فوج میدان میں اتارتے ہیں لیکن سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ فوج کی بڑی تعداد اور طاقتور سے طاقتور جادوگروں اور جادوگرنیوں سے بھی انہیں کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا اور وہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر ہماری فوج پر ایسے ٹوٹ پڑتے ہیں جیسے وہ جادوگر اور جادوگرنیاں نہ ہوں بلکہ عام انسان ہوں اور ان کے مقابلے میں ہمارے فوج کے بڑے سے بڑے جادوگروں اور جادوگرنیوں کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں''۔ افراسیاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمیں مسلسل شکست سے دوچار کر کے اور خود کامیابیاں حاصل کر کے ان کی حوصلے اور زیادہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ انہیں مسلسل کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے دیکھ کر اب تو ہمیں بھی ان سے خوف محسوس ہونے لگا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نجانے وہ کب فوج لے کر طلسم ہوشربا میں داخل ہو جائیں اور پھر"۔۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور پھر کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔

"کاش کہ ہماری فوج میں جنات بھی شامل ہو جاتے۔ ان جنات سے ہماری طاقت ہزاروں گنا بڑھ جاتی۔ سردار امیر حمزہ کی فوج جادوگروں اور جادوگرنیوں سے لڑنے کا حوصلہ تو رکھتے ہیں لیکن اگر ان کے مقابلے میں جنات آ جائیں تو جنات کی فوج دیکھ کر ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے اور وہ کسی صورت بھی ان جنات کا مقابلہ نہ کر سکیں گے جس کے نتیجے میں ظاہر ہے ان کی شکست اور ہماری فتح ہو گی۔ بہت بڑی اور یقینی فتح"۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو چونک پڑی۔

"لیکن جنات بھلا ہماری فوج میں کیسے شامل ہو سکتے ہیں۔ ہم اپنی جادوئی طاقتوں سے چند سرکش جنات کو تو اپنا تابع بنا سکتے ہیں لیکن جنات کی فوج۔ یہ کیسے ممکن ہے آقا"۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے کالوت جنات کے قبیلے کے بارے میں کبھی کچھ سنا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس کی بات کا جواب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دینے کی بجائے اس سے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

''کالوت جنات کا قبیلہ۔ یہ تو وہی قبیلہ ہے جو دنیا کے طاقتور اور ناقابل شکست جنات کہلاتے ہیں۔ ایسے جنات جن پر نہ تو دنیا کا کوئی ہتھیار اثر کرتا ہے اور نہ ہی انہیں کسی طرح سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ ان کی عمریں ہزاروں سال ہوتی ہیں اور وہ ہزاروں سال بعد اپنی یعنی طبعی موت ہی مرتے ہیں۔ ان کا کسی دوسرے کے ہاتھوں مرنا ناممکن ہے''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''ہاں۔ میں اسی جناتی قبیلے کے بارے میں کہہ رہا ہوں''۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ کالوت قبیلہ ہماری فوج میں شامل ہو جائے اور ہمارے لئے سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج کا مقابلہ کرے''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے اسی طرح حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر ہم سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج تو کیا دنیا کے تمام ممالک کی فوج کو ان جنات کی مدد سے شکست دے سکتے ہیں اور پوری دنیا پر قبضہ کر سکتے ہیں''۔ شہنشاہ افراسیاب نے جواب دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کالوت جناتی قبیلہ بھلا ہمارا ساتھ کیوں دے گا اور وہ ہمارے لئے سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج کو کیوں ختم کرے گا"۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"اگر ہم اس قبیلے کے سردار بن جائیں تو وہ سارا قبیلہ ہمارا ہو گا۔ اس قبیلے کے سارے جنات ہمارے تابع ہوں گے اور ہم انہیں جو بھی حکم دیں گے وہ ہمارے ہر حکم کو بجا لائیں گے"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے جیسے خوابناک لہجے میں کہا تو ملکہ حیرت جادو ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ سمجھ گئی کہ روز روز کی شکست نے شہنشاہ افراسیاب کو نہ صرف توڑ کر رکھ دیا ہے بلکہ اس کے اندر ایسی شکستگی پیدا کر دی ہے کہ اب وہ ایسی غیر حقیقت پسندانہ باتیں سوچتا رہتا ہے اور خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے۔

"ایسا کیسے ممکن ہے آقا۔ وہ جنات آپ کے تابع کیسے ہو سکتے ہیں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ان کے سردار بن جائیں اور وہ آپ کے احکامات پر عمل کریں"۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"یہ سب ممکن ہے ملکہ"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مسکرا کر کہا تو ملکہ حیرت جادو ایک بار پھر چونک پڑی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ممکن ہے۔ آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ آپ کالوت قبیلے کے جنات کو اپنا تابع بنا کر اپنی فوج میں شامل کر سکتے ہیں''۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے جواب دیا تو ملکہ حیرت جادو کے چہرے پر موجود حیرت اور زیادہ بڑھ گئی۔

''لیکن کیسے آقا۔ آخر کالوت قبیلے کے جنات آپ کے غلام کیسے بن سکتے ہیں''۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''شہنشاہ تاج کی وجہ سے''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''شہنشاہ تاج۔ کیا مطلب۔ یہ شہنشاہ تاج کیا ہے''۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''کالوت قبیلے کے جنات کا سردار جس کا اصل نام کالوت ہے وہ ایک تاج پہنتا ہے۔ جب تک تاج اس کے سر پر ہے قبیلے کے تمام جنات اس کے تابع رہیں گے اور ہمیشہ اس کا حکم مانیں گے۔ اگر وہ تاج کسی اور کے سر پر آ جائے تو جنات کالوت جن کی بجائے اس کے غلام بن جائیں گے۔ اس طرح وہ اسی کا حکم ماننے پر مجبور ہوں گے جس کے سر پر شہنشاہ تاج ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گا۔ اگر وہ تاج مجھے مل جائے تو کالوت کی بجائے میں جنات کے قبیلے کا سردار بن جاؤں گا اور اس قبیلے کے تمام جنات میرے حکم کے پابند ہو جائیں گے جو میرے حکم پر سردار امیر حمزہ کی فوج کو ایک لمحے میں تباہ و برباد کر دیں گے''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''تو کیا وہ تاج اس کالوت جن کے سر پر ہے''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''نہیں۔ شہنشاہ تاج، کالوت جن کے سر پر نہیں ہے''۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''تو کہاں ہے وہ تاج''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''سردار کالوت چونکہ جنات کے بڑے قبیلے کا سردار ہے اور اس کے سر پر ہر وقت طلسماتی شہنشاہ تاج رہتا ہے اس لئے اس کی طاقتیں قبیلے کے تمام جنات سے زیادہ ہیں اور وہ انتہائی خوفناک جن ہے جس کے سامنے اس قبیلے کے تو کیا دوسرے قبیلوں کے جنات بھی سر اٹھانے کی جسارت نہیں کر سکتے۔ کالوت جن زیادہ وقت اپنے قبیلے میں ہی گزارتا ہے لیکن وہ کبھی کبھی دنیا کی سیر کے لئے بھی چلا جاتا ہے۔ اس بار اس نے انسانی دنیا کی سیر کرنے کا ارادہ کیا تھا اور اپنی بیوی ناشکی جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک پری ہے کے ساتھ انسانی دنیا میں پہنچا تھا۔ انسانی دنیا کی سیر کرنے کے لئے انہوں نے انسانی روپ دھارے ہوئے تھے اور دنیا کی سیر کرتے پھر رہے تھے۔ وہ سارا دن انسانی آبادیوں میں گھومتے پھرتے تھے اور شام ہوتے ہی وہ انسانی آبادی سے دور ایک ویران پہاڑی علاقے میں چلے جاتے تھے جہاں ایک غار میں وہ رات بسر کرتے تھے۔ ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ شام ہونے سے پہلے اس غار میں پہنچ جائیں کیونکہ سورج ڈھلتے ہی ان کے انسانی روپ ختم ہو جاتے تھے اور وہ اصل حالت میں آ جاتے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی انسان کے سامنے ان کا اصل روپ ظاہر ہو اس لئے وہ وقت کے پابند تھے۔ شام کے سائے جیسے ہی ڈھلنا شروع ہوتے وہ فوراً ویران پہاڑیوں میں پہنچ جاتے تھے۔ ایک دن وہ سیر کرتے ہوئے اتنی دور نکل گئے کہ شام ہونے سے پہلے وہ ان ویران پہاڑیوں میں پہنچ ہی نہ سکتے تھے اس لئے انہوں نے رات انسانی آبادی کے قریب ایک جنگل میں گزارنے کا سوچا۔ اس جنگل میں ایک کنواں تھا۔ انہوں نے سوچا کہ وہ رات اس کنویں میں گزاریں گے اور دن نکلتے ہی وہاں سے نکل جائیں گے۔ کنواں صدیوں پرانا اور ویران تھا۔ ابھی وہ کنویں کی منڈیر پر آئے ہی تھے کہ اچانک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک کوا تیزی سے اُڑتا ہوا آیا اور سردار کالوت کے سر سے ٹکرا گیا۔ سردار کالوت کے سر پر موجود شہنشاہ تاج اس کے سر سے اچھل کر کنویں میں جا گرا۔ سردار کالوت پریشان ہو گیا۔ اس نے تاج کے حصول کے لئے کنویں میں چھلانگ لگانے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ اپنی بیوی سمیت کنویں کی منڈیر سے الٹ کر زمین پر جا گرا۔ وہ اٹھا ہی تھا کہ اس نے اچانک اپنے سامنے سے اس کنویں کو غائب ہوتے دیکھا۔ کنویں کو غائب ہوتا دیکھ کر وہ بوکھلا گیا۔ کنواں وہاں سے یوں غائب ہو گیا تھا جیسے اس کنویں کا کبھی وہاں کوئی وجود ہی نہ ہو۔ اس نے اپنی بیوی ناشکی کے ساتھ مل کر ہر جگہ اس کنویں کو تلاش لیا لیکن کنواں نہ اسے ملنا تھا اور نہ ہی اسے ملا''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''او ہ پھر''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''وہ کئی روز اپنی بیوی کے ساتھ اس جنگل میں اس کنویں کو ڈھونڈتا رہا لیکن اسے کنواں کہیں نہ ملا۔ چونکہ اس کی ساری طاقتیں اس شہنشاہ تاج میں تھیں اس لئے اس تاج کے کنویں میں جاتے ہی اس کی ساری جناتی طاقتیں ختم ہو گئی تھیں۔ اب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ اپنے شہنشاہ تاج کے بغیر واپس اپنے قبیلے میں بھی نہیں جا سکتا تھا اس لئے وہ اپنی بیوی ناشکی کے ساتھ اس جنگل میں ہی رہنے لگا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کنواں اچانک کیسے اور کیوں غائب ہو گیا ہے۔ اس کے پاس جو چند جناتی طاقتیں تھیں اس سے اس نے یہ تو پتہ چلا لیا تھا کہ جو ہوا اس کے سر سے ٹکرایا تھا وہ جان بوجھ کر نہیں بلکہ تیزی سے جنگل میں آتے ہوئے اس کے سر سے ٹکرایا تھا اور اس کا شہنشاہ تاج اتفاق سے اس کنویں میں گر گیا تھا لیکن کنواں اس طرح اچانک غائب ہو جائے گا اس کے بارے میں اسے کوئی گمان نہ تھا۔ نہ ہی وہ اپنی طاقتوں سے اس کنویں کی حقیقت کا پتہ چلا سکتا تھا۔

سردار کالوت تو جنگل سے کہیں جا نہیں سکتا تھا اس لئے اس نے اپنی بیوی ناشکی جو پری تھی کو واپس بھیج دیا۔ اس کی بیوی قبیلے میں جا کر چند جنات کو لے آئی اور پھر کالوت ان جنات کے ساتھ قبیلے میں چلا گیا“۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”اوہ۔ اس کے پاس شہنشاہ تاج نہیں ہے اس کا مطلب ہے وہ اب قبیلے کا سردار بھی نہیں ہو گا“۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت زدہ نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ وہ اب بھی قبیلے کا سردار ہے۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے اپنا تاج خود نہیں اتارا تھا بلکہ ایک سیاہ پرندے کی وجہ سے تاج اس کے سر سے گرا تھا اس لئے قبیلے والوں نے اسے ایک سال کا وقت دیا ہے۔ ایک سال کے اندر اسے شہنشاہ تاج تلاش کر کے اپنے سر پر رکھنا ہے ورنہ اسے سرداری سے ہٹا دیا جائے گا۔ اس دوران اگر کوئی اور شہنشاہ تاج کو تلاش کر کے اپنے سر پر سجا لیتا ہے تب بھی قبیلے والے کالوت کو سرداری سے ہٹا دیں گے اور اسے ہی قبیلے کا سردار تسلیم کر لیا جائے گا جس کے سر پر شہنشاہ تاج ہو گا۔ چاہے وہ کوئی انسان ہو، جن ہو یا کوئی دیو"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"میں آپ کی ساری باتیں سمجھ گئی ہوں آقا لیکن ایک بات ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئی ہے"۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"کون سی بات"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"آپ نے بتایا ہے کہ کالوت جن اور اس کی بیوی ناشکی پری ایک رات گزارنے کے لئے جنگل میں اس کنویں کے پاس گئے تھے اور کنویں کی منڈیر پر چڑھ رہے تھے تو ایک تیز رفتار کوا سردار کالوت کے سر سے ٹکرا گیا جس کے نتیجے میں اس کا شہنشاہ تاج اس کے سر سے اتر کر کنویں میں گر گیا۔ سردار کالوت اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی بیوی کنویں کی دوسری طرف گر گئے اور ان کے گرتے ہی کنواں غائب ہو گیا۔ یہ کنواں کیسے غائب ہو گیا اور کیوں''۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''اس کنویں کا ایک خاص راز ہے ملکہ''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے جواب دیا۔

''کنویں کا خاص راز۔ کیا مطلب۔ کنویں کا کیا خاص راز ہو سکتا ہے''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''وہ سیاہ کنواں اصل میں ایک طلسم کا راستہ ہے''۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو بے اختیار اچھل پڑی۔

''طلسم کا راستہ۔ کیا مطلب۔ کون سے طلسم کا راستہ ہے اور یہ کس کا طلسم ہے''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''یہ طلسم صدیوں پہلے سامری جادوگر کا بنایا ہوا ہے۔ ایک ایسا طلسم جس میں نہ تو آج تک کوئی جا سکا ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم ہے۔ سامری جادوگر صدیوں پہلے ہلاک ہو چکا ہے لیکن اس کا بنایا ہوا طلسم اب بھی باقی ہے۔ جس کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ راستہ وہی پراسرار اور تاریک کنواں ہے جس میں کالوت جادوگر کا شہنشاہ تاج گرا تھا۔ سامری جادوگر کے طلسمات کا راستہ صرف وہی ایک کنواں ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جو کسی ایک جگہ قائم نہیں رہتا بلکہ دنیا کے مختلف علاقوں میں ظاہر ہوتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔ وہ پراسرار کنواں کبھی کسی جنگل میں نمودار ہوتا ہے اور پھر وہاں سے غائب ہو جاتا ہے پھر وہ کسی صحرا میں ظاہر ہوتا ہے۔ صحرا سے غائب ہو کر وہ کسی پہاڑی غار میں ظاہر ہوتا اور وہاں سے غائب ہو کر کسی دریا یا پھر کسی سمندر کی گہرائی میں ظاہر ہوتا ہے۔ غرضیکہ وہ کنواں کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتا اسی طرح ایک جگہ سے غائب ہو کر دوسری جگہ ظاہر ہو جاتا اور پھر وہاں سے بھی غائب ہو جاتا ہے۔ جس وقت کالوت جن اور اس کی بیوی ناشکی پری اس جنگل میں پہنچے تھے اس وقت اتفاق سے پراسرار کنواں وہاں ظاہر ہو گیا تھا جسے ان دونوں نے ایک عام اور پرانا کنواں سمجھ لیا تھا۔ وہ اس کنویں میں رات گزارنا چاہتے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کنویں میں اترتے کوے کی وجہ سے سردار کالوت کا تاج اس کنویں میں گر گیا اور وہ دونوں کنویں کی منڈیر سے کنویں کے باہر والے حصے پر گرے۔ اگر وہ دونوں اس کنویں میں اتر جاتے یا گر جاتے تو اس کنویں کے ساتھ ہی وہ بھی وہاں سے غائب ہو جاتے اور پھر وہ سامری جادوگر کے طلسمات میں پہنچ جاتے جہاں سے ان کا واپس نکلنا ناممکن ہو جاتا۔ ایک بار میری سامری جادوگر کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روح سے بات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ پراسرار کنویں کے طلسمات انتہائی خوفناک اور ناقابل شکست ہیں۔ جنہیں دنیا کی کوئی طاقت سرنہیں کر سکتی چاہے وہ دنیا کا کوئی بڑا جادوگر ہو، جن ہو یا پھر کوئی طاقتور بدروح یہاں تک کہ سامری جادوگر کی اپنی روح بھی ان طلسمات میں چلی جائے تو وہ بھی ان طلسمات کو عبور کر کے واپس نہیں آ سکتی اور سردار کالوت کا شہنشاہ تاج اسی کنویں میں گر کر سامری جادوگر کے طلسمات میں پہنچ گیا ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ میں جا کر سامری جادوگر سے بات کروں اور اس سے پراسرار کنویں کے طلسمات کے بارے میں معلومات حاصل کروں اور پھر ان طلسمات میں جا کر سردار کالوت جن کا شہنشاہ تاج حاصل کروں۔ اگر وہ تاج مجھے مل جائے تو میں سردار کالوت کے جناتی قبیلے کا بھی سردار بن جاؤں گا اور پھر وہی ہو گا جو میں چاہتا ہوں''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا آپ کے لئے ان طلسمات میں جانا آسان ہو گا۔ آپ خود ہی بتا رہے ہیں کہ سامری جادوگر نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ طلسمات انتہائی خوفناک اور ناقابل شکست ہیں جہاں خود اس کی روح بھی جا کر واپس نہیں آ سکتی پھر بھلا آپ ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلسمات کو کیسے ختم کر سکتے ہیں اور وہاں سے شہنشاہ تاج کیسے حاصل کر سکتے ہیں“ ۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

”مجھے ان طلسمات کے بارے میں مکمل تفصیلات کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے ان کے بارے میں سامری جادوگر کی روح سے کبھی کھل کر بات کی تھی۔ ایک بار مجھے پتہ تو چلے کہ ان طلسمات میں ہے کیا۔ میں جادوگروں کا شہنشاہ ہوں اور دنیا کے تمام جادوگروں سے زیادہ مہان جادوگر ہوں۔ جس دور میں سامری جادوگر تھا وہ اپنے دور کا طاقتور جادوگر تھا۔ اس دور میں اب میں اس سے بھی بڑا جادوگر ہوں ہوسکتا ہے کہ وہ طلسمات اس قدر خوفناک نہ ہوں جتنا سامری جادوگر نے بتایا تھا۔ ایسی صورت میں میرا کنویں کے طلسمات میں جانا مشکل نہ ہوگا۔ میں اپنی جادوئی طاقتوں سے ان طلسمات کو ختم کر دوں گا اور وہاں سے شہنشاہ تاج حاصل کر کے واپس بھی آ جاؤں گا“۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”لیکن سامری جادوگر نے کنویں کا وہ طلسم بنایا کیوں تھا۔ کیا رکھا ہے اس نے ان طلسمات میں اور آپ انہیں بار بار طلسمات کہہ رہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ وہ ایک سے زیادہ ہیں“۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ہاں۔ کئی طلسمات ہیں۔ ان کی تعداد کتنی ہے یہ بھی مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میرے پوچھنے پر سامری جادوگر نے بتایا تھا کہ اس کے پاس دنیا کے بڑے بڑے خزانے تھے جو آج کے دور کے سو بادشاہوں کے خزانوں سے بھی زیادہ بڑے اور نایاب ہیں۔ اس دور میں بڑے بڑے نامور جادوگر سامری جادوگر کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور اس سے وہ سارے خزانے حاصل کر لینا چاہتے تھے اس لئے سامری جادوگر نے وہ سارے خزانے طلسمات میں چھپا دیئے اور ان سارے طلسمات میں جانے کا ایک راستہ وہ پراسرار کنواں بنایا جو کسی ایک جگہ نہیں رکتا تھا اور ایک جگہ سے غائب ہو کر لمحوں میں دوسری جگہ پہنچ جاتا تھا۔ دوسری جگہ سے تیسری جگہ اور پھر اسی طرح وہ جگہیں بدلتا رہتا تھا اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ پراسرار کنواں کہاں اور کب نمودار ہو گا اور نمودار ہونے کے کتنی دیر بعد غائب ہو جاتا ہے اس کے بارے میں بھی کوئی کچھ نہیں جانتا۔ میں سامری جادوگر کا وفادار ہوں۔ سامری جادوگر کی روح مجھے پسند کرتی ہے اور پھر میں اس کے خزانوں کے لئے اس کے بنائے ہوئے طلسمات میں نہیں جانا چاہتا۔ مجھے تو وہ شہنشاہ تاج چاہئے جو اس پراسرار کنویں میں گر کر اس کے طلسمات میں پہنچ گیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک بار مجھے وہ تاج مل جائے تو میں سامری جادوگر کے بنائے ہوئے طلسمات کو دوبارہ اسی طرح قائم کر دوں گا تاکہ اس کے چھپائے ہوئے خزانے ہمیشہ وہیں محفوظ رہیں۔ مجھے یقین ہے کہ سامری جادوگر کی روح میری اس بات کو رد نہیں کرے گی اور مجھے ان طلسمات کے بارے میں بتا دے گی"۔ افراسیاب نے کہا۔

"تو کیا ابھی تک آپ نے سامری جادوگر کی روح سے ملاقات کر کے بات نہیں کی"۔ ۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"نہیں۔ شہنشاہ تاج کے بارے میں مجھے آج ہی علم ہوا ہے۔ اگر پہلے پتہ ہوتا تو اب تک میں نہ صرف سامری جادوگر سے بات کر چکا ہوتا بلکہ اس کے طلسمات میں جا کر طلسمات کو ختم کر کے شہنشاہ تاج بھی حاصل کر چکا ہوتا"۔ ۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے جواب دیا۔

"آج آپ کو شہنشاہ تاج کے بارے میں کیسے پتہ چل گیا اور شہنشاہ تاج کب گرا تھا اس حاضر اور غائب ہونے والے پراسرار کنویں میں"۔ ۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"شہنشاہ تاج کو پراسرار کنویں میں گرے ہوئے چھ ماہ گزر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چکے ہیں۔ سردار کالوت نے قبیلے کے جنات کو اس پراسرار کنویں کی تلاش میں بھیجا ہوا ہے اور وہ جنات دنیا کے ہر حصے میں جا کر اس پراسرار کنویں کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔ کل رات مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو میں تہہ خانے میں جادوئی آئینے کے سامنے چلا گیا تھا تاکہ میں جادوئی آئینے سے یہ معلوم کر سکوں کہ آخر وہ دن کب آئے گا جب میں سردار امیر حمزہ کی فوج پر فتح حاصل کر سکوں گا اور وہ دن میرے لئے جشن کا دن ہو گا تب جادوئی آئینے نے مجھے یہ ساری حقیقت بتائی تھی"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو آپ اس جادوئی آئینے سے پوچھ لیتے کہ وہ پراسرار کنواں اب دنیا کے کس حصے میں نمودار ہو گا اور آپ اس کنویں کے طلسمات سے شہنشاہ تاج کیسے حاصل کر سکتے ہیں"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا لیکن مجھے جادوئی آئینے نے اس کے لئے سامری جادوگر کی روح سے مشورہ کرنے کا کہا ہے اور اب میں یہی سوچ رہا تھا کہ میں سامری جادوگر کی روح سے مل کر اس سے کیسے بات کروں۔ پراسرار کنویں کے طلسمات میں اس کا صدیوں پرانا خزانہ موجود ہے اور سامری جادوگر کی روح اب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی نہیں چاہے گی کہ کوئی اس کے بنائے ہوئے طلسمات میں جائے اور اس کے خزانوں کو دیکھے۔ میں نے اگر اس سے بات کی اور اس نے انکار کر دیا تو"۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ اس لئے افسردہ اور پریشان ہیں کہ کہیں سامری جادوگر آپ کو طلسمات میں جانے سے منع نہ کر دے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہوا تو میرا وہ خواب کہ میں شہنشاہ تاج حاصل کر کے کالوت جنات کے قبیلے کا سردار بن سکوں اور ان جنات کو اپنا غلام بنا کر انہیں اپنی فوج میں شامل کر سکوں اور ان کے ذریعے سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج کو شکست دے سکوں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"آپ ایک بار سامری جادوگر کی روح سے مل کر تو دیکھیں۔ آپ اس کے خزانوں کے لئے نہیں بلکہ غلطی سے گرے ہوئے کالوت جن کے شہنشاہ تاج کے لئے جانا چاہتے ہیں۔ سامری جادوگر کی روح کو بھلا اس تاج سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو پراسرار کنویں کے بارے میں بتا دے کہ اس بار وہ کب اور کہاں ظاہر ہو گا اور آپ اس کنویں سے کیسے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے طلسمات میں جا سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شہنشاہ تاج طلسمات میں جانے کی بجائے کنویں میں ہی پڑا ہوا ہو۔ آپ نے بس وہ تاج حاصل کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے سامری جادوگر کی روح آپ کی بات مان جائے اور آپ کا کام آسان ہو جائے۔ اس طرح پریشان اور افسردہ ہو کر بیٹھنے کی بجائے آپ کو ایک بار سامری جادوگر کی روح سے جا کر مل لینا چاہئے''۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ مجھے واقعی ایک بار سامری جادوگر کی روح سے مل لینا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ وہ انکار کر دے گی لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ وہ خود اپنے طلسمات میں جھانک کر دیکھ لے کہ شہنشاہ تاج کہاں ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے تاج حاصل کرنے کی اجازت دے دے''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''تو پھر آپ آج بلکہ ابھی جا کر سامری جادوگر کی روح سے ملاقات کریں۔ نجانے کیوں مجھے وہ تاج آپ کے سر پر سجا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ تاج میں خود اپنے ہاتھوں سے آپ کے سر پر سجا رہی ہوں اور اس تاج کے پہنتے ہی آپ طلسم ہوشربا کے ساتھ ساتھ جنات کی دنیا کے بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ بن گئے ہیں اور آپ کی طاقتوں میں ہزاروں گنا اضافہ ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب ہنس پڑا۔

"آپ کی زبان مبارک ہو ملکہ حیرت جادو۔ اگر ایسا ہوا تو سمجھ لو میں صرف طلسم ہوشربا اور کالوت جنات قبیلے کا ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کا شہنشاہ بن جاؤں گا اور ظاہر ہے آپ میرے ساتھ پوری دنیا کی ملکہ ہوں گی"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"تو پھر آپ جائیں اور ایک بار سامری جادوگر کی روح سے مل آئیں۔ آپ کہیں تو میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔ میں بھی سامری جادوگر کی روح سے آپ کے لئے سفارش کروں گی۔ سامری جادوگر کی روح آپ کے ساتھ ساتھ مجھے بھی پسند کرتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے انکار نہ کرے"۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ سامری جادوگر کی روح مجھے تو انکار کر سکتی ہے لیکن وہ تمہیں اپنی بیٹی مانتا ہے اور اس نے آپ کی ایک بات بھی آج تک نہیں ٹالی۔ مجھے یقین ہے کہ میری بجائے اگر اس سے آپ بات کریں تو وہ آپ کی بات مان لے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گی"۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر بات کروں گی سامری جادوگر کی روح سے۔ آپ چلیں میرے ساتھ"۔۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اسے اٹھتا دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ملکہ حیرت جادو نے آگے بڑھ کر شہنشاہ افراسیاب کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ہم سامری جادوگر کی روح کے معبد میں جانا چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ اسی لمحے روشنی سی چمکی اور وہ دونوں شاہی کمرے سے غائب ہو گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس سے پہلے کہ عورت تلوار مار کر عمرو عیار کی گردن اس کے تن سے جدا کرتی اس کا ہاتھ اچانک رک گیا۔ تلوار ٹھیک عمرو عیار کی گردن کے چند انچ کے فاصلے پر رک گئی تھی۔ عمرو عیار کے منہ سے خوف کے باعث چیخ نکلی تھی اور اس نے موت کے خوف سے بے اختیار آنکھیں بند کر لی تھیں لیکن جب اس کی گردن پر تلوار نہ پڑی تو اس نے آہستہ آنکھیں کھولیں اور پھر عورت کو جھکے اور تلوار اپنی گردن کے قریب رکی دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ عورت اس کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی۔ چند لمحے وہ اسے دیکھتی رہی پھر وہ سیدھی ہو گئی اور اس نے تلوار عمرو عیار کی گردن سے ہٹا لی۔

''تم نے میرے بیٹے کو ہلاک کیا ہے۔ میں چاہتی تو ابھی اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسی وقت تمہاری گردن تمہارے دھڑ سے الگ کر سکتی تھی لیکن میں ایسا نہیں کروں گی۔ میں جان بوجھ کر کسی کی جان نہیں لے سکتی۔ مجھے ایسا کوئی اختیار نہیں ہے کہ میں کسی مجرم کو اس کے جرم کی سزا خود دوں۔ میں کوہ قاف کی ریاست چاہ قاف کی ملکہ ہوں۔ تم نے جو جرم کیا ہے وہ ناقابل معافی جرم ہے جس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی لیکن یہ سزا یہاں نہیں میں تمہیں اپنی ریاست میں لے جا کر دوں گی اپنی رعایا کے سامنے۔ میں اپنی رعایا کے سامنے تمہارا مقدمہ رکھوں گی اور اس بات کا فیصلہ اپنی رعایا پر چھوڑ دوں گی کہ تمہیں شہزادہ ماگان کی ہلاکت کی کیا سزا دی جائے۔ تمہیں ہمیشہ کے لئے ریاست کے زندان میں قید کیا جائے یا پھر تمہیں موت کی سزا دی جائے۔ تمہیں موت کی سزا کیسے دی جائے اس کا فیصلہ بھی میری ریاست کے جنات اور پریاں کریں گے۔ اس لئے میں تمہیں اپنے ساتھ چاہ قاف میں لے جاؤں گی"۔۔۔۔۔۔ بوڑھی عورت نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو عیار چونک پڑا کہ وہ کوہ قاف کی ریاست چاہ قاف کی ملکہ ہے اور اس نے جسے ناگ سمجھ کر ہلاک کیا ہے وہ اس کا بیٹا شہزادہ ماگان تھا۔

"مم مم۔ میں۔ میں نے آپ کے بیٹے کو جان بوجھ کر ہلاک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں کیا ہے ملکہ عالیہ۔ میں۔ میں"۔ ــــــــ عمرو عیار نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میرا بیٹا ہلاک ہوا ہے۔ یہ جرم تو تم نے کیا ہے۔ اب تم نے یہ جرم جان بوجھ کر کیا ہے یا انجانے میں میری نظر میں بہرحال تم مجرم ہو اور مجرموں کو ہر حال میں سزا دی جاتی ہے"۔ ملکہ پری نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار اس سے کچھ کہتا ملکہ پری نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار ہوا میں اچھال دی۔ ایک چھپاکہ ہوا اور تلوار ہوا میں اچھلتے ہی غائب ہو گئی۔

"ماگا، روگا، دامبو، شوگا فوراً حاضر ہو جاؤ"۔ ــــــــ ملکہ پری نے ایک طرف دیکھتے ہوئے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اسی لمحے یکے بعد چار بار جھماکے ہوئے اور عمرو عیار نے وہاں چار سرخ رنگ کے جنوں کو ظاہر ہوتے دیکھا۔ ان جنات کے رنگ گہرے سرخ تھے۔ ان کے زیریں حصوں پر سیاہ رنگ کے جانگیئے تھے اور وہ چاروں سروں سے گنجے تھے۔ ان جنات کے ہاتھوں میں نیزے تھے اور ان کی بڑی بڑی اور گھنی مونچھیں تھیں جو ان کے چہروں پر پھیلی ہوئی تھیں۔ چاروں جنات بے حد ڈراؤنے اور خوفناک تھے۔ ظاہر ہوتے ہی انہوں نے ملکہ پری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''یہ آدم زاد مجرم ہے۔ اس نے ہمارے بیٹے شہزادہ ماگان کو تیر مار کر ہلاک کیا ہے۔ وہ دیکھو۔ ہمارے بیٹے کی لاش''۔ ملکہ پری نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تو چاروں جن بری طرح سے چونک پڑے۔ انہوں نے پلٹ کر دیوار کے پاس پڑی ہوئی شہزادے کی لاش دیکھی تو ان کے چہرے غصے سے بری طرح سے بگڑ گئے۔

''اس آدم زاد کو ہمارے حوالے کر دیں ملکہ عالیہ۔ اس نے ہمارے شہزادے کو ہلاک کیا ہے۔ ہم ابھی اور اسی وقت اس کے ٹکڑے اُڑا دیتے ہیں''۔ ـــــــــ ان جنات نے گرجتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں چاہتی تو میں بھی اسے اسی وقت ہلاک کر سکتی تھی لیکن اگر میں اسے یہاں ہلاک کر دوں گی تو یہ انصاف نہیں ہو گا۔ اس نے ہمارے بیٹے اور چاہ قاف کے ولی عہد کو ہلاک کیا ہے اس لئے یہ جتنا ہمارا مجرم ہے اتنا ہی بڑا یہ ہماری ریاست کا بھی مجرم ہے اس لئے ہم نے اسے زندہ چھوڑ دیا ہے۔ ہم اسے ریاست میں لے جا کر اپنی رعایا کی عدالت میں کھڑا کریں گے۔ شہزادہ ماگان کی ہلاکت کے بدلے میں اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے اس کا فیصلہ رعایا کرے گی۔ اگر رعایا چاہے گی تو اسے اسی وقت ہلاک کر دیا جائے گا ورنہ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاتال کے زندان میں قید کر دیا جائے گا"۔ ملکہ پری نے کہا۔

"جیسا آپ کا حکم ملکہ عالیہ"۔۔۔۔۔۔ سرخ جنوں نے ایک ساتھ کہا۔ وہ عمرو عیار کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو اور وہ ابھی عمرو عیار کے ٹکڑے اُڑا دیں۔

"ماگا، روگا تم ہمارے بیٹے کی لاش اٹھاؤ اور اسے ریاست میں لے جاؤ اور تم دونوں اس آدم زاد کو اٹھا کر لے جاؤ اور اسے پاتال کے زندان میں قید کر دو۔ میں محل میں جا کر شہزادہ ماگان کی ہلاکت اور اس کے مجرم کے بارے میں رعایا کو بتانے کے لئے اعلان عام کروں گی۔ کل صبح میدان سجایا جائے گا جس کے چاروں طرف چاہ قاف کی رعایا ہو گی اور ان کے درمیان اس مجرم کو کھڑا کیا جائے گا اور پھر اسی میدان میں فیصلہ کیا جائے گا کہ شہزادہ ماگان کے قاتل کو کیا سزا دی جائے۔ اسے بھی وہاں بولنے کا موقع دیا جائے گا تاکہ یہ اپنی صفائی دے سکے اور اگر یہ خود کو بے گناہ ثابت کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہر صورت میں اپنے اور اس کے ساتھ انصاف کروں گی کیونکہ میں ظالم اور بے رحم نہیں بلکہ انصاف پسند ملکہ ہوں۔ کسی کے ساتھ ناانصافی کرنا مجھے پسند نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ ملکہ پری نے کہا تو عمروعیار کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا کہ اسے بولنے اور اپنی صفائی دینے کا موقع دیا جائے گا ورنہ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ ملکہ پری اس کی کوئی بات سنے بغیر اسے موت کی یا پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاتال کے زندان میں قید کی سزا سنا دے گی۔

"جو حکم ملکہ عالیہ"۔۔۔۔۔۔ چاروں جنات نے ایک ساتھ کہا اور پھر دو جنات شہزادہ ماگان کی لاش کی طرف بڑھ گئے جبکہ دو جنات عمروعیار کی طرف آ گئے۔ ان میں سے ایک جن نے عمروعیار کو کاندھوں سے پکڑا اور دوسرا جن عمروعیار کے پیروں کے پاس آ گیا۔

ان دونوں نے عمروعیار کو اٹھایا اور پھر وہ عمروعیار کو لئے ہوئے یکلخت غائب ہو گئے۔ عمروعیار کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دونوں جنات اسے اٹھائے بجلی کی سی رفتار سے ہوا میں اُڑے چلے جا رہے ہوں۔ اسے تیز ہواؤں کے جھونکوں کے ساتھ زناٹے دار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ کافی دیر تک وہ خود کو ان جنات کے ساتھ ہوا میں اُڑتا ہوا محسوس کرتا رہا پھر اسے یوں لگا جیسے جنات کے اُڑنے کی رفتار کم ہوگئی ہو اور وہ اسے اٹھائے بلندی سے نیچے کی طرف جا رہے ہوں۔ کچھ ہی دیر میں عمروعیار کو ایسا لگا جیسے اسے ٹھوس زمین پر لٹایا جا رہا ہے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ تاریکی اتنی زیادہ تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ تک سجھائی نہ دے رہا تھا۔ دونوں جن اسے زمین پر لٹا کر شاید پیچھے ہٹ گئے تھے۔

''یہ کون سی جگہ ہے''۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے کہا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''یہاں کوئی ہے۔ کون ہے یہاں''۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے ایک بار پھر کہا لیکن اس بار بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔ شاید جن اسے وہاں لٹا کر واپس لوٹ گئے تھے۔

''ہونہہ۔ اگر انہیں جانا ہی تھا تو مجھے ان زنجیروں سے ہی آزاد کر جاتے۔ اس طرح پڑے پڑے تو میرا سارا جسم ہی اکڑ کر رہ جائے گا۔ اب میں کیا کروں''۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کوئی ہے۔ کوئی میری آواز سن رہا ہے۔ کوئی ہے یہاں''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار نے اس بار گلا پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا لیکن اس بار بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔

''محافظ بونے'' ۔۔۔۔۔۔ اچانک عمرو عیار کو محافظ بونے خیال آیا تو اس نے زنبیل کے محافظ بونے کو آواز دی۔

''حکم آقا'' ۔۔۔۔۔۔ اسی لمحے زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو عیار کے چہرے پر رونق سی آ گئی۔ وہ ڈر رہا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ زنبیل کا محافظ بونا بھی کسی مجبوری کی وجہ سے اسے جواب نہ دے سکا تو وہ کیا کرے گا۔

''حکم کے بچے۔ میری حالت دیکھ رہے ہو۔ میں زنجیروں میں بندھا پڑا ہوں۔ فوراً زنبیل سے نکل کر باہر آؤ۔ فوراً''۔ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جو حکم آقا۔ یہ لیں میں زنبیل سے باہر آ گیا ہوں''۔ محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔

''خالی ہاتھ باہر آئے ہو احمق بونے۔ اپنے ساتھ شب چراغ ہیرا کیوں نہیں لائے'' ۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ نے مجھے شب چراغ ہیرا لانے کا حکم نہیں دیا تھا آقا۔ اگر حکم دیں تو میں اسے زنبیل سے نکال کر لے آتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں"۔ ـــــــ محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔

"جاؤ۔ جلدی جاؤ اور زنبیل سے شب چراغ ہیرا نکال کر لاؤ۔ اس خوفناک تاریکی سے مجھے خوف محسوس ہو رہا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے مجھے باندھ کر کسی تاریک قبر میں ڈال دیا گیا ہو"۔ ـــــــ عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سچ ہے آقا۔ آپ واقعی قبر میں ہی ہیں"۔ ـــــــ محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو عیار بوکھلا گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ میں سچ مچ کسی قبر میں ہوں"۔ ـــــــ عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ قبر ہے چاہ قاف کی دنیا کی قبر جسے وہ پاتال کا زندان کہتے ہیں"۔ ـــــــ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"ارے باپ رے۔ یہ کیسی ملکہ پری ہے جس نے مجھے زندان کی بجائے زندہ قبر میں ڈال دیا ہے"۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"وہ ملکہ پری نہیں ہے آقا اور نہ ہی یہ چاہ قاف، کوہ قاف کی ریاست ہے"۔ ـــــــ محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو عیار بری طرح سے چونک پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اس نے تو کہا تھا کہ وہ کوہ قاف کی ریاست چاہ قاف کی ملکہ پری ہے''۔ عمرو عیار نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''اس نے آپ سے جھوٹ بولا تھا''۔ ——— محافظ بونے نے کہا۔

''جھوٹ''۔ ——— عمرو عیار کے منہ سے نکلا۔

''ہاں آقا۔ وہ ملکہ پری نہیں بلکہ پاتال کی شیطانی دنیا کی کالی ملکہ تھی۔ شیطان کالی ملکہ جو آپ کو اپنے جال میں پھنسا کر یہاں لائی ہے''۔ ——— محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ پاتال کی شیطانی دنیا۔ کالی ملکہ اور کیسا جال''۔ ——— عمرو عیار نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''پہلے میں زنبیل سے شب چراغ ہیرا نکال کر لاتا ہوں آقا تاکہ یہاں روشنی پھیلا سکوں۔ اگر میں نے یہاں روشنی نہ کی تو اندھیرے میں شیطان جن آئیں گے اور آپ کو خوفناک اذیتوں میں مبتلا کریں گے اور آپ کو اس بات کے لئے مجبور کریں گے کہ آپ نے جان بوجھ کر ماگان کو ہلاک کیا ہے۔ تاکہ کالی ملکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ کو اپنے دربار میں سب کے سامنے خوفناک سزا دے سکے یا پھر آپ کو اپنا غلام بنا سکے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"غلام۔ کیا مطلب"۔ ——— عمرو عیار نے کہا۔

"کالی ملکہ نے یہ سارا کھیل آپ کو اپنا غلام بنانے کے لئے کھیلا ہے آقا"۔ ——— محافظ بونے نے کہا۔

"کھیل۔ کیسا کھیل۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو محافظ بونے۔ میری سمجھ میں تمہاری کوئی بات نہیں آ رہی ہے۔ مجھے کھل کر بتاؤ یہ سارا چکر آخر ہے کیا"۔ ——— عمرو عیار نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"آپ تھوڑا سا انتظار کریں آقا۔ میں ہیرا لے آؤں پھر یہاں روشنی کر کے میں آپ کو ان زنجیروں سے آزاد کروں گا۔ اندھیرے کی وجہ سے میں اس وقت آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ورنہ میں آپ کو ابھی ان زنجیروں سے آزاد کر دیتا۔ بس کچھ دیر انتظار کر لیں پھر میں آپ کو ان زنجیروں سے بھی آزاد کر دوں گا اور آپ کو اس قبر سے بھی نکال کر لے جاؤں گا۔ میں بس ابھی گیا اور ابھی آیا"۔ ——— محافظ بونے کی آواز سنائی دی اور پھر عمرو عیار کو تیز زناٹے دار آواز سنائی دی۔ اسے اپنی زنبیل میں حرکت سی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تو وہ سمجھ گیا کہ محافظ بونا زنبیل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں گھس گیا ہے۔

"یہ محافظ بونا کیا کہہ رہا تھا۔ مجھے واقعی اس کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی ہے۔ بوڑھی عورت خود کو پرستان کی ریاست چاہ قاف کی ملکہ بتا رہی تھی اور محافظ بونا کہہ رہا تھا کہ وہ چاہ قاف کی ملکہ پری نہیں بلکہ پاتال کی شیطانی دنیا کی کالی ملکہ ہے اور یہ کالی ملکہ مجھے اپنا غلام بنانے کے لئے یہ سب کھیل کھیل رہی ہے۔

کیسا کھیل ہے یہ اور وہ یہ پراسرار کھیل میرے ساتھ کیوں کھیل رہی ہے اور اگر وہ واقعی کالی دنیا کی کالی ملکہ ہے تو پھر وہ مجھے کیوں اپنا غلام بنانا چاہتی ہے"۔ ــــــ محافظ بونے کے جانے کے بعد عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔

"یہ کیسی آواز ہے"۔ ــــــ عمرو عیار نے کہا۔ اسی لمحے اسے دو ناگوں کے پھنکارنے کی آوازیں سنائی دیں تو عمرو عیار خوف سے کانپ کر رہ گیا۔

"ناگ۔ قبر میں ناگ گھس آئے ہیں۔ محافظ بونے فوراً زنبیل سے باہر آؤ۔ ان ناگوں کو یہاں سے ہٹاؤ ورنہ یہ مجھے کاٹ لیں گے۔ محافظ بونے"۔ ــــــ عمرو عیار نے بوکھلائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے ایک بڑا سا ناگ رینگتا ہوا اس کے سینے پر چڑھ آیا ہو اور پھر اچانک عمروعیار کو تیز پھنکار کے ساتھ اپنے چہرے کے پاس گرم ہوا کا تیز جھونکا سا محسوس ہوا جیسے ناگ اپنا منہ عمروعیار کے چہرے کے سامنے لا کر پھنکارا ہو۔

اب تو عمروعیار کی جیسے گھگھی بندھ گئی۔ ایک ناگ اس کے سینے پر آ گیا تھا اور دوسرا ناگ عمروعیار کو اپنی بغل میں زنبیل سے لپٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''مم مم۔ محافظ بونے''۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا لیکن جواب میں محافظ بونے کی آواز سنائی نہ دی۔

''تم اپنی مدد کے لئے جس محافظ بونے کو پکار رہے ہو وہ اب تمہارے تھیلے سے باہر نہیں آئے گا۔ باتارا تمہارے تھیلے سے لپٹ گیا ہے اور اس نے تمہارے تھیلے کا منہ بند کر دیا ہے''۔۔۔۔۔۔ اچانک عمروعیار کو پھنکارتی ہوئی ایک انسانی آواز سنائی دی تو عمروعیار روح تک کانپ اٹھا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو''۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''باتارا۔ یہ ہم سے پوچھ رہا ہے کہ ہم کون ہیں۔ کیا ہم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے اپنا روپ دکھا دیں"۔ ـــــــ اس انسانی آواز نے کسی اور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں رہنے دو۔ یہ کمزور سا بوڑھا ہے۔ ہمیں دیکھ کر اس کی روح فنا ہو جائے گی۔ ملکہ عالیہ نے اسے ابھی زندہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں دیکھ کر خوف سے اس کا دل ہی رک جائے اور یہ ہلاک ہو جائے"۔ ـــــــ دوسری انسانی آواز نے کہا۔

"تو کیا ہم خود کو اس کے سامنے ظاہر نہ کریں"۔ ـــــــ پہلی آواز نے کہا۔

"نہیں۔ ملکہ عالیہ نے ہمیں اس کے سامنے ظاہر نہ ہونے کا حکم دیا ہے اور ہم ملکہ عالیہ کا حکم کسی صورت میں بھی ٹال نہیں سکتے"۔ ـــــــ دوسری آواز نے کہا جسے پہلی آواز نے باتارا کہہ کر پکارا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر یہاں اندھیرا ہی رہنے دو تاکہ ہم اسے نظر ہی نہ آ سکیں"۔ ـــــــ پہلی آواز نے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ آخر تم ہو کون"۔ عمرو عیار نے خوف بھری مگر اونچی آواز میں کہا۔

"فی الحال ہم تمہارے محافظ ہیں لیکن ملکہ عالیہ نے حکم دیا تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہم تمہاری موت بھی بن سکتے ہیں اس لئے چپ چاپ پڑے رہو"۔۔۔۔۔۔ پہلی آواز نے کہا۔

"نہیں۔ میں چپ نہیں رہوں گا۔ مجھے بتاؤ تم کون ہو اور اس قبر میں مجھے دو ناگوں کے پھنکارنے کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ کہاں ہیں وہ ناگ"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم ہی ہیں وہ ناگ جو تم سے باتیں کر رہے ہیں۔ میں تمہارے سینے پر سوار ہوں۔ میرا نام ہومار ہے اور جس ناگ نے تمہارے تھیلے سے لپٹ کر اس کا منہ بند کیا ہے اس کا نام باتارا ہے"۔۔۔۔۔۔ وہی آواز سنائی دی اور یہ سن کر عمرو عیار کو واقعی اپنی رگوں میں خون جمتا ہوا محسوس ہوا کہ اس کے سینے پر موجود ناگ اس سے انسانی آواز میں باتیں کر رہا ہے اور ایک ناگ نے اس کی زنبیل کا منہ بند کر دیا ہے تاکہ اس میں سے محافظ بونا باہر نکل کر اس کی مدد نہ کر سکے۔

"لل لل۔ لیکن تم میرے سینے پر کیوں سوار ہوئے ہو اور دوسرے ناگ نے میرے تھیلے کا منہ کیوں بند کیا ہے"۔ عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ تم اٹھنے کوشش نہ کر سکو اس لئے میں تمہارے سینے پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوار ہوا ہوں اور دوسرا ناگ تمہارے تھیلے سے اس لئے لپٹا ہے کہ تم اپنی مدد کے لئے اپنے اس طلسماتی تھیلے کا استعمال نہ کر سکو"۔ ـــــــ ناگ نے جواب دیا۔

"لیکن میں تو زنجیروں سے بندھا ہوا ہوں پھر میں اپنا تھیلا کیسے استعمال کر سکتا ہوں اور میرا وہ تھیلا عام سا تھیلا ہے۔ یہ طلسماتی نہیں ہے"۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"ہم تمہارے اس تھیلے کے بارے میں جانتے ہیں"۔ اس ناگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا جانتے ہو"۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"سب کچھ جانتے ہیں۔ اب تم چپ رہو۔ اب اگر تم بولے تو میں تمہیں کاٹ لوں گا اور میرے منہ میں جتنا زہر موجود ہے وہ میں تمہارے جسم میں منتقل کر دوں گا۔ تم ایک لمحے میں ہلاک ہو جاؤ گے اور مرنے کے بعد تمہارا جسم اسی حالت میں گل سڑ جائے گا"۔ ـــــــ ناگ نے کہا تو عمرو عیار کے چہرے پر خوف لہرانے لگا۔

"لیکن تم چاہتے کیا ہو"۔ ـــــــ عمرو عیار نے خوف کے عالم میں کہا۔

"ہم نہیں پاتال کی کالی ملکہ تم سے کچھ چاہتی ہے۔ اسی کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حکم سے تمہیں یہاں لایا گیا ہے اور اسی نے ہمیں تم پر مسلط کیا ہے''۔۔۔۔۔۔۔ باتارا ناگ نے کہا۔

''کیا چاہتی ہے کالی ملکہ اور وہ ہے کہاں''۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے اسی انداز میں کہا۔

''وہ اپنے کالے محل میں ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ ابھی تھوڑی دیر میں کالی ملکہ کے غلام موت بن کر تمہارے سامنے آئیں گے۔ وہ تمہیں سب کچھ بتا دیں گے کہ کالی ملکہ تم سے کیا چاہتی ہے اور تمہیں یہاں کیوں لایا گیا ہے''۔۔۔۔۔۔۔ باتارا ناگ نے کہا۔

''کون ہیں وہ غلام''۔۔۔۔۔۔۔ عمرو نے کہا۔

''تم انہیں ملکہ کے غلام اور اپنے لئے موت کہہ سکتے ہو۔ ابھی کچھ ہی دیر میں وہ یہاں پہنچ جائیں گے''۔۔۔۔۔۔۔ باتارا ناگ نے کہا اور ملکہ کے غلام اور اپنے لئے موت کا سن کر عمروعیار کے جسم سے پسینہ پھوٹ نکلا۔

''اچھا تم ایسا کرو کہ تم میرے سینے پر سوار رہو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کوئی حرکت نہیں کروں گا۔ لیکن اپنے اس ساتھی سے کہو کہ یہ میرے تھیلے سے ہٹ جائے۔ تھیلا میری بغل میں موجود ہے۔ وہ حرکت کر رہا ہے تو مجھے بغل میں گدگدی سی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتی ہے۔ میری ہنسی نکل گئی تو تم برا منا جاؤ گے اور تم نے بلا وجہ مجھے کاٹ کھانا ہے"۔ ــــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"نہیں۔ میں برا نہیں مناتا۔ تم جتنا ہنسنا چاہتے ہو ہنس لو کیونکہ جب ملکہ کے غلام یہاں آئیں گے اور وہ تمہارے ساتھ جو سلوک کریں گے تو تم اپنی ساری ہنسی بھول جاؤ گے"۔ باتارا ناگ نے کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ وہ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے"۔ ــــــــ عمرو نے کہا۔

"جب وہ آئیں گے تو تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا"۔ باتارا ناگ نے کہا۔

"تو ان کے آنے سے پہلے تم بتا دو۔ تمہیں بتاتے ہوئے کیا تکلیف ہوتی ہے"۔ ــــــــ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

"تم ضرورت سے زیادہ بول رہے ہو۔ اب بس تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلے ورنہ"۔ ــــــــ باتارا ناگ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"کیا ورنہ"۔ ــــــــ عمرو نے منہ بنا کر کہا اسی لمحے اس کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے ناگ نے اس کے منہ کے پاس آ کر زوردار پھنکار ماری ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ کے منہ سے نکلنے والی پھنکار میں اس قدر گرمی تھی کہ عمروعیار کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔

''ابھی تو میں نے صرف پھنکار ماری ہے۔ اگر میں اپنا زہر تم پر اگل دیتا تو تمہارا چہرہ جل کر راکھ بن جاتا۔ اب خاموش رہنا ورنہ''۔ ـــــــ باتارا ناگ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا تو عمروعیار نے یوں ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے اب واقعی نہ بولنے کی قسم کھا لی ہو۔ اس کا چہرہ ابھی تک جل رہا تھا۔ آنکھوں میں مرچیں بھری ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ اسے اس قدر تکلیف محسوس ہو رہی تھی کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ زور زور سے چیخنا شروع کر دے لیکن باتارا کی اس خوفناک پھنکار نے اس کی چیخیں ہی اس کے حلق میں ہی گھونٹ دی تھیں اس لئے وہ دانتوں پر دانت دبا کر اس تکلیف کو برداشت کر رہا تھا۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک کھٹکے کی آواز سنائی دی تو عمروعیار نے دائیں طرف سر گھمایا۔ اسی لمحے اس نے دیوار میں سے ایک بونے آدمی کے سائے کو باہر نکلتے دیکھا۔ اس سائے کے پیچھے ایک اور سایہ تھا وہ بھی بونا تھا۔ دونوں بونے سائے اس کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں نے سیاہ رنگ کے لبادے نما لباس پہنے ہوئے تھے اس لئے وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تاریکی کا ہی جزو دکھائی دے رہے تھے نہ ان کے ہاتھ پاؤں دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی ان کے چہرے۔

''تو یہ ہے عمروعیار''۔۔۔۔۔۔۔اچانک ایک چیختی ہوئی تیز آواز ابھری تو عمروعیار لرز کر رہ گیا۔ یہ آواز بلا شبہ بے حد خوفناک اور کریہہ تھی۔ عمروعیار کو چیختی ہوئی آواز اپنے کانوں میں گھستی اور کانوں کے پردے پھاڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''ہاں مگالو۔ یہی ہے عمروعیار''۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار کے سینے پر موجود باتارا ناگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھ چوگی کو لایا ہوں۔ تم دونوں اسے چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اب ہم خود اسے سنبھال لیں گے اور اس سے بات بھی کر لیں گے''۔۔۔۔۔۔۔دوسرے سائے کی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے''۔۔۔۔۔۔۔باتارا ناگ کی آواز آئی اور عمروعیار نے ناگ کو اپنے سینے پر رینگتے اور نیچے اترتے محسوس کیا تو اس کا رکا ہوا سانس جیسے بحال ہو گیا۔ عمروعیار کی زنبیل سے لپٹا ہوا ناگ بھی اپنے بل کھول رہا تھا۔ چند لمحوں میں دونوں ناگ پھنکارتے ہوئے عمروعیار کی ٹانگوں کی طرف چلے گئے اور پھر ان کی پھنکاریں دور ہوتی چلی گئیں۔ ان دونوں ناگوں کے جانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بعد بعد عمرو عیار نے سوچا کہ اب زنبیل سے محافظ بونا شب چراغ ہیرا لے کر نکلے گا اور یہاں ہر طرف تیز روشنی پھیل جائے گی۔ روشنی ہوتے ہی یہ دونوں بونے سائے جو شیطانی سائے معلوم ہو رہے ہیں یہاں سے غائب ہو جائیں گے اور پھر وہ محافظ بونے کے ساتھ اس قبر سے نکل جائے گا۔

''محافظ بونے۔ جلدی نکلو زنبیل سے۔ مجھے اس اندھیرے سے خوف آ رہا ہے''۔ ـــــــ جب کافی دیر گزر گئی اور محافظ بونا زنبیل سے شب چراغ ہیرا لے کر باہر نہ آیا تو عمرو عیار نے چیخ کر اسے آواز دی لیکن جواب میں محافظ بونے کی آواز سنائی نہ دی۔

''محافظ بونے۔ محافظ بونے کہاں مر گئے ہو تم۔ کیا تم بہرے ہو گئے ہو۔ میں چیخ چیخ کر تمہیں پکار رہا ہوں اور تم میری بات کا جواب ہی نہیں دے رہے۔ محافظ بونے''۔ ـــــــ عمرو عیار نے زور زور سے چیختے ہوئے کہا لیکن پھر جواب ندارد۔

''تم اپنے جس محافظ بونے کو پکار رہے ہو اس تک تمہاری آواز پہنچ ہی نہیں رہی ہے عمرو عیار''۔ ـــــــ اچانک ایک بونے سائے نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''۔ ـــــــ عمرو عیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے بوکھلا کر کہا۔

''تمہارا یہ طلسماتی تھیلا ہماری موجودگی میں ناکارہ ہو چکا ہے۔ جب تک ہم یہاں ہیں اس وقت تک اس تھیلے سے نہ تو روشنی کی کوئی طاقت نکل کر تمہاری کوئی مدد کر سکتی ہے اور نہ تم اس تھیلے سے اپنی مدد کے لئے کچھ نکال سکتے ہو''۔۔۔۔۔۔ دوسرے بونے سائے نے کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم شیطان ہو''۔۔۔۔ عمرو عیار نے اسی انداز میں کہا۔

''شیطان نہیں۔ ہم تو شیطانوں کے بھی باپ ہیں۔ ایسے شیطان جن سے روشنی کی طاقتیں دور رہنا پسند کرتی ہیں''۔ پہلے بونے سائے نے کہا جسے باتارا ناگ نے مگالو کہہ کر پکارا تھا۔

''ہونہہ۔ تم دونوں کیا چاہتے ہو''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے ہمت کر کے کہا۔ اس کے چہرے پر غصے اور تشویش لہرانے لگی تھی کہ وہ شیطانوں کی قید میں ہے۔

''ہمارے سامنے اقرار کرو کہ تم کالی ملکہ کے غلام ہو اور وہ تمہیں جو بھی کام کرنے کا حکم دے گی تم اس کا ہر حکم پورا کرو گے''۔۔۔۔۔۔ مگالو کے دوسرے ساتھی چوگی نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میں کالی ملکہ کا غلام کیسے ہو سکتا ہوں اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مجھے کیا ضرورت ہے کہ وہ مجھے حکم دے اور میں اس کا ہر حکم مانوں"۔ ـــــــ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

"اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو پھر ہم تمہارا بھیانک حشر کریں گے"۔ ـــــــ مگالو نے کہا۔

"کیوں۔ میرا کیا قصور ہے جو تم میرا بھیانک حشر کرو گے۔ کہاں ہے تمہاری کالی ملکہ۔ بلاؤ اسے۔ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ مجھے دھوکے سے یہاں لائی ہے۔ میں نے جس ناگ کو ہلاک کیا تھا مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اس کا بیٹا نہیں تھا۔ اس نے مجھے اپنے جال میں پھنسایا ہے۔ بلاؤ اسے۔ ابھی اور اسی وقت بلاؤ"۔ ـــــــ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ یہاں نہیں آئے گی بلکہ تمہیں اس کے پاس جانا پڑے گا"۔ ـــــــ چوگی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اس کے پاس لے چلو"۔ ـــــــ عمرو عیار نے فوراً حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"ایسے نہیں۔ پہلے تمہیں ہمارے سامنے اقرار کرنا پڑے گا کہ تم کالی ملکہ کے غلام بن کر رہو گے اور وہ تمہیں جو بھی حکم دے گی تم اس کا ہر حکم مانو گے"۔ ـــــــ مگالو نے پہلے والے الفاظ دوہراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سختی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی۔

''نہیں۔ میں اس بات کا اقرار نہیں کروں گا۔ میں آزاد انسان ہوں میں کسی کا غلام بن کر نہیں رہ سکتا ہوں''۔ عمروعیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہیں کالی ملکہ کا غلام بننا ہی پڑے گا عمروعیار''۔ ــــ چوگی نے چیخ کر کہا۔

''کیوں۔ زبردستی ہے کیا''۔ ــــــ عمروعیار نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ زبردستی ہی سمجھو۔ اگر تم نے ہمارے سامنے اس بات کا اعلان نہ کیا کہ تم کالی ملکہ کے غلام ہو اور اس کے ہر حکم کے پابند ہو تو ہم تمہارا بھیانک حشر کریں گے۔ تمہیں طرح طرح کے عذاب اور شدید ترین اذیتیں دیں گے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے''۔ ــــــ مگالو نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے ایسا کوئی تصور کرنے کا شوق بھی نہیں ہے''۔ عمروعیار نے منہ بنا کر کہا۔

''تو کرو اقرار کہ تم کالی ملکہ کے غلام ہو''۔ ــــــ چوگی نے کہا۔ عمروعیار نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کچھ سوچ کر ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے انہیں کسی بات کا جواب نہ دینے کی قسم کھا لی ہو۔

''مجھے جواب دو عمرو عیار۔ کیا تم کالی ملکہ کے غلام بنو گے یا نہیں''۔ ______مگالو نے چیخ کر کہا لیکن عمرو عیار نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''تم خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ بولو جواب دو''۔ ____چوگی نے بھی چیختے ہوئے کہا لیکن عمرو عیار خاموش رہا۔

''لگتا ہے یہ ایسے نہیں مانے گا''۔ ______مگالو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد غراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ہم اپنا کام شروع کریں''۔ ______چوگی نے کہا۔

''ہاں۔ اب کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہمیں ہر حال میں اس سے اقرار کرانا ہے کہ یہ کالی ملکہ کا غلام ہے اور بس''۔ مگالو نے کہا۔

''ٹھیک ہے تو پھر میں شروع کرتا ہوں''۔ ______چوگی نے کہا۔

''یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو کیا شروع کرنے لگے ہو تم''۔ عمرو عیار جو خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا اس نے تیز لہجے میں کہا۔ ان کی باتیں سن کر اسے نجانے کیوں بے پناہ خوف سا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ دونوں اس کے خلاف کوئی بھیانک منصوبہ بنا رہے ہوں۔

''اب ہم تمہاری کوئی بات نہیں سنیں گے۔ اس قبر میں اب صرف تمہاری چیخیں گونجیں گی اور وہ بھی ہولناک۔ انتہائی ہولناک چیخیں''۔ ـــــــ مگالو نے کہا۔ اسی لمحے عمرو عیار نے ایک سائے کو اپنی طرف ہاتھ بڑھاتے دیکھا۔

''ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ رکو رکو۔ میری بات سنو''۔ عمرو عیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن سائے نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اس کے جسم پر بندھی ہوئی زنجیر کو چھوا اور ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔ اسے ہاتھ پیچھے ہٹاتے دیکھ کر عمرو عیار کو سکون آ گیا۔ اسی لمحے اس نے قبر میں سرخ رنگ کی روشنی پھیلتی دیکھی۔

''سرخ روشنی۔ یہ سرخ روشنی کہاں سے آ رہی ہے''۔ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے سر اٹھا کر اپنے جسم کی طرف دیکھا اور پھر نہ چاہتے ہوئے بھی خوف سے اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اس نے جو سرخ روشنی دیکھی تھی وہ اس کے جسم پر بندھی ہوئی زنجیروں کی تھیں جو تیزی سے سرخ ہوتی جا رہی تھیں اور پھر عمرو عیار کو اپنا جسم بری طرح سے جلتا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

محسوس ہوا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے زنجیریں گرم ہو کر اس کے جسم میں گھستی چلی جا رہی ہوں۔ اس کے منہ سے نکلنے والی تیز چیخیں انتہائی تیز ہو گئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو ایک کنویں کی گہرائی میں موجود تھے۔ یہ انتہائی تاریک کنواں تھا۔ کنواں خشک اور صدیوں پرانا تھا۔ کنویں کے وسط میں ایک بڑا سا ستون بنا ہوا تھا جو اوپر سے کٹا ہوا تھا اور بے حد مسطح تھا۔ ستون کے عین درمیان میں ایک انسانی کھوپڑی پڑی تھی۔ اس کھوپڑی کا رنگ سیاہ تھا۔ سیاہ ہونے کی وجہ سے یہ کھوپڑی اندھیرے کا ہی جزو دکھائی دے رہی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب کھوپڑی کے منہ کی طرف کھڑا تھا جبکہ ملکہ حیرت جادو اس کی دوسری طرف کھڑی تھی۔ دونوں کی نظریں اس کھوپڑی پر یوں جمی ہوئی تھیں جیسے اندھیرے کے باوجود وہ اس کھوپڑی کو بخوبی دیکھ سکتے ہوں۔ کھوپڑی کے گرد سفید رنگ کا دائرہ بنا ہوا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''سامری روح، میں اپنی بیوی ملکہ حیرت جادو کے ساتھ تم سے خصوصی ملاقات کے لئے آیا ہوں۔ ہمارے سامنے ظاہر ہو جاؤ''۔ــــــــ شہنشاہ افراسیاب مسلسل یہ الفاظ دوہرا رہا تھا۔ اس نے جیسے ہی چھٹی بار یہ الفاظ دوہرائے اچانک کھوپڑی کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ اس کی آنکھوں میں دو سرخ بلب سے جل اٹھے۔ سرخ سرخ بلب پھر یہ سرخ روشنی ہر طرف پھیل گئی۔ روشنی نے نہ صرف شہنشاہ افراسیاب بلکہ ملکہ حیرت جادو سمیت سارے کنویں کو ہی سرخ کر کے رکھ دیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کنواں اور وہ دونوں سرخ رنگ کے خون میں ڈوب گئے ہوں۔ پھر کھوپڑی کے منہ سے اچانک گاڑھا دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ دھواں تیزی سے کھوپڑی کے سر کی طرف بلند ہو کر ایک جگہ جمع ہوتا جا رہا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس دھویں نے ایک انسانی سائے کا روپ دھار لیا اور پھر وہ سایہ غائب ہو گیا۔ اب ستون پر ایک انسانی سائے کا عکس دکھائی دے رہا تھا جس کے آر پار آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔ اسی لمحے عکس نے ہاتھ بڑھا کر ستون پر پڑی ہوئی کھوپڑی اٹھائی اور اپنے سر پر رکھ لی۔ جیسے ہی انسانی عکس نے کھوپڑی سر پر رکھی اسی لمحے انسانی عکس کی گول گول اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس کی آنکھیں بے پناہ سرخ رنگ کی تھیں۔ اس انسانی عکس کو دیکھ کر ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار سر جھکا لئے۔ اسی لمحے ماحول بھیڑیئے جیسی خوفناک غراہٹوں کی آوازوں سے گونجنے لگا۔ یہ آوازیں اس انسانی عکس کے منہ سے نکل رہی تھیں۔

''طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب، سامری جادوگر کی روح کو سلام پیش کرتا ہے''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''طلسم ہوشربا کی ملکہ حیرت جادو کا بھی سامری روح کو سلام''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیوں آئے ہو دونوں ایک ساتھ۔ کیا چاہئے''۔ سامری روح نے غراہٹ بھری آواز میں کہا۔

''ہم سامری روح سے مدد مانگنے آئے ہیں۔ امید ہے سامری روح ہمیں مدد کرنے سے انکار نہیں کرے گی''۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیسی مدد''۔۔۔۔۔۔ سامری روح نے پوچھا تو شہنشاہ افراسیاب نے اسے کالوت. جنات قبیلے اور کالوت جن کے شہنشاہ تاج کے بارے میں بتانا شروع کر دیا کہ وہ کیسے اپنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جناتی قبیلے سے باہر آیا تھا اور کیسے اس کا تاج کنویں میں گر گیا تھا جو سامری جادوگر کے طلسمات کا راستہ تھا۔

''اب تم کیا چاہتے ہو''۔ ـــــــ سامری روح نے ساری باتیں سننے کے بعد بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''میں شہنشاہ تاج حاصل کرنا چاہتا ہوں آقا۔ اس تاج کے ملتے ہی کالوت قبیلہ میرا غلام بن جائے گا اور جادوگروں کے ساتھ ساتھ جنات بھی میری فوج میں شامل ہو جائیں گے جن کی مدد سے میں سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج کو آسانی سے شکست دے دوں گا''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''اس تاج کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں میرے طلسمات جو سامری طلسمات کہلاتے ہیں، میں جانا پڑے گا۔ ان طلسمات کو جب تک تم ختم نہیں کرو گے تم شہنشاہ تاج حاصل نہیں کر سکو گے اور سامری طلسمات عام جادوگروں کے بنائے ہوئے طلسمات نہیں ہیں۔ وہ میرے طلسمات ہیں جو ایک سے بڑھ کر ایک خوفناک اور انتہائی ہولناک ہیں۔ شہنشاہ تاج اس کنویں میں گر کر میرے آخری طلسم میں پہنچ چکا ہے جو موت کا طلسم ہے۔ اس طلسم تک پہنچنے کے لئے تمہیں پہلے طلسمات کو فنا کرنا پڑے گا۔ جب تک تم ان طلسمات کو فنا نہیں کرو گے اس وقت تک تم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موت کے طلسم میں نہیں پہنچ سکتے اور سامری طلسمات کے سارے طلسمات ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔ اس قدر خوفناک اور بھیانک جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے''۔۔۔۔۔۔ سامری روح نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے لئے شہنشاہ تاج حاصل کرنا بے حد ضروری ہے آقا۔ میں سردار امیر حمزہ سے روز روز کی شکست سے تنگ آ چکا ہوں اور مجھے طلسم ہوشربا مکمل طور پر ختم ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ اگر میں نے جلد سے جلد سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج کو شکست نہ دی تو وہ طلسم ہوشربا میں گھس آئیں گے اور اگر وہ طلسم ہوشربا میں داخل ہو گئے تو پھر میں تو کیا آپ بھی انہیں آگے بڑھنے سے نہیں روک سکیں گے اور وہ آسانی سے طلسم ہوشربا کو سر کر لیں گے''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے افسردہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ سردار امیر حمزہ کی فوج تمہاری فوج پر بھاری پڑ رہی ہے اور تم اس سے مکمل طور کئی برسوں سے شکست سے دوچار ہو رہے ہو جس سے تمہاری طاقتیں بھی گھٹتی چلی جا رہی ہیں اور تمہارا طلسم ہوشربا بھی کمزور ہو رہا ہے''۔ سامری روح نے کہا۔

''میں طلسم ہوشربا کو تباہ ہونے سے بچانا چاہتا ہوں آقا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ تب ہی ممکن ہے کہ میری جادوگروں اور جادوگرنیوں کی فوج میں جنات بھی شامل ہو جائیں۔ ایسے جنات جو ناقابل شکست ہوں اور وہ سردار امیر حمزہ کی فوج کو تاراج کر کے رکھ دیں۔ اور یہ ساری خوبیاں کالوت قبیلے کے جنات میں موجود ہیں۔ یہ تو اتفاق ہے کہ کالوت جن کا شہنشاہ تاج آپ کے طلسمات میں جانے والے راستے جو ایک حاضر اور غائب ہونے والے کنویں میں ہے، میں گر گیا ہے ورنہ ان جنات کے قبیلے تک پہنچنا ناممکنات میں سے تھا۔ اب مجھے موقع ملا ہے کہ میں شہنشاہ تاج کو اپنے قبضے میں کرلوں اور اسے اپنے سر پر رکھ کر کالوت قبیلے کے جنات کا سردار بن جاؤں۔ ایسا ہوا تو پھر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج کا ختم ہونا یقینی ہے۔ ان جنات کی مدد سے میں دنوں میں سردار امیر حمزہ کی ساری فوج کو ختم کر دوں گا اور پھر ان تمام جنات کو میں طلسم ہوشربا میں پھیلا دوں گا۔ وہ سب طلسم ہوشربا کی حفاظت کریں گے تو طلسم ہوشربا اور زیادہ طاقتور ہو جائے گا جس پر حملہ کرنے کا پھر کوئی تصور بھی نہ کر سکے گا''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ سامری روح اس سے جس نرم انداز میں بات کر رہی تھی اس سے اسے امید سی ہو چلی تھی کہ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی بات مان جائے گا۔

''میں جانتا ہوں۔ اگر تمہاری فوج میں جنات اور وہ بھی کالوت قبیلے کے جنات شامل ہو جائیں تو تمہاری فوج کی طاقت ہزاروں گنا بڑھ جائے گی اور ناقابل شکست ہو گی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں خود بھی اپنے طلسمات میں نہیں جا سکتا۔ وہ طلسمات میں نے اپنی عمر بھر کی کمائی اور بڑے بڑے خزانے محفوظ رکھنے کے لئے بنائے تھے۔ اب چونکہ میں زندہ نہیں ہوں اس لئے مجھے ان خزانوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میری روح کے لئے ان خزانوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر تم میرے طلسمات میں جا کر شہنشاہ تاج حاصل کر سکتے ہو تو کر لو لیکن سامری طلسمات تمہیں خود فتح کرنے ہوں گے۔ تم ان طلسمات کو سر کر سکو گے یا نہیں اس کے بارے میں تمہیں میرے پاس بتانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ ہی میں تمہیں یہ بتا سکتا ہوں کہ وہ طلسمات کیا ہیں ان طلسمات کے طلسم شکن کیا ہیں۔ البتہ میں تمہیں یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ سامری طلسمات کی تعداد سات ہے۔ یہ طلسمات میں نے اس انداز میں بنائے ہیں کہ انہیں کوئی اکیلا انسان یا جن فتح نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے دو افراد کا ہونا ضروری ہے جن میں ایک جادوگر ہو اور دوسرا ایسا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انسان جو جادوگر کی ابجد بھی نہ جانتا ہو لیکن وہ جادوگروں کا سب سے بڑا دشمن ہو اور اپنی زندگی میں کم از کم سو جادوگروں اور سو ہی جادوگرنیوں کو ہلاک کر چکا ہو۔ میرے دور میں ایسا کوئی انسان نہیں تھا جس نے کبھی کسی جادوگر یا جادوگرنی سے مقابلہ کیا ہو اور اسے ہلاک کیا ہو۔ اس لئے میرے خیال میں میرے بنائے ہوئے طلسمات محفوظ تھے کہ جب تک دنیا میں ایسا کوئی انسان پیدا نہیں ہو جاتا جس نے جادوگروں اور جادوگرنیوں سے مقابلہ کیا ہو اور سو جادوگروں اور سو ہی جادوگرنیوں کو بھی ہلاک کیا ہو اس لئے میں مطمئن تھا کہ میرے طلسمات میں چھپائے ہوئے خزانے کوئی حاصل نہیں کر سکے گا۔ خیر اب چونکہ مجھے ان خزانوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور تم بھی ان طلسمات کو شہنشاہ تاج حاصل کرنے کے لئے سر کرنا چاہتے ہو اس لئے میں تمہیں ان طلسمات میں جانے انہیں سر کرنے اور انہیں فتح کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ ان طلسمات میں جانے سے پہلے تم کسی ایسے انسان کو تلاش کرو جو جادو نہ جانتا ہو لیکن اس نے سو جادوگروں اور سو جادوگرنیوں کو ہلاک کیا ہو۔ اسے ساتھ لے کر ہی تم طلسمات میں جا سکتے ہو۔ طلسمات میں جا کر تمہیں اور اس انسان کو تین تین طلسمات تباہ کرنے ہیں۔ ساتویں طلسم میں تم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دونوں کو مل کر ایک بڑا اور خوفناک طلسم تباہ کرنا پڑے گا۔ تب تم خزانے والے کنویں میں پہنچ جاؤ گے۔ تم جو شہنشاہ تاج حاصل کرنا چاہتے ہو وہ اسی خزانے والے کنویں میں موجود ہے۔ شہنشاہ تاج کے ساتھ ساتھ تم میرا خزانہ بھی حاصل کر سکتے ہو۔ مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ ——— سامری روح نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم ایسے انسان کو کہاں ڈھونڈیں جو جادوگروں کا دشمن ہو اور اس نے سو جادوگروں اور سو ہی جادوگرنیوں کو ہلاک کیا ہو"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ میں نے تمہیں جو تفصیل بتائی ہے اس پر عمل کرنے سے ہی تم شہنشاہ تاج تک پہنچ سکتے ہو ورنہ نہیں"۔ ——— سامری روح نے جواب دیا۔

"کیا آپ ہمیں ان طلسمات کے بارے میں اور تفصیل بتائیں گے آقا"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے کہا جو اب تک خاموش کھڑی تھی۔

"نہیں۔ جب تک کوئی ان طلسمات میں داخل نہیں ہو جاتا اس وقت تک کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چل سکتا کہ ان طلسمات میں کیا ہے اور ان کے طلسم شکن کیا ہیں۔ ان طلسمات کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بارے میں شہنشاہ افراسیاب اور اس انسان کو ہی پتہ چلے گا جب وہ طلسمات میں داخل ہوں گے“۔ ـــــــــ سامری روح نے جواب دیا۔

”لیکن وہ دوسرا انسان“۔ ـــــــــ شہنشاہ افراسیاب کی سوئی بدستور ایک یہ جگہ اڑی ہوئی تھی۔

”دوسرے انسان کو تلاش کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ اسے تلاش کرو اور اپنے ساتھ سامری طلسمات میں لے جانے کی تیاری کرو۔ مین تمہیں ایک انگوٹھی دے دیتا ہوں۔ جب تمہارے ساتھ دوسرا انسان ہو تو تم کسی بھی جھیل کے پاس جا کر انگوٹھی اس میں ڈال دینا۔ جھیل غائب ہو جائے گی اور اس کی جگہ وہ کنواں تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے گا جس میں چھلانگیں لگا کر تم میرے طلسمات میں داخل ہو جاؤ گے۔ یہاں میں تمہیں ایک بات اور بتا دیتا ہوں۔ تم دونوں کو کنویں میں ایک ساتھ طلسمات میں جانا ہو گا لیکن کنویں میں گرنے کے بعد تم الگ طلسمات میں پہنچو گے اور دوسرا انسان الگ طلسمات میں۔ تم دونوں کو اپنے اپنے طور پر تین تین طلسمات تباہ کرنے ہیں۔ تین تین طلسمات تباہ کرنے کے بعد ہی تم آخری موت کے طلسم میں پہنچو گے۔ اس طلسم کو تم دونوں مل کر سر کرو گے اور ہاں۔ جن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلسمات میں تم داخل ہو گے اگر ان طلسمات کو تم سر نہ کر سکے اور انہی طلسمات میں موت کا شکار ہو گئے تو تمہارے ساتھ جانے والا انسان اپنے طلسمات میں ہلاک ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر وہ انسان اپنے طلسمات میں ہلاک ہو گیا تو اس کے ساتھ تمہیں بھی مرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ سامری روح نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"سامری طلسمات میں داخل ہوتے ہی تم دونوں دو جان ایک قالب بن جاؤ گے۔ اپنے طلسمات میں تم ناکام ہوئے تو اس کا خمیازہ موت کی صورت میں ہو گا۔ تم ہلاک ہو گے تو تمہارے ساتھ دوسرے طلسمات میں موجود انسان کو بھی ہلاک ہونا پڑے گا اور اگر وہ انسان اپنے طلسمات میں ناکامی کا شکار ہو کر ہلاک ہوا تو اس کے ساتھ تمہیں بھی ہلاک ہونا پڑے گا۔ سامری طلسمات میں تم دونوں کو ہر صورت میں کامیابیاں حاصل کرنی ہیں ورنہ دونوں کے حصے میں موت ہی آئے گی۔ صرف موت"۔۔۔۔۔۔ سامری روح نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے چہروں کے رنگ بدل گئے۔ وہ ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرے کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

"یہ کیسے طلسمات ہیں آقا کہ ایک انسان کی ناکامی کا خمیازہ دوسرے انسان کو بھی موت کی صورت میں بھگتنا پڑے"۔ ملکہ حیرت جادو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ طلسمات میں نے بنائے ہی ایسے تھے تاکہ کوئی میرے خزانوں تک پہنچنا تو درکنار انہیں دیکھ بھی نہ سکے"۔ ___ سامری روح نے کہا۔

"تو کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ سارے کے سارے طلسمات میں اکیلا ہی جا کر سر کر سکوں"۔ ______ شہنشاہ افراسیاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ میں مر چکا ہوں اس لئے میں بھی ان طلسمات میں کوئی رد و بدل نہیں کرسکتا۔ جو طلسم جیسا ہے ویسا ہی رہے گا اور اسے اسی طریقے سے سر کرنا پڑے گا جیسا میں نے بتایا ہے"۔ ______ سامری روح نے جواب دیا۔

"تو کیا ایسا ممکن نہیں کہ اگر میں اپنے حصے کے تین طلسمات سر کرلوں، پھر دوسرے تین طلسمات میں جا کر اس انسان کی مدد کر سکوں اور اس کے ساتھ ان طلسمات کو بھی ختم کر دوں"۔ ______ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نہیں۔ اپنے حصے کے تین طلسمات تمہیں ختم کرنے ہیں اور دوسرے انسان کو اپنے حصے کے"۔۔۔۔۔۔ سامری روح نے کہا۔

"تو کیا یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دوسرا انسان ایسا ہو جس نے سو جادوگروں اور جادوگرنیوں کو ہلاک کیا ہو"۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ ان طلسمات میں اب کوئی رد و بدل ممکن نہیں۔ اس لئے سب کچھ ویسا ہی ہوگا جو میں بتا رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ سامری روح نے غرا کر کہا۔

"موت کے آخری طلسم میں مجھے اور دوسرے انسان کو مل کر طلسم فتح کرنا ہے پھر میں اور وہ ایک ساتھ اس کنویں میں پہنچیں گے جہاں آپ کا خزانہ اور شہنشاہ تاج موجود ہے۔ اگر اس انسان نے وہ تاج حاصل کر لیا تو"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کچھ سوچ کر کہا۔

"آخری طلسم میں تم چاہو تو اس انسان کو ہلاک کر سکتے ہو افراسیاب۔ جیسے ہی تم اس انسان کے ساتھ خزانے کے کنویں میں پہنچو تو تم اسی وقت اسے ہلاک کر دینا اور شہنشاہ تاج سمیت میرا سارا خزانہ حاصل کر لینا۔ میری بھی یہی خواہش ہے کہ وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خزانہ تم ہی حاصل کرو"۔ ــــــ سامری روح نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر قدرے رونق آ گئی کہ سامری روح نے کوئی تو بات اس کے حق میں کہی ہے۔

"ٹھیک ہے آقا۔ چونکہ آپ نے کہا ہے کہ ان طلسمات میں کوئی رد و بدل ممکن نہیں اور ان طلسمات کو ویسے ہی سر کرنا ہو گا جیسا آپ نے صدیوں پہلے بنایا تھا تو پھر واقعی کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ میں ان طلسمات میں جانے اور انہیں سر کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ میں ایسے انسان کو کہاں تلاش کروں جس نے سو جادوگروں اور سو ہی جادوگرنیوں کا مقابلہ کیا ہو اور انہیں ہلاک بھی کیا ہو"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"میں اس سلسلے میں آپ کی مدد کروں گی آقا"۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کو آنکھ سے مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو شہنشاہ افراسیاب سمجھ گیا کہ ملکہ حیرت جادو ایسے کسی انسان کے بارے میں جانتی ہے جس کے بارے میں وہ سامری روح کے سامنے بات نہیں کرنا چاہتی اس لئے وہ اسے اس معاملے میں فی الحال خاموش رہنے کا کہہ رہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔

''کیا آپ مجھے ان طلسمات کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں بتائیں گے کہ وہ طلسمات کس نوعیت کے ہیں اور وہاں مجھے کیا خطرات لاحق ہو سکتے ہیں''۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ سامری طلسمات کے بارے میں تمہیں طلسمات میں داخل ہونے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ وہ کیا ہیں اور وہاں کیا خطرات ہیں''۔ ـــــ سامری روح نے کہا۔

''لیکن ان طلسمات کے طلسم شکن کے بارے میں مجھے کیسے پتہ چلے گا''۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''طلسمات کے طلسم شکن کے بارے میں تمہیں طلسمات کے محافظ کسی نہ کسی روپ میں ظاہر ہو کر آگاہ کر دیں گے''۔ سامری روح نے جواب دیا تو شہنشاہ افراسیاب خاموش ہو گیا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ آپ نے مجھے اپنے طلسمات میں جانے اور انہیں تباہ کرنے کی اجازت دے دی ہے میرے لئے یہی کافی ہے۔ وہ طلسمات کیا ہیں اور انہیں کیسے تباہ کرنا ہے یہ میں خود دیکھ لوں گا''۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''میں تمہیں انگوٹھی دیتا ہوں اسے لے جاؤ''۔ ـــــ سامری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روح نے کہا اور پھر اس نے جیسے اپنے عکس نما وجود کی انگلی سے کچھ اتارا اور شہنشاہ افراسیاب کی طرف اچھال دیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے فوراً سامری روح کی پھینکی ہوئی چیز ہوا میں ہی دبوچ لی۔ اس نے دیکھا وہ ایک ہڈی کی بنی ہوئی انگوٹھی تھی جس پر ایک بھیانک کھوپڑی بنی ہوئی تھی۔

"اس انگوٹھی کو لے جا کر دنیا کی کسی بھی جھیل میں ڈال دینا۔ جھیل غائب ہو جائے گی اور اس کی جگہ وہ کنواں ظاہر ہو جائے گا جس میں کود کر تم سامری طلسمات میں داخل ہو جاؤ گے۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے اس کنویں میں دوسرے انسان کو لے کر کود جانا کیونکہ کنواں محض تین لمحوں کے لئے ظاہر ہو گا اور پھر غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں بھی اس کنویں کی تلاش کے لئے تمہاری کوئی مدد نہ کر سکوں گا"۔ ـــــ سامری روح نے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے سر پر رکھی ہوئی کھوپڑی اتار کر ستون پر رکھی تو اس کی سرخ آنکھیں بجھ گئیں۔ دوسرے لمحے عکس سیاہ دھویں میں تبدیل ہوا اور دھواں لہریں بناتا ہوا واپس کھوپڑی میں سمانا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کھوپڑی میں گھس کر غائب ہو گیا۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نے طویل سانس لئے اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف بڑھ آئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''واپس محل چلتے ہیں'' ۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں یکلخت وہاں سے غائب ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں طلسم ہوشربا میں موجود اپنے محل کے شاہی کمرے میں ظاہر ہوئے۔ ہڈی کی بنی ہوئی سیاہ رنگ کی انگوٹھی شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ میں تھی۔ وہ غور سے اس انگوٹھی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر وہ انگوٹھی کو دیکھتا رہا پھر اس نے انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لی اور اپنی مخصوص مسند پر جا کر بیٹھ گیا۔

''آپ بھی بیٹھ جائیں ملکہ'' ۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو جو اس کے احترام میں بدستور کھڑی تھی اس کے قریب موجود دوسرے مسند پر بیٹھ گئی جو اس کے لئے مخصوص تھی۔

''اب کیا کریں۔ میں تو سمجھا تھا کہ سامری روح میری بات مان لے گی اور مجھے ان طلسمات کے بارے میں ساری حقیقت بتا دے گی لیکن طلسمات کے بارے میں اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا ہے اور یہ بتا کر مجھے پریشان کر دیا ہے کہ ان طلسمات کو میں اکیلا سر نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنے ساتھ کسی ایسے انسان کو لے جانا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑے گا جس نے کم از کم سو جادوگروں اور سو جادوگرنیوں کو ہلاک کیا ہو۔ میں ایسے انسان کو کہاں تلاش کروں اور اگر مجھے ایسا انسان مل بھی جائے تو میرے لئے یہ مصیبت ہو گی کہ ان طلسمات میں تین طلسمات مجھے فتح کرنے ہیں اور تین طلسمات اس انسان کو۔ میں تو شہنشاہ جادوگر ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں اپنے حصے کے طلسمات سر کر لوں گا لیکن وہ دوسرا انسان جو جادوگر بھی نہ ہو گا اپنے حصے کے طلسمات کیسے سر کر پائے گا۔ اگر وہ اپنے حصے کے طلسمات میں ہلاک ہو گیا تو اس کی وجہ سے مجھے بھی ہلاک ہونا پڑے گا"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی بے حد خطرناک صورتحال ہے کہ اگر آپ اپنے حصے کے طلسمات میں ہلاک ہوں گے تو آپ کے ساتھ دوسرے حصے میں موجود اس انسان کو بھی مرنا پڑے گا اور اگر دوسرا انسان مر گیا تو اس کے ساتھ آپ بھی زندہ نہیں رہیں گے"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ بتائیں۔ اب میں کیا کروں۔ میرے لئے شہنشاہ تاج حاصل کرنا بے حد ضروری ہے اور میں اسے ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''آپ کے لئے شہنشاہ تاج حاصل کرنا ضروری ہے یا سامری جادوگر کا خزانہ جو اس نے صدیوں پہلے ان طلسمات میں چھپایا تھا''۔ ــــــــ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میرے لئے کسی خزانے کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ مجھے خزانوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے چاہے وہ کسی بادشاہ کا خزانہ ہو یا سامری جادوگر کا۔ مجھے صرف شہنشاہ تاج چاہئے اور بس'' ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر وہ خزانہ اگر ہم اس لالچی انسان عمرو عیار کو دے دیں تو''۔ ــــــــ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو عمرو عیار کا نام سن کر شہنشاہ افراسیاب اس بری طرح سے اچھلا جیسے ملکہ حیرت جادو نے اس کے سر پر گرز مار دیا۔

''عمرو عیار۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ ہمارے سامنے کس منحوس کا نام لے رہی ہیں ملکہ۔ آپ جانتی نہیں کہ ہم اس بدبخت کا نام بھی سننا گوارا نہیں کرتے''۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی ناگواریت اور نفرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں معافی چاہتی ہوں آقا کہ مجھے آپ کے سامنے اس ناہنجار اور ازلی دشمن کا نام لینا پڑا ہے لیکن میری نظروں میں ایک وہی ایسا انسان ہے جو نہ صرف سو سے زیادہ جادوگروں اور جادوگرنیوں کا مقابلہ کر چکا ہے بلکہ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ان کا خاتمہ بھی کر چکا ہے۔ سامری روح نے آپ کو ایسے ہی انسان کو ساتھ لے جانے کا کہا ہے اور عمروعیار کے علاوہ ایسا کوئی انسان نہیں ہے جس نے اتنی تعداد میں جادوگروں اور جادوگرنیوں کا مقابلہ بھی کیا ہو اور انہیں ہلاک بھی کیا ہو۔ وہ جادوگروں اور جادوگرنیوں کا دشمن ہونے کے ساتھ ساتھ طلسمات شکن کا بھی ماہر سمجھا جاتا ہے۔ اس نے ہمارے قائم کردہ بے شمار ناقابل شکست طلسمات ختم کئے ہیں اور بڑے بڑے نامور جادوگروں کے طلسمات کو بھی سر کیا ہے۔ وہی ایک ایسا انسان ہے جسے اگر آپ اپنے ساتھ سامری طلسمات میں لے جائیں گے تو اس کی وجہ سے آپ کی اور آپ کی وجہ سے طلسمات میں اس کی جان محفوظ رہ سکتی ہے۔ آپ اپنی جادوئی طاقتوں سے اپنے حصے کے تین طلسمات سر کر سکتے ہیں اور عمروعیار اپنے طریقے سے طلسمات سر کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا اور کوئی انسان نہیں ہے جو اس سلسلے میں آپ کی مدد کرسکتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو۔ سامری روح کی بات سنتے ہی میرے ذہن میں عمرو عیار کا ہی نام آیا تھا اسی لئے میں نے آپ کو اس بارے میں سامری روح کے سامنے بات کرنے سے روک دیا تھا کیونکہ ہو سکتا تھا کہ سامری جادوگر بھی آپ کی طرح عمرو عیار کا نام سننا گوارا نہ کرتا“۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہم جس انسان سے بے پناہ نفرت کرتے ہیں آپ اسے ہی ہمیں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے کہہ رہی ہو۔ اگر ہم آپ کی بات مان بھی لیں تو عمرو عیار کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ہمارے ساتھ سامری طلسمات میں جانے کے لئے تیار ہو جائے اور آپ یہ نہ بھولیں کہ ان طلسمات میں جا کر ہم شہنشاہ تاج حاصل کرنا چاہتے ہیں جسے سر پر رکھ کر ہم جنات کے سردار بن جائیں گے اور ہم ان جنات کی مدد سے سردار امیر حمزہ کی فوج کو تہس نہس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس بات کی بھنک بھی عمرو عیار کو مل گئی تو کیا وہ ہمیں آسانی سے شہنشاہ تاج حاصل کرنے دے گا“۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”عمرو عیار کو شہنشاہ تاج کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جائے گا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آقا۔ اسے صرف سامری جادوگر کے خزانوں کے بارے میں بتا دیا جائے۔ وہ خزانوں کا لالچی ترین انسان ہے۔ جب اسے معلوم ہو گا کہ سامری طلسمات کو سر کر کے وہ دنیا کے بڑے بڑے خزانے حاصل کر سکتا ہے تو اس کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ جائے گی اور پھر وہ ان خزانوں تک پہنچنے اور انہیں حاصل کرنے کے لئے بغیر کچھ سوچے سمجھے ان طلسمات میں کود جائے گا۔ آپ اپنے حصے کے تین طلسمات سر کرنا اور وہ اپنے حصے کے تین طلسمات سر کرے گا۔ عمرو عیار چونکہ طلسمات سر کرنے کا ماہر ہے اس لئے اس بات کا خطرہ بہت کم ہو گا کہ وہ ناکام ہو اور ان طلسمات کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائے۔ وہ زندہ رہے گا تو آپ بھی اپنے طلسمات میں زندہ رہیں گے۔ ساتویں مرحلے میں آپ دونوں ایک ساتھ جائیں گے اور دونوں مل کر اس مرحلے کو طے کریں گے پھر جب آپ خزانے کے کنویں میں پہنچیں گے تو عمرو عیار خزانوں کے ڈھیر دیکھ کر لالچ میں اندھا ہو جائے گا۔ وہ خزانوں پر پل پڑے گا۔ آپ وہاں سے شہنشاد تاج حاصل کرنا۔ شہنشاہ تاج حاصل کرتے ہی آپ کی طاقتیں بڑھ جائیں گی۔ آپ اس موقع کا فائدہ اٹھا کر عمرو عیار کو وہیں ہلاک کر دینا۔ اگر ایسا نہ بھی ہوا تو آپ اسے خزانوں کے ساتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہیں چھوڑ دینا اور یہاں آ کر جب آپ اپنے سر پر تاج رکھ کر جناتی قبیلے کے سردار بن جائیں گے تو پھر آپ کے لئے عمرو عیار کو ہلاک کرنا کچھ مشکل نہ ہو گا۔ ہر صورت میں کامیابی آپ کی ہی ہو گی آقا" ۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

"ہم آپ کی باتوں کا مطلب سمجھ رہے ہیں ملکہ حیرت جادو۔ آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ ہم عمرو عیار کو سامری طلسمات کے خزانوں کے بارے میں بتائیں گے تو وہ ہمارے ساتھ ان خزانوں کو حاصل کرنے کے لئے سامری طلسمات میں جانے کے لئے تیار ہو جائے گا لیکن اگر اسے اس بات کا شک ہو گیا کہ ہم اسے اپنے ساتھ کیوں لے جانا چاہتے ہیں تو اس بات کا ہم اسے کیا جواب دیں گے" ۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"آپ اسے سامری روح کی ساری اصل باتیں بتا دیں آقا اور اس سے کہیں کہ آپ کو سامری خزانہ حاصل کرنا ہے۔ اگر وہ آپ کی مدد کرے تو آدھا خزانہ آپ کا ہو گا اور آدھا اس کا۔ وہ وقتی طور پر آپ کی بات مان جائے گا اور جب وہ خزانوں تک پہنچے گا تو اس کی یہی کوشش ہو گی کہ وہ آپ کو خزانے کا آدھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حصہ نہ دے اور سارا خزانہ خود ہڑپ کر جائے۔ اس کا یہی لالچ اسے لے ڈوبے گا۔ آپ وہاں سے شہنشاہ تاج حاصل کرتے ہی طلسمات سے باہر آ جائیں"۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں ملکہ۔ خزانوں کا لالچ ہی عمرو عیار کو ہماری مدد کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے۔ خزانوں کو حاصل کرنے کے لئے وہ سامری روح کے طلسمات میں تو کیا جہنم میں بھی جانے کے لئے تیار ہو جائے گا"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو بھی مسکرا دی۔

"اور مجھے یقین ہے کہ سامری جادوگر کے طلسمات اس کے لئے کسی جہنم سے کم ثابت نہ ہوں گے۔ وہ ان طلسمات کو سر تو کر لے گا لیکن ان طلسمات میں اسے انتہائی خوفناک مصائب کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے"۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ہاں۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ عمرو عیار کے لئے سامری جادوگر کے طلسمات سر کرنا آسان نہ ہو گا لیکن بہر حال ہمیں چونکہ ہر حال میں شہنشاہ تاج حاصل کرنا ہے اس لئے ہم یہی چاہیں گے کہ عمرو عیار ان طلسمات کو سر کرے اور ہمارے ساتھ ساتویں طلسم میں جا کر اسے بھی ختم کرے اور پھر ہم اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ خزانوں کے کنویں میں پہنچ جائیں جہاں وہ خزانے حاصل کرنے میں لگ جائے اور ہم وہاں سے شہنشاہ تاج حاصل کر لیں"۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"اور یہ جیت آپ کی سب سے بڑی جیت بن جائے گی آقا۔ عمروعیار کی جیت خزانوں تک ہو گی جو بعد میں اس کی موت بن جائے گی۔ جناتی طاقتیں حاصل کرنے کے بعد آپ کے لئے عمروعیار کو ہلاک کرنا مشکل نہ ہو گا۔ آپ نہ صرف اپنے اس ازلی دشمن سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لیں گے بلکہ سردار امیر حمزہ اور اس کی فوج کو بھی تہس نہس کر کے اس جنگ کا بھی ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیں گے اور ہمارا طلسم ہوشربا ہمیشہ کے لئے امر ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"لیکن اب عمروعیار کو ہم سامری خزانوں کے بارے میں کیسے بتائیں۔ کون جائے گا اس کے پاس کہ اسے ہماری بات پر یقین آ جائے اور وہ ہمارے ساتھ سامری طلسمات میں جانے کے لئے راضی بھی ہو جائے۔ ظاہر ہے وہ ہماری بات تو آسانی سے مانے گا نہیں۔ وہ اسے ہماری سازش کہہ دے گا کہ ہم اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہلاک کرنے کے لئے کوئی چکر چلا رہے ہیں"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"عمرو عیار کو منانے اور آپ کے ساتھ سامری طلسمات میں جانے کے لئے راضی کرنے کا کام مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں اس کے پاس جاؤں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری باتوں پر یقیناً اعتبار کر لے گا اور میں اس بار اسے خود اپنے ساتھ یہاں لاؤں گی"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اسے یہاں لاؤ پھر ہم اسے لے کر سامری طلسمات میں جائیں گے۔ ویسے کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے اور اس بار عمرو عیار کے لئے ہمیں بھی ایسا ہی کرنا پڑ رہا ہے"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو اس کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاتال کی تاریک دنیا میں ایک سیاہ رنگ کا انتہائی شاندار اور وسیع و عریض محل بنا ہوا تھا۔ جو تاریک دنیا کا تاریک محل کہلاتا تھا۔ اس تاریک محل کی ملکہ جس کا نام تو کچھ اور تھا لیکن وہ کالی ملکہ کہلاتی تھی اور کالی ملکہ کی پاتال کی تاریکی کی جادوئی دنیا پر مکمل راج تھا۔ وہ پاتال کی تمام شیطانی ذریتوں کی ملکہ تھی اور شیطانی ذریتیں اس کے سامنے سر جھکاتی تھیں۔

کالی ملکہ محل کے شاہی کمرے میں موجود تھی۔ اس کا رنگ انتہائی سیاہ تھا۔ اس نے سونے کا بڑا اور اونچا تاج پہنا ہوا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے سیاہ چہرے پر بڑی بڑی سفید آنکھیں اور موٹے موٹے سرخ ہونٹ اسے انتہائی بھیانک عورت کے روپ میں ظاہر کر رہے تھے۔ کالی ملکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے چار ہاتھ تھے۔ اس کے چاروں ہاتھوں میں کوئی نہ کوئی ہتھیار موجود رہتا تھا جن میں سے ایک ہاتھ میں تلوار، دوسرے میں کلہاڑا، تیسرے ہاتھ میں خنجر اور اس کے چوتھے ہاتھ میں بھاری بھرکم گرز ہوتا تھا۔ یہ چاروں ہتھیار اب بھی اس کے ہاتھوں میں موجود تھے۔ کالی ملکہ چونکہ شیطانی ذریت تھی اس لئے وہ پلکیں نہ جھپکاتی تھی اور اس کے پیر بھی مڑے ہوئے تھے۔ اس کا روپ اس قدر بھیانک تھا کہ اگر کوئی انسان اسے اپنے سامنے دیکھ لیتا تو وہ خوف سے بے ہوش ہو جاتا یا اس کا دل ہی رک جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا تھا۔

کالی ملکہ اپنے شاہی کمرے میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی کہ اسی لمحے اسے تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ یہ چیخ کسی عورت کی تھی۔ چیخ کی آواز سن کر کالی ملکہ چونک پڑی۔

''کنیاگی۔ کیا تم ہو''۔۔۔۔۔۔ کالی ملکہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''ہاں کالی ملکہ۔ میں کنیاگی ہوں۔ مجھے سامنے آنے کی اجازت دو''۔۔۔۔۔۔ عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اجازت ہے''۔۔۔۔۔۔ کالی ملکہ نے بڑے دبنگ لہجے میں کہا تو اس کے سامنے زمین پر شعلہ سا نمودار ہو کر بھڑکا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسرے لمحے اس شعلے نے ایک سیاہ رنگ کی بڑھیا کا روپ دھار لیا۔ عورت کا رنگ روپ بھی کالی ملکہ جیسا تھا لیکن اس کے بال برف کی طرح سفید تھے اور اس کی کمر جھکی ہوئی تھی۔ اس بوڑھی عورت کے ہاتھ میں سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی ایک لاٹھی تھی جس کا سہارا لے کر وہ کھڑی تھی لیکن اس کے باوجود اس کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا۔ جیسے اسے لرزے کی بیماری ہو۔ اس کے سفید بال اس کے چہرے کے سامنے پھیلے ہوئے تھے۔ وہ سفید بالوں کے پیچھے چھپی ہوئی چھوٹی اور چندھیائی ہوئی آنکھوں سے کالی ملکہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''کیا خبر لائی ہو کنیا گی''۔ ـــــــ کالی ملکہ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بری خبر ہے ملکہ''۔ ـــــــ بڑھیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا تو کالی ملکہ بری طرح سے چونک پڑی۔

''بری خبر۔ کیا مطلب۔ کیا ہے بری خبر جلدی بتاؤ''۔ کالی ملکہ نے تیز اور اونچی آواز میں کہا۔

''شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو بھی شہنشاہ تاج کے بارے میں علم ہو گیا ہے ملکہ''۔ ـــــــ بوڑھی کنیا گی نے کہا تو کالی ملکہ بری طرح سے اچھل پڑی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اوہ اوہ۔ انہیں شہنشاہ تاج کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ کیسے''۔۔۔۔۔۔ کالی ملکہ نے چیختے ہوئے کہا تو کنیا گی نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔ اس نے کالی ملکہ کو یہ بھی بتا دیا کہ شہنشاہ تاج کو سامری طلسمات سے حاصل کرنے کے لئے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو سامری جادوگر کی روح سے بھی ملنے گئے تھے جس نے انہیں طلسمات میں جانے اور وہاں سے شہنشاہ تاج نکال لانے کی اجازت بھی دے دی تھی۔ یہ سب سن کر کالی ملکہ پریشان ہو گئی۔

''اوہ۔ شہنشاہ افراسیاب تو جادوگروں کا شہنشاہ ہے اور اس دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور جادوگر ہے۔ اگر وہ سامری طلسمات میں چلا گیا تو وہ آسانی سے وہاں سے شہنشاہ تاج نکال لائے گا۔ شہنشاہ تاج اسے مل گیا تو پھر میں اس تاج سے ہمیشہ کے لئے محروم رہ جاؤں گی جبکہ وہ تاج میں اپنے لئے حاصل کرنا چاہتی ہوں تاکہ اسے سر پر رکھ کر میں کالوت قبیلے کے جنات کی ملکہ بن جاؤں۔ ان جنات کو اپنا غلام بنا کر میں اپنی کالی دنیا کو انسانی دنیا میں لے جا سکوں اور اجالے کی دنیا پر حکمرانی کر سکوں۔ میرا یہ خواب کالوت قبیلے کے جنات ہی پورا کر سکتے ہیں لیکن وہ بھی اس صورت میں جب وہ میرے غلام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بن جائیں۔ مجھے بھی جب سے شہنشاہ تاج کے بارے میں علم ہوا ہے تو میں اسے حاصل کرنے کے لئے بے چین ہوں۔ میں نے اپنی شیطانی ذریتوں سے اس تاج کی حقیقت کا پتہ لگایا تھا اور میری شیطانی طاقتوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس تاج کو صرف دنیا کا ایک آدم زاد حاصل کرسکتا ہے جس کا نام عمروعیار ہے جو جادوگروں اور جادوگرنیوں کا دشمن ہے۔ صرف اس آدم زاد کے پاس ہی ایسی طاقتیں ہیں کہ وہ سامری طلسمات میں جا کر وہاں سے شہنشاہ تاج نکال کر لا سکتا ہے۔ میں نے شیطانی ذریتوں کے کہنے پر عمروعیار کو تلاش کیا اور پھر اسے اپنے جال میں پھنسانے کے لئے اس سے ایک جرم کرایا اور اس کے ہاتھوں ایک اصل ناگ کو ہلاک کرا دیا جو شکل بدلنے والا ناگ تھا۔ اس ناگ کو چونکہ عمروعیار نے بغیر سوچے سمجھے اور اس کی حقیقت معلوم کئے بغیر ہلاک کیا تھا اس لئے وہ ایک بے گناہ ناگ کی موت کا مجرم بن گیا۔ وہ مجرم بن گیا تو میں اسے پکڑ کر یہاں اپنی دنیا میں لے آئی اور اسے ایک قبر میں قید کر دیا تا کہ اسے میری شیطانی ذریتیں اس بات پر مجبور کرسکیں کہ وہ میرا غلام بن جائے اور میرے احکامات پر عمل کر سکے اور پھر وہ میرے حکم پر سامری طلسمات میں جائے اور وہاں سے شہنشاہ تاج نکال کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لے آئے۔ جب تک وہ کسی بے گناہ کو ہلاک کر کے مجرم نہیں بن جاتا اس وقت تک میں اسے اپنے ساتھ تاریک دنیا میں نہیں لاسکتی تھی۔ اس نے انجانے میں میری مدد کرنے کے لئے ہی سہی لیکن ایک بے گناہ ناگ کو ہلاک کیا ہے جو پاتال کے ناگوں کی دنیا کا شہزادہ تھا۔ اب پوری دنیا کے ناگ اس عمرو عیار کو اپنے شہزادے کی ہلاکت کا بدلہ لینے کے لئے ڈھونڈ رہے ہیں۔ عمرو عیار دنیا کے کسی بھی حصے میں چلا جائے ناگ اسے ڈھونڈ لیں گے اور پھر وہ اس سے اپنے شہزادے کی موت کا بدلہ لیں گے۔ اس سے پہلے کہ ناگ، عمرو عیار سے اپنے شہزادے کی موت کا اس سے بدلہ لیں میں عمرو عیار کو سامری طلسمات میں بھیج دوں تاکہ وہ وہاں جا کر میرے لئے کالوت قبیلے کے جنات کے سردار کا شہنشاہ تاج حاصل کرے۔ شہنشاہ تاج حاصل کر کے وہ مجھے لا کر دے دے تو وہ واپس اپنی دنیا میں پہنچ جائے گا۔ وہ جیسے ہی اپنی دنیا میں پہنچے گا ناگوں کی دنیا کے ناگ اس تک پہنچ جائیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے۔ مجھے اس کے زندہ رہنے یا ہلاک ہونے سے کوئی غرض نہیں ہے۔ میں بس اتنا جانتی ہوں کہ میری شیطانی طاقتوں کے کہنے کے مطابق عمرو عیار ہی ایک ایسا آدم زاد ہے جو سامری طلسمات میں جا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکتا ہے ان طلسمات کو سر کر سکتا ہے اور وہاں گرنے والا کالوت جن کا شہنشاہ تاج نکال کر لا سکتا ہے۔ وہ شہنشاہ تاج مجھے اسی صورت میں لا کر دے سکتا ہے جب وہ میرا غلام ہو اور میرے احکامات کا پابند ہو۔ میں نے اسے قبر میں ڈال کر اس پر مگالو اور چوگی کو مسلط کر دیا ہے جو اسے ہر حال میں میرا غلام بننے پر مجبور کر دیں گے۔ اگر اس نے میرا غلام بن کر میرے لئے سامری طلسمات سے شہنشاہ تاج حاصل کرنے کی حامی نہ بھری تو میں اسے واپس اس کی دنیا میں پہنچا دوں گی۔ وہ چونکہ ناگ شہزادے کے قتل کا مجرم ہے اس لئے ناگ اسے کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑیں گے تب میں کسی اور طریقے سے سامری طلسمات میں موجود شہنشاہ تاج حاصل کرنے کی کوشش کروں گی اور اب تم بتا رہی ہو کہ شہنشاہ تاج کے بارے میں طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب اور اس کی بیوی ملکہ حیرت جادو کو بھی علم ہو گیا ہے۔ یہ تو واقعی برا ہوا ہے۔ بہت برا۔ شہنشاہ افراسیاب تو ہر صورت میں سامری طلسمات میں جا کر وہ تاج حاصل کر لے گا۔ اس نے شہنشاہ تاج حاصل کر لیا تو کالوت قبیلے کے جنات کی ساری طاقتوں کا وہ مالک بن جائے گا۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ شہنشاہ تاج میں حاصل کروں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گی۔ ہر صورت میں چاہے اس کے لئے مجھے طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو سے بھی کیوں نہ جنگ کرنی پڑے۔ وہ تاج میرے لئے ہے صرف اور صرف میرے لئے"۔ ____ کالی ملکہ نے رکے بغیر مسلسل اور تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد غصہ تھا۔

"عمرو عیار کو اگر آپ سامری طلسمات میں بھیج بھی دیں تو وہ اکیلا شہنشاہ تاج حاصل نہیں کر سکتا ہے ملکہ"۔ ____ کنیا گی نے کہا تو ملکہ حیرت جادو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو"۔ ____ کالی ملکہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے پیچھے گئی تھی ملکہ۔ میں نے ان کی اور سامری کی روح کی باتیں سنی ہیں۔ سامری روح کے کہنے کے مطابق نہ تو شہنشاہ افراسیاب اس کے طلسمات میں جا سکتا ہے اور نہ کوئی اور"۔ ____ کنیا گی نے کہا اور پھر اس نے شہنشاہ افراسیاب، ملکہ حیرت جادو اور سامری کی روح کے درمیان ہونے والے بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔ اس کے بعد اس نے اسے یہ بھی بتایا کہ ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نے واپس اپنے محل میں آ کر کیا باتیں کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیں۔

''اوہ۔ تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ سامری طلسمات میں جب تک عمرو عیار اور شہنشاہ افراسیاب نہیں جائیں گے وہاں سے کوئی شہنشاہ تاج نکال کر نہیں لا سکتا ہے''۔۔۔۔۔۔ ساری باتیں سن کر کالی ملکہ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں ملکہ۔ شہنشاہ افراسیاب جادوگروں کا شہنشاہ ہے دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور جادوگر جبکہ عمرو عیار ہی وہ واحد آدم زاد ہے جو اب تک سینکڑوں جادوگروں اور جادوگرنیوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ سامری جادوگر کے طلسمات میں یہ دونوں ہی جا کر کامیاب ہو سکتے ہیں ان کے علاوہ کوئی اور ان طلسمات میں نہ تو پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی وہاں سے شہنشاہ تاج حاصل کر سکتا ہے''۔ کنیا گی نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو وہ تاج ہر حال میں شہنشاہ افراسیاب ہی حاصل کر لے گا''۔۔۔۔۔۔ کالی ملکہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں ملکہ۔ میں تاج شہنشاہ افراسیاب کے سر پر ہی سجتا ہوا دیکھ رہی ہوں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ ملکہ حیرت جادو بھرے دربار میں شہنشاہ تاج، شہنشاہ افراسیاب کے سر پر رکھ رہی ہے''۔ کنیا گی نے کہا تو اس کی بات سن کر کالی ملکہ غصے سے بھڑک کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کی آنکھیں یکلخت شعلے برسانے لگی۔

''یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو کنیا گی۔ شہنشاہ تاج میں حاصل کرنا چاہتی ہوں اور تم کہہ رہی ہو کہ تم وہ تاج شہنشاہ افراسیاب کے سر پر سجتا دیکھ رہی ہو''۔ ـــــ کالی ملکہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں مستقبل میں دیکھ رہی ہوں ملکہ لیکن مجھے تم بھی وہاں دکھائی دے رہی ہو۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں ایک مشورہ دوں''۔ کنیا گی نے کہا۔

''ٹھیک ہے دو مشورہ۔ تمہارے مشورے غلط نہیں ہوتے۔ ان سے مجھے ہمیشہ فائدہ ہی ملا ہے''۔ ـــــ کالی ملکہ نے اپنا غصہ دباتے ہوئے کہا۔

''تم عمرو عیار اور شہنشاہ افراسیاب کو سامری طلسمات میں جانے کا موقع دو۔ وہ طلسمات فتح کرتے ہوئے جب شہنشاہ تاج تک پہنچیں گے تو وہ تاج شہنشاہ افراسیاب حاصل کرے گا۔ تاج حاصل کر کے شہنشاہ افراسیاب کے دل میں یہی خواہش ہو گی کہ وہ شہنشاہ تاج اپنے درباریوں کے سامنے اپنی ملکہ حیرت جادو کے ہاتھوں سے اپنے سر پر رکھوائے۔ وہ تاج لے کر محل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلا جائے گا اور پھر جب شہنشاہ افراسیاب کے دربار میں تاجپوشی کی رسم ہو تو تم بھی وہاں پہنچ جانا اور اس سے پہلے کہ ملکہ حیرت جادو، شہنشاہ افراسیاب کے سر پر وہ تاج رکھے۔ تم اس سے وہ تاج چھین لینا اور اسے لے کر فوراً اپنے سر پر رکھ لینا۔ جیسے ہی تم تاج اپنے سر پر رکھو گی اسی وقت تم کالوت قبیلے کے جنات کی ملکہ بن جاؤ گی پھر ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور چونکہ شہنشاہ تاج تمہارے سر پر ہو گا اس لئے وہ دونوں بھی تمہارے سامنے جھکنے پر مجبور ہو جائیں گے"۔ ـــــ کنیا گی نے کہا تو اس کی بات سن کر کالی ملکہ کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ یہ کام تو میں آسانی سے کر لوں گی۔ میں کسی بھی قیمت پر ملکہ حیرت جادو کو شہنشاہ تاج، شہنشاہ افراسیاب کے سر پر نہ رکھنے دوں گی۔ جیسے ہی وہ تاج شہنشاہ افراسیاب کے سر پر رکھنے کی کوشش کرے گی میں اس پر بجلی بن کر ٹوٹ پڑوں گی اور اسے نہ صرف جلا کر راکھ کر دوں گی بلکہ اس سے تاج چھین کر اپنے سر پر رکھ لوں گی اور پھر کالوت قبیلے کے جنات کی میں ملکہ بن جاؤں گی۔ کالوت قبیلے کے جنات میرے غلام ہوں گے۔ صرف میرے۔ کالی ملکہ کے غلام"۔ کالی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملکہ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم عمرو عیار کو قبر سے آزاد کر دو۔ ملکہ حیرت جادو طلسم ہوشربا لے جانے کے لئے اسے ڈھونڈتی پھر رہی ہے"۔ کنیا گی نے کہا۔

"لیکن میں نے عمرو عیار کو آزاد کر کے واپس اس کی دنیا میں بھیجا تو ناگوں کی دنیا کے ناگ ایک لمحے میں اس تک پہنچ جائیں گے اور اپنے شہزادے کی ہلاکت کا بدلہ لینے کے لئے اسے ہلاک کر دیں گے"۔۔۔۔۔۔ کالی ملکہ نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"جب تک عمرو عیار اور شہنشاہ افراسیاب مل کر سامری کے طلسمات تباہ نہیں کر دیتے عمرو عیار کو ناگوں سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری تمہاری ہے ملکہ۔ تم ناگوں کو عمرو عیار تک نہ پہنچنے دو اور تم ہی انہیں عمرو عیار تک پہنچنے سے روک سکتی ہو"۔۔۔۔۔۔ کنیا گی نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ میں ان ناگوں کو عمرو عیار تک پہنچنے سے کیسے روک سکتی ہوں"۔۔۔۔۔۔ کالی ملکہ نے کہا۔

"عمرو عیار کو ناگوں سے بچانے کے لئے تمہیں اس کے پسینے کی بو کسی انسانی ذریت میں پیدا کرنی ہو گی ملکہ۔ اس ذریت کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم عمرو عیار بنا کر کسی غار میں بھیج دینا۔ ناگ عمرو عیار کے پسینے کی بو پا کر اس غار میں پہنچ جائیں گے اور پھر تمہاری شیطانی ذریت کو عمرو عیار سمجھ کر ہلاک کر دیں گے اس طرح ان کا بدلہ پورا ہو جائے گا اور وہ اصل عمرو عیار کو چھوڑ دیں گے۔ عمرو عیار کو پاتال کے ناگوں سے بچانے کا بس یہی ایک طریقہ ہے"۔ کنیا گی نے کہا۔

"ہونہہ۔ چونکہ تم کہہ رہی ہو کہ عمرو عیار اور شہنشاہ افراسیاب مل کر سامری طلسمات فنا کر سکتے ہیں اس لئے مجھے تمہارے اس مشورے پر عمل کرنا ہی پڑے گا اور اپنی کسی شیطانی ذریت کو عمرو عیار بنا کر ناگوں کو بھینٹ دینی ہو گی۔ جب تک وہ عمرو عیار کو ہلاک نہیں کریں گے سکون سے نہیں بیٹھیں گے اور انہیں سکون دینا ضروری ہے۔ بہت ضروری۔ تم جاؤ اور کسی شیطانی ذریت میں عمرو عیار کے پسینے کی بو پیدا کر دو اور اسے لے جا کر باہر کی دنیا میں چھوڑ دو۔ شیطانی ذریت عمرو عیار کے روپ میں جہاں بھی جائے گی ناگ اسے ڈھونڈ کر ہلاک کر دیں گے اس طرح ان کا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا اور اصل عمرو عیار بھی ان سے مرنے سے بچ جائے گا"۔۔۔۔۔۔ کالی ملکہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ملکہ۔ جب ناگ عمرو عیار کو ہلاک کر کے واپس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی دنیا میں لوٹ جائیں گے تو میں تمہیں بتا دوں گی پھر تم اصل عمرو عیار کو قبر سے آزاد کر دینا تاکہ ملکہ حیرت جادو اسے اپنے ساتھ طلسم ہوشربا لے جا سکے اور پھر وہ شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ مل کر سامری طلسمات میں چلے جائیں“ ـــــــ کنیا گی نے کہا تو کالی ملکہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار تکلیف کی شدت سے بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ گرم ہو کر سرخ ہوتی ہوئی زنجیریں جو اس کے جسم پر بندھی ہوئی تھی اس کے جسم کو جلاتی جا رہی تھیں اور وہاں انسانی گوشت جلنے کی تیز سرانڈ پھیل رہی تھی۔

''بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ یہ گرم زنجیریں میرے جسم میں گھس رہی ہیں۔ یہ میرے ٹکڑے کر دیں گی۔ بچاؤ۔ بچاؤ'' ——— عمروعیار نے بری طرح سے تڑپتے اور چیختے ہوئے کہا لیکن مگالو اور چوگی خاموش اس کے پاس کھڑے تھے۔

''مجھے بچاؤ۔ میں جل کر مر جاؤں گا۔ مجھے بچاؤ۔ بچاؤ''۔ مگالو اور چوگی کو خاموش دیکھ کر عمروعیار نے اور بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تو کہو کہ تم کالی ملکہ کے غلام بننے اور اس کا ہر حکم ماننے کے لئے تیار ہو"۔ ـــــــ چوگی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"پہلے مجھے اس عذاب سے بچاؤ پھر میں بتاتا ہوں"۔ عمروعیار نے جواب دیا۔

"نہیں۔ پہلے تم اقرار کرو اس کے بعد ہی تمہیں اس عذاب سے نجات ملے گی"۔ ـــــــ مگالو نے غرا کر کہا۔

"میں مر جاؤں گا۔ مجھ سے یہ عذاب نہیں سہا جا رہا۔ مجھے بچاؤ"۔ ـــــــ عمروعیار نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کہیں یہ سچ مچ نہ مر جائے۔ اگر یہ مر گیا تو کالی ملکہ ہمیں فنا کر دے گی۔ بچاؤ اسے اس عذاب سے"۔ ـــــــ چوگی نے جلدی سے کہا۔

"لیکن"۔ ـــــــ مگالو نے کہنا چاہا۔

"ہمارے پاس اسے منانے کے اور بھی طریقے ہیں۔ اس کے جسم پر بندھی ہوئی زنجیریں ٹھنڈی کرو جلدی"۔ ـــــــ چوگی نے چیختے ہوئے کہا تو ایک سایہ آگے بڑھا اور اس نے عمروعیار کے جسم پر بندھی آگ کی مانند سرخ زنجیروں کو چھو لیا۔ جیسے ہی اس نے زنجیروں کو چھوا اسی لمحے سرخ ہوتی ہوئی زنجیریں سرد ہو کر سیاہ پڑنا شروع ہو گئیں۔ جیسے جیسے زنجیریں ٹھنڈی ہوتی جا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہی تھیں عمرو عیار کو بھی اپنے جسم میں جلنے اور تکلیف کا احساس کم ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی چیخیں رک گئیں۔ وہ کچھ دیر کراہتا رہا پھر جب زنجیریں مکمل طور پر ٹھنڈی ہو گئیں تو عمرو عیار کو بھی سکون مل گیا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ نہ زنجیریں گرم ہوئی ہوں اور نہ ہی اس کا جسم جلا ہو۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا تھا۔ کیا تم نے ان زنجیروں کو جادو سے گرم کیا تھا جو یہ ٹھنڈی ہوئی تو میرا جلنے کا احساس بھی ختم ہو گیا''۔ ـــــــ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہمارا ہر عذاب جادو کا مرہون منت ہے۔ تمہیں ایذائیں دینے کے لئے ہم تم پر ہر طرح کا جادو کر سکتے ہیں لیکن جیسے ہی ہمارا جادو ختم ہو گا تم ہر تکلیف اور ہر درد سے آزاد ہو جاؤ گے۔ تمہیں ایسا محسوس ہوا گا جیسے تمہیں کبھی کچھ ہوا ہی نہ ہو لیکن ہم تمہیں جن جن تکلیفوں اور اذیتوں سے گزاریں گے وہ تمہارے لئے واقعی خوفناک ثابت ہوں گے۔ بے حد خوفناک''۔ مگالو نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم بلا وجہ مجھے تکلیفیں اور اذیتیں دے رہے ہو۔ ایک بار تم مجھے اپنی کالی ملکہ کے پاس لے چلو۔ میں خود اس سے بات کر لوں گا۔ آخر وہ مجھے اپنا غلام کیوں بنانا چاہتی ہے''۔ عمرو عیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مے نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں کالی ملکہ نے حکم دیا ہے کہ جب تک تم ہمارے سامنے اس کے غلام ہونے کا اقرار نہ کر لو اور اس بات کا ہم سے وعدہ نہ کر لو کہ تم کالی ملکہ کے غلام بن کر اس کا ہر حکم بجا لاؤ گے اس وقت تک ہم تم پر مسلط رہیں گے اور تمہیں شدید ترین عذابوں میں مبتلا رکھیں گے"۔۔۔۔۔۔ چوگی نے کہا۔

"تو کیا اب تم مجھے اور تکلیفوں اور اذیتوں میں مبتلا کرو گے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ سلسلہ تمہارے وعدہ کرنے تک جاری رہے گا"۔ مگالو نے کہا۔

"اب تم مجھے کس عذاب میں مبتلا کرو گے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے اسی انداز میں کہا۔

"اب یہ قبر کی دیواریں ایک دوسرے سے ملیں گی اور تم ان کے درمیان اس بری طرح سے پس کر رہ جاؤ گے کہ تمہاری ہڈیوں تک کا سرمہ بن جائے گا"۔۔۔۔۔۔ مگالو نے زہریلے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار کچھ کہتا۔ دونوں کے ہیولے غائب ہو گئے۔

"ارے ارے۔ تم دونوں کہاں چلے گئے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے انہیں غائب ہوتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بے فکر رہو۔ ہم یہیں ہیں۔ قبر کی دیواریں تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بنانے کے لئے حرکت میں آ گئی ہیں اس لئے ہم یہاں سے غائب ہو گئے ہیں تا کہ ان کے درمیان ہم نہیں بلکہ صرف تم پس سکو''۔۔۔۔۔۔۔ چوگی کی آواز سنائی دی تو عمرو عیار نے بوکھلائے ہوئے انداز میں دائیں بائیں دیواروں کی طرف دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر وہ واقعی کانپ کر رہ گیا کہ قبر کی دونوں دیواریں اپنی جگہ سے حرکت کرتی ہوئی اس کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

''ارے ارے۔ روکو۔ روکو ان دیواروں کو میں ان دیوارں کے درمیان واقعی پس کر رہ جاؤں گا۔ روکو انہیں۔ روکو''۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا۔

''ان دیواروں کو صرف تم روک سکتے ہو عمرو عیار۔ تم کہہ دو کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں کالی ملکہ کا غلام ہوں اور اس کے ہر حکم کی پابندی کروں گا تو یہ دیواریں اسی وقت رک جائیں گی اور ہم تمہیں اس قبر سے بھی نکال کر لے جائیں گے''۔ چوگی نے کہا۔

''نہیں۔ میں تم سے ایسا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ اگر میں نے وعدہ کر لیا تو مجھے ہر صورت میں تمہاری شیطان کالی ملکہ کا غلام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بن کر رہنا پڑے گا اور مجھے اس کے ہر حکم کی بھی پابندی کرنی پڑے گی۔ میں کسی کے حکم کا پابند نہیں بن سکتا۔ کبھی نہیں۔ کسی صورت میں نہیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر بھگتو"۔۔۔۔۔۔۔ مگالو اور چوگی نے ایک ساتھ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ دیواریں آہستہ آہستہ حرکت کرتی ہوئی مسلسل عمرو عیار کی جانب بڑھی آ رہی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں دونوں دیواریں عمرو عیار کے کاندھوں آ لگیں اور پھر عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے دونوں دیواریں اسے بھینچ رہی ہوں۔

"میں مر جاؤں گا۔ میری ہڈیوں کا واقعی سرمہ بن جائے گا۔ یہ بے حد ہولناک عذاب ہے۔ اسے روکو۔ میں کہتا ہوں اسے روکو"۔۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا لیکن اس بار مگالو اور چوگی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ عمرو عیار کو اپنا جسم دیواروں کے درمیان بھنچتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ خوف سے اس کا برا حال ہو رہا تھا۔ وہ بدستور زنجیروں میں بندھا ہوا تھا اور دیواریں اسے اسی حالت میں بھینچ رہی تھیں۔ جیسے جیسے دیواروں کا درمیانی فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا عمرو عیار کے چہرے پر خوف کے ساتھ تکلیف کے تاثرات بھی نمودار ہونا شروع ہو گئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے۔ وہ اپنا جسم سکیڑنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کب تک۔ دیواریں اسے بری طرح سے بھینچنا شروع ہو گئی تھیں۔ وہ کچھ دیر برداشت کرتا رہا پھر جب اسے اپنے جسم کی ہڈیاں کڑکتی ہوئی محسوس ہونے لگیں تو اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

"چیخو۔ اور چیخو۔ تمہاری ہڈیاں جب ٹوٹنا اور پھر سرمہ بننا شروع ہوں گی تب تمہاری چیخیں اور بلند ہوں گی۔ تیز اور بھیانک چیخیں"۔۔۔۔۔ مگالو کی چیختی ہوئی آواز عمرو عیار کو سنائی دی۔

"روکو۔ خدا کے لئے ان دیواروں کو روک دو"۔۔۔ عمرو عیار نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہارے وعدہ کرنے تک یہ دیواریں نہیں رکیں گی"۔۔۔۔۔ چوگی نے جواب دیا اور پھر عمرو عیار کو واقعی اپنے جسم کی ہڈیاں کڑک کڑک کر کے ٹوٹتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ جیسے ہی کڑک کی آواز کے ساتھ اس کے جسم کی کوئی ہڈی ٹوٹتی اس کے حلق سے تیز اور انتہائی دردناک چیخ نکل جاتی۔ وہ تڑپنا چاہتا تھا لیکن ایک تو وہ زنجیروں میں بندھا ہوا تھا اور دوسرا وہ دو دیواروں کے درمیان بھنچا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اس کے لئے تڑپنا محال تھا۔ دیواریں مسلسل اسے دبا رہی تھیں اور عمرو عیار کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہڈیاں ٹوٹتی جا رہی تھیں۔ شدید تکلیف اور کرب کی وجہ سے اس کا سانس رکنا شروع ہو گیا تھا۔ پھر جب یہ تکلیف اس کی برداشت سے باہر ہو گئی تو اس کے دماغ میں اندھیرے چھانے لگا۔ وہ اپنا سر تک نہ جھٹک سکتا تھا اس لئے فوراً ہی اس کا دماغ تاریک ہو گیا اور اس کا جسم ساکت ہوتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر جس طرح اندھیرے میں دور جگنو سا چمکتا ہے بالکل اسی طرح اس کے دماغ کے سیاہ پردے پر روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ جیسے ہی اس کا دماغ روشن ہوا اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کے آنکھوں کے سامنے اندھیرا تھا۔ گھپ اندھیرا۔ وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ ہوش میں آتے ہی اسے سابقہ مناظر یاد آ گئے۔ وہ فوراً اپنے جسم کو ٹٹول کر دیکھنے لگا۔ یہ محسوس کر کے اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا کہ اس کے جسم کی ساری ہڈیاں سلامت تھیں اور اب وہ زنجیروں میں بھی نہ لپٹا ہوا تھا۔

''کیا میں اب بھی تاریک قبر میں ہوں''۔ ــــــ عمرو عیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"نہیں عمرو عیار۔ تم قبر میں نہیں بلکہ ایک تاریک غار میں ہو"۔ ــــــ اچانک عمرو عیار کو ایک عورت کی آواز سنائی دی تو عمرو عیار وہ آواز سن کر بری طرح سے اچھل پڑا۔
"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ آواز۔ یہ آواز تو طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کی بیوی ملکہ حیرت جادو کی ہے"۔ عمرو عیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"ہاں۔ میں ملکہ حیرت جادو ہوں"۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو کی آواز سنائی دی اور پھر اچانک ایک مشعل روشن ہوئی اور اس روشنی میں ایک عورت کا چہرہ ظاہر ہوا۔ وہ چہرہ ملکہ حیرت جادو کا تھا جسے دیکھ کر عمرو عیار کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔
"تم یہاں۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو ملکہ حیرت جادو"۔ ــــــ عمرو عیار نے تیز لہجے میں کہا اس نے بے خیالی میں زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ زنبیل سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں تلوارِ حیدری تھی۔
"اپنی تلوار واپس اپنی زنبیل میں ڈال لو عمرو عیار۔ میں تم سے لڑنے یا تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کے لئے نہیں آئی ہوں"۔ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مشعل کی روشنی میں اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا چہرہ چمک رہا تھا۔

"تم اور مجھے نقصان پہنچانے نہیں آئی۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے تم تو میری دشمن ہو اور تمہارا بس نہیں چلتا کہ کب تمہیں موقع ملے اور کب تم میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دو"۔ ـــــــ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ تم میرے دشمن ہو اور میں تمہاری دشمن ہوں۔ تم بھی مجھے ہلاک کرنے کے لئے اتنے ہی بے چین رہتے ہو جتنا کہ میں اور شہنشاہ افراسیاب لیکن اس وقت ایسا نہیں ہے۔ نہ میں ہلاک کرنا چاہتی ہوں اور نہ شہنشاہ"۔ ملکہ حیرت جادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور یہ تمہارا سب سے بڑا جھوٹ ہے"۔ ـــــــ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا تو ملکہ حیرت جادو ہنس پڑی۔

"نہیں۔ یہ جھوٹ نہیں ہے۔ تم میری بات کا یقین کرو۔ میں شہنشاہ افراسیاب کی جانب سے تم سے دوستی کرنے آئی ہوں۔ نہ صرف میں بلکہ شہنشاہ افراسیاب بھی پچھلی تمام باتوں کو بھلا کر تمہیں اپنا دوست بنانا چاہتا ہے"۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو عمرو عیار کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں تم جیسے دشمن جادوگروں کو اپنا دوست بناؤں گا ایسا تم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوچ بھی کیسے سکتی ہو"۔ ـــــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"پچھلی ساری باتیں بھول جاؤ عمرو عیار۔ اپنی آگے کی روشن زندگی کے بارے میں سوچو۔ بہتر اور خوشحال زندگی کے بارے میں جو تمہاری منتظر ہے۔ تم چاہو تو اپنی زندگی بدل سکتے ہو"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو"۔ ـــــــــ عمرو عیار نے چونک کر کہا۔

"میں تم سے کچھ نہیں کہنا چاہتی سوائے اس کے کہ میں او شہنشاہ افراسیاب تم سے دوستی چاہتے ہیں اور بس۔ تم میرے ساتھ طلسم ہوشربا چلو۔ شہنشاہ افراسیاب تمہارے منتظر ہیں۔ و نہ صرف تم سے دوستی کریں گے بلکہ ان کے پاس تمہارے لئے ایک تحفہ ہے۔ تمہاری زندگی کا سب سے بڑا اور قیمتی تحفہ"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو عمرو عیار کے چہرے پر موجود زہریلی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔

"شہنشاہ افراسیاب سوائے مجھے موت کے تحفے کے اور دے سکتا ہے۔ میں تمہاری باتوں میں آنے والا نہیں ہوں ملکہ حیرت جادو۔ تم مجھے چکر دینے کے لئے کوئی بھی چال چل لو کچھ بھی کہہ لو لیکن میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گا۔ اب مجھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سمجھ میں آ رہا ہے کہ وہ تم ہی تھی جس نے مجھے کالی ملکہ بن کر چکر دینے کی کوشش کی تھی۔ سچ بتاؤ یہی بات ہے نا"۔ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کالی ملکہ۔ کیا مطلب۔ کون کالی ملکہ اور کیسا چکر"۔ ملکہ حیرت جادو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمرو عیار غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ ملکہ حیرت جادو کا چہرہ دیکھ کر سمجھ گیا کہ ملکہ حیرت جادو کے چہرے پر ابھرنے والے حیرت کے تاثرات مصنوعی نہیں تھے بلکہ وہ واقعی عمرو عیار کی بات سن کر حیران ہوئی تھی۔

"تو تم پاتال کی کالی دنیا کی کالی ملکہ کے بارے میں نہیں جانتی"۔ ——— عمرو عیار نے کہا۔

"اس کے بارے میں تو میں جانتی ہوں لیکن تم کہہ رہے ہو کہ میں نے کالی ملکہ بن کر تمہیں کوئی چکر دیا ہے اس کے بارے میں مجھے سمجھ نہیں آئی" ——— ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں نہیں آئی سمجھ تو نہ سہی۔ اب تم جاؤ یہاں سے۔ مجھے نہ تمہاری دوستی قبول ہے اور نہ ہی شہنشاہ افراسیاب کی اور جا کر اپنے شہنشاہ افراسیاب سے کہہ دو کہ اس کے پاس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے لئے جو بھی تحفہ ہے وہ اپنے پاس ہی رکھے"۔ عمروعیار نے کہا۔

"تم میری بات سنو عمروعیار"۔ ـــــــ عمروعیار کا جواب سن کر ملکہ حیرت جادو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔ جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے غصہ آ جائے۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں ابھی اور اسی وقت تمہاری گردن اُڑا دوں گا"۔ ـــــــ عمروعیار نے اس کے سامنے تلوار لہراتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو"۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"میں عیار زماں، برق رواں، شعلہ تپاں اور موت جادوگراں ہوں اس لئے میں دھمکی نہیں دیتا جو کہتا ہوں کر دکھاتا ہوں"۔ عمروعیار نے غرا کر کہا۔ اس کی بات سن کر ملکہ حیرت جادو کو غصہ تو بہت آیا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ ابھی کوئی منتر پڑھ کر عمروعیار کو یہیں جلا کر بھسم کر دے لیکن پھر اسے شہنشاہ تاج کا خیال آیا جو شہنشاہ افراسیاب، عمروعیار کی مدد کے بغیر سامری طلمسات سے حاصل نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی اور اس نے فوراً ہی اپنا غصہ قابو میں کر لیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تم بلا وجہ غصہ کر رہے ہو عمرو عیار۔ ایک بار میری پوری بات سن لو اس کے بعد تم جو فیصلہ کرنا چاہو کر لینا۔ میں حقیقت میں یہاں تمہارے فائدے کے لئے آئی ہوں''۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے نرم لہجے میں عمرو عیار کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''تمہارے اس فائدے والی بات کے پیچھے یقیناً تمہارا کوئی نہ کوئی مفاد ہو گا۔ ورنہ تم اور مجھ سے اس طرح دھیمے لہجے میں بات کرو یہ ناممکن ہے''۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھے تم سے کوئی مفاد نہیں ہے۔ میں واقعی تمہارے فائدے کے لئے آئی ہوں۔ تم سنو تو سہی''۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو عمرو عیار غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ یہ کون سی جگہ ہے اور یہاں اتنی تاریکی کیوں ہے''۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

''یہ ایک تاریک غار ہے۔ میں تمہیں ہر طرف ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔ میں ایک غار میں گئی تو وہاں تم مجھے دکھائی دیئے۔ اس سے پہلے کہ میں تمہارے پاس جاتی اچانک اس غار میں ہر طرف سیاہ رنگ کے ناگ آ گئے اور انہوں نے تم پر حملہ کر دیا۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتی تھی اور ان ناگوں کو روکنا چاہتی تھی لیکن اس سے پہلے کہ میں تمہاری کوئی مدد کرتی ناگ بجلی کی سی تیزی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے تم پر ٹوٹ پڑے تھے اور انہوں نے تمہیں نہ صرف کاٹنا شروع کر دیا تھا بلکہ تمہارے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔ میں تمہیں اس طرح ہلاک ہوتا دیکھ کر حیران ہو گئی تھی کیونکہ ان ناگوں کے سامنے تم نے کوئی مزاحمت تک نہ کی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں تمہاری لاش کے ٹکڑے بکھر گئے۔ میں تمہاری موت پر افسردہ ہو کر واپس جانے ہی لگی تھی کہ مجھے ایک جادو پتلے نے آ کر بتایا کہ جسے ناگوں نے ہلاک کیا ہے وہ اصل عمرو عیار نہیں بلکہ ایک شیطانی ذریت تھی۔ اصل عمرو عیار اس پہاڑ کی تاریک غار میں موجود ہے تو میں اس کی بات سن کر حیران ہوئی اور یہاں آئی تو تم واقعی یہاں بے ہوشی کی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ میں تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگی۔ تم ہوش میں آئے تو میں تمہارے سامنے ظاہر ہو گئی"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شیطانی ذریت نے میرا روپ دھار رکھا تھا اور اس پر سیاہ ناگوں نے حملہ کیا تھا اور شیطانی ذریت کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کون تھی وہ شیطانی ذریت اور اس نے میرا روپ کیوں دھار رکھا تھا"——— عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ مجھے بس میرے جادو پتلے نے یہ سب بتایا تھا۔ میں چونکہ تم سے ملنا چاہتی تھی اور تم تک شہنشاہ افراسیاب کا پیغام پہنچانا چاہتی تھی اس لئے میں نے ہر طرف جادو پتلوں کو بھیجا ہوا تھا تاکہ تم انہیں جہاں بھی دکھائی دو وہ تمہارے بارے میں مجھے بتا سکیں''۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''کب سے ڈھونڈ رہی ہو تم مجھے''۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

''کافی دیر سے۔ پہلے تو تمہارے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ تم کہاں ہو پھر ایک جادو پتلے نے بتایا کہ تم غار میں ہو تو میں فوراً جادو سے وہاں پہنچ گئی لیکن وہ شیطانی ذریت تھی جس کے سیاہ ناگوں نے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔ دوسری بار ایک پتلے کے کہنے کے مطابق تم یہاں تھے تو میں یہاں آ گئی''۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''یہ پہاڑی کہاں پر ہے جس کے غار میں ہم موجود ہیں''۔ عمرو عیار نے پوچھا۔

''یہ وادی آران کے شمال مغربی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی ہے جس کا غار دونوں اطراف سے بند ہے۔ اس غار کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھ کر میں بھی حیران ہو رہی تھی کہ تم جادو تو جانتے نہیں پھر اس بند غار میں کیسے پہنچ گئے“۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو عمرو عیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے پاتال کی جادو دنیا کی کالی ملکہ دھوکے سے اپنے ساتھ پاتال میں لے گئی تھی اور اس نے اسے ایک قبر میں باندھ کر ڈال دیا تھا اور اس پر مگالو اور چوگی نامی سائے مسلط کر دیئے تھے جو اس بات پر بضد تھے کہ وہ ان کے سامنے وعدہ کرے کہ وہ کالی ملکہ کا غلام بن کر رہے گا اور اس کے احکامات کی پابندی کرے گا۔

اس کے انکار پر وہ اسے اذیتیں دے رہے تھے۔ پہلے انہوں نے اس کے جسم پر بندھی ہوئی زنجیروں کو آگ کی طرح گرم کیا تھا جس سے اس کا جسم جھلس گیا تھا۔ پھر وہ آگ ختم ہوئی تو ان بونے سایوں نے اس قبر کی دیواریں اس پر تنگ کرنا شروع کر دیں۔ قبر کی دیواروں نے عمرو عیار کو بری طرح سے بھینچنا شروع کر دیا تھا جس کے نتیجے میں عمرو عیار کو اپنا جسم پستا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ رہی تھیں۔ یہ تکلیف اس قدر خوفناک تھی کہ عمرو عیار بے ہوش ہو گیا تھا۔ ہوش میں آیا تو نہ اس کے جسم میں کوئی درد تھا اور نہ ہی اس کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور نہ ہی اس کا جسم زنجیروں سے بندھا ہوا تھا۔ تو کیا کالی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملکہ نے اسے آزاد کر دیا تھا اور اسے زنجیروں سے آزاد کر کے قبر اور اپنی تاریک دنیا سے نکال کر اس غار میں پہنچا دیا تھا لیکن کیوں اور اب ملکہ حیرت جادو بتا رہی تھی کہ اس نے ایک اور عمرو عیار کو دیکھا تھا جس پر سیاہ ناگوں نے حملہ کیا تھا اور اس کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔ یہ سارا چکر تھا کیا۔ وہ جتنا سوچتا جا رہا تھا اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا۔

"کیا سوچ رہے وہ عمرو عیار"۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے اسے خاموش اور سوچ میں ڈوبے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ کیا تم مجھے اس غار سے باہر لے جا سکتی ہو"۔ عمرو عیار نے اس کی بات سن کر سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ آگے بڑھو اور میرا ہاتھ پکڑو۔ میں ابھی تمہیں اس غار سے باہر لے جاتی ہوں"۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔ عمرو عیار آگے بڑھا لیکن پھر رک گیا۔

"کیا ہوا"۔ ـــــــ اسے رکتا دیکھ کر ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم ایسا کرو کہ ابھی یہاں سے چلی جاؤ۔ میں تمہاری باتوں پر غور کرتا ہوں پھر تھوڑی دیر بعد تم آ جانا تو میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہیں تمہاری بات کا جواب دوں گا کہ مجھے تم سے اور شہنشاہ افراسیاب سے دوستی کرنی ہے یا نہیں"۔ ــــــ عمرو عیار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اس نے یہ بات اس لئے کی تھی کہ ملکہ حیرت جادو اس سے بار بار اسی کے فائدے کے بارے میں کہہ رہی تھی۔ وہ اور شہنشاہ افراسیاب اس کے دشمن تھے بھلا یہ اسے کیا فائدہ پہنچا سکتے تھے۔

عمرو عیار چاہتا تھا کہ ملکہ حیرت جادو سے بات کرنے سے پہلے وہ زنبیل کے محافظ بونے یا پھر سنہری تختی سے بات کر لے تاکہ اسے اصل حقیقت کا علم ہو سکے۔ محافظ بونا اور سنہری تختی اسے بتا سکتے تھے کہ آخر یہ سارا پراسرار چکر تھا کیا۔ اس کی زنبیل اب اس کے لئے کارآمد ہوگئی تھی اس کا ثبوت اس کے ہاتھ میں تلوار حیدری کی شکل میں موجود تھا۔ اگر زنبیل نے اس کا ساتھ نہ دینا ہوتا تو وہ زنبیل سے تلوار حیدری نہ نکال سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کب تک واپس آؤں"۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو نے فوراً اس کی بات مانتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا نام لے کر پکاروں گا تب تم آ جانا"۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تب تم تین بار میرا نام لے کر پکارنا۔ تمہاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آواز مجھ تک پہنچ جائے گی تو میں اسی وقت تمہارے سامنے پہنچ جاؤں گی"۔ ـــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو عمرو عیار نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اسی لمحے ملکہ حیرت جادو مشعل سمیت وہاں سے غائب ہو گئی۔ مشعل کے غائب ہوتے ہی وہاں تاریکی پھیل گئی۔

"ارے جاتے ہوئے مشعل تو یہاں چھوڑ جاتی۔ اسے بھی ساتھ لے گئی ہو چڑیل"۔ ـــــ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا اور اس نے تلوار حیدری زنبیل میں ڈالی اور اس کی جگہ زنبیل سے شب چراغ ہیرا نکال لیا۔ جیسے ہی اس نے زنبیل سے شب چراغ ہیرا نکالا غار میں یکلخت جیسے سورج نکل آیا۔ شب چراغ ہیرے کی روشنی نے غار کو منور کر دیا تھا۔

روشنی اتنی تیز تھی کہ عمرو عیار کی آنکھیں بھی چندھیا گئیں اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر وہ واقعی حیران رہ گیا کہ وہ ایک بند غار میں موجود تھا۔ غار زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن اس کا کوئی دہانہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔

ملکہ حیرت جادو وہاں کہیں دکھائی نہ دے رہی تھی۔ عمرو عیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوچنے لگا کہ واقعی ملکہ حیرت جادو اسے نقصان پہنچانے نہ آئی تھی۔ اگر اس کا ایسا کوئی ارادہ ہوتا تو وہ غار کی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر اس پر حملہ کر سکتی تھی لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔ عمرو عیار کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل کا منہ کھول لیا۔

''محافظ بونے۔ زنبیل سے باہر آؤ۔ فوراً''۔ ـــــ عمرو عیار نے سخت لہجے میں کہا تو اسی لمحے زنبیل سے زائیں کی تیز آواز کے ساتھ اس کا ہمشکل بونا اچک کر باہر آ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب اپنے شاہی کمرے میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے نہایت بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ ملکہ حیرت جادو، عمرو عیار سے بات کرنے اور اسے منانے کے لئے کب کی گئی ہوئی تھی اور ابھی تک لوٹ کر نہیں آئی تھی اور نہ ہی اس کی کوئی خبر آئی تھی۔

"صبح سے شام ہونے کو آ رہی ہے آخر یہ ملکہ حیرت کہاں غائب ہو گئی ہے۔ کہیں وہ عمرو عیار کے ہتھے تو نہیں چڑھ گئی۔ کہیں ایسا نہ ہو گیا کہ عمرو عیار نے اسے سامنے آتے دیکھ کر اس سے کچھ پوچھے اور سنے بغیر اس پر حملہ کر دیا ہو اور"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اور کے بعد وہ مزید کچھ نہ بول سکا۔ آگے کا خیال آتے ہی وہ بے اختیار کانپ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہ گیا تھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر عمرو عیار نے ملکہ حیرت کو کوئی نقصان پہنچایا ہوتا تو اب تک ملکہ حیرت جادو کے جسم میں قید کالی چڑیا نکل کر یہاں آ چکی ہوتی اور وہ مجھے بتا دیتی کہ ملکہ حیرت جادو کو کیا ہوا ہے۔ کالی چڑیا نہیں آئی ہے اس کا مطلب ہے کہ ملکہ حیرت جادو جہاں بھی ہے خیریت سے ہے۔ لیکن وہ ہے کہاں۔ اسے عمرو عیار ملا بھی ہے یا نہیں"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے اپنے ہی خیال کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتا اسی لمحے جھما کہ ہوا اور ملکہ حیرت جادو وہاں نمودار ہو گئی۔ اسے نمودار ہوتے دیکھ کر افراسیاب بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

"آ گئیں آپ۔ کہاں رہ گئی تھیں۔ میں کب سے آپ کی راہ تک رہا تھا"۔ ــــــــ ملکہ حیرت جادو کو دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے بڑے بے تاب لہجے میں کہا۔ ملکہ حیرت جادو کو صحیح سلامت واپس آتے دیکھ کر وہ خوش اور پرسکون سا ہو گیا تھا۔ اس کے ذہن میں ملکہ حیرت جادو کے بارے میں جو الٹے سیدھے خیالات آ رہے تھے وہ یکلخت اس کے دماغ سے محو ہو گئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے عمرو عیار کو تلاش کرنے میں وقت لگ گیا تھا آقا"۔ ملکہ حیرت جادو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات تھے۔

"اوہ۔ آپ بے حد تھکی ہوئی لگ رہی ہو۔ بیٹھو۔ اپنی مسند پر بیٹھ جاؤ۔ کچھ دیر ستا لو پھر بات لینا"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"شکریہ"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے کہا اور اپنی مسند کی طرف بڑھ گئی۔ شہنشاہ افراسیاب بھی اپنی مسند کی طرف بڑھا اور پھر وہ دونوں اپنی اپنی مسندوں پر بیٹھ گئے۔ شہنشاہ افراسیاب غور سے ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا کوئی مسئلہ ہے۔ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ عمرو عیار کو ساتھ لائیں گی پھر آپ اسے ساتھ لے کر کیوں نہیں آئیں"۔ چند لمحے توقف کے بعد شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے آقا۔ میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ میں ضرور پورا کروں گی۔ عمرو عیار آ جائے گا"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"کب"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''جلد ہی آ جائے گا''۔ ــــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''تو پھر آپ کے چہرے پر تردد کیوں ہے''۔ شہنشاہ نے کہا۔

''میں عمرو عیار کی تلاش میں گئی تھی آقا۔ اسے میں خود بھی تلاش کر رہی تھی اور اس کی تلاش کے لئے میں نے ہر طرف جادو پتلے بھی پھیلا دیئے تھے تاکہ انہیں جہاں بھی عمرو عیار دکھائی دے وہ مجھے اس کے بارے میں بتا سکیں پھر مجھے ایک جادو پتلے نے آ کر بتایا کہ عمرو عیار ایک پہاڑی غار میں موجود ہے۔ میں فوراً جادو سے غائب ہو کر اس غار میں پہنچ گئی جس میں عمرو عیار موجود تھا۔

اس سے پہلے کہ میں عمرو عیار تک پہنچتی یا اس سے کوئی بات کرتی اچانک غار کی دیواروں کے نیچے ہر طرف سے سیاہ ناگ نکلنے شروع ہو گئے۔ عمرو عیار اپنی جگہ ساکت پڑا تھا۔ ناگوں نے اس پر اچانک حملہ کر دیا اور پھر انہوں نے میرے دیکھتے ہی دیکھتے عمرو عیار کے ٹکڑے اُڑا دیئے۔ ابھی میں حیران ہو رہی تھی کہ ایک اور جادو پتلا میرے سامنے آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ عمرو عیار ایک بند غار میں موجود ہے۔ ایک عمرو عیار کو میرے سامنے سیاہ ناگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اور دوسرا جادو پتلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملکہ دوسرے عمروعیار کے بارے میں بتا رہا تھا۔ میں حیران تو ہوئی لیکن پھر میں اس کے ساتھ بند غار میں گئی تو واقعی وہاں ایک اور عمروعیار موجود تھا۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ جب اسے ہوش آیا تو میں اس کے سامنے ظاہر ہو گئی اور پھر میں نے اس سے بات کی"۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور پھر اس نے شہنشاہ افراسیاب کو عمروعیار کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"میں اب تک حیران ہوں کہ اگر وہ اصلی عمروعیار تھا تو پھر وہ شیطانی ذریت کون تھی جس نے عمروعیار کا روپ دھارا ہوا تھا اور سیاہ ناگوں نے جس کے میرے سامنے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔ باتوں کے دوران عمروعیار نے میرے سامنے پاتال کی تاریک جادوئی دنیا کی کالی ملکہ کا نام بھی لیا تھا۔ میں اسی سوچ میں گم ہوں کہ یہ سارا کیا چکر ہے"۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"آپ کی باتیں سن کر مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے۔ رکو میں پاتال سے بگاؤلی کو بلاتا ہوں۔ وہ مخبر چڑیل ہے۔ اس سے ہی حقیقت کا پتہ چلے گا کہ یہ سارا چکر ہے کیا"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی اور پھر اس نے اچانک ایک انگلی کھول کر سامنے زمین کی طرف جھٹکی تو اچانک اس کی انگلی سے بجلی کی ایک لہر سی نکل کر زمین پر پڑی۔ ایک دھماکہ ہوا اور فرش پر ایک جادو پتلا نمودار ہوا۔

"حکم آقا"۔ ——— جادو پتلے نے سر جھکا کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاتال میں جاؤ اور جا کر بگاؤلی کو بلا کر لاؤ۔ جلدی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا"۔ ——— جادو پتلے نے جواب دیا۔ اسی لمحے زمین پھٹی اور وہ اس پھٹی ہوئی زمین میں سما گیا۔ جیسے ہی وہ زمین میں اترا اسی لمحے پھٹی ہوئی زمین برابر ہو گئی۔

"ابھی تھوڑی ہی دیر میں بگاؤلی آ جائے گی اور وہ ہمیں ساری حقیقت بتا دے گی"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک زور دار دھماکہ ہوا تو ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب چونک پڑے۔

جس جگہ زمین میں جادو پتلا غائب ہوا تھا وہیں زمین ایک بار پھر پھٹ گئی اور وہاں سے ایک سایہ سا نکل کر باہر آ رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کچھ ہی دیر میں انسانی سایہ زمین سے نکل کر باہر آ گیا اور پھر اس سائے نے اچانک ایک بوڑھی اور بھیانک چڑیل کا روپ دھار لیا۔ بڑھیا نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کی شکل انتہائی بھیانک تھی اور اس کے سر کے بالوں کی کھچڑی سی پکی ہوئی تھی۔

''حکم آقا''۔ ـــــــ بوڑھی چڑیل نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہم نے تمہیں یہ پوچھنے کے لئے بلایا ہے بگاوٹلی کہ یہ پاتال کی تاریک جادوئی دنیا کی کالی ملکہ کا کیا معاملہ ہے۔ عمرو عیار ہماری ملکہ حیرت جادو پر شک کیوں کر رہا تھا کہ یہ کالی ملکہ بن کر اسے کوئی چکر دے رہی تھی اور ملکہ حیرت جادو نے ایک غار میں عمرو عیار کے ہمشکل کو بھی دیکھا تھا جس پر سیاہ ناگوں نے حملہ کیا تھا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ وہ شیطانی ذریت کون تھی اور اس نے عمرو عیار کا روپ کیوں دھار رکھا تھا۔ اس کے علاوہ ناگوں نے اس پر حملہ کر کے اسے کیوں ختم کیا تھا۔ مجھے ان سوالوں کے جواب چاہئے ابھی''۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس بوڑھی اور بھیانک چڑیل کی طرف دیکھ کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''مجھے تھوڑا سا وقت دیں آقا۔ میں پاتال میں جا کر ابھی ساری حقیقت معلوم کر کے آتی ہوں''۔ ـــــــــ بگاوَلی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے جاوَ۔ لیکن جلدی واپس آنا''۔ ـــــــــ افراسیاب نے کہا۔

''جو حکم آقا''۔ ـــــــــ بگاوَلی نے کہا اور پھر وہ اچانک دھویں میں تبدیل ہوئی اور دھواں پھٹی ہوئی زمین میں اترتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی زمین برابر ہو گئی۔

''آخر کیا معاملہ ہوسکتا ہے''۔ ـــــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں ملکہ۔ بگاوَلی بے حد تیز ہے۔ وہ جلد ہی سارے معاملے کا پتہ لگا لے گی''۔ ـــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ اسی لمحے ملکہ حیرت جادو چونک پڑی۔

''کیا ہوا''۔ ـــــــــ اسے چونکتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''عمرو عیار مجھے پکار رہا ہے۔ شاید اسے میری باتوں پر یقین آ گیا ہے''۔ ـــــــــ ملکہ حیرت جادو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو شہنشاہ کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آئے۔

''یہ تو اچھی بات ہے کہ عمرو عیار مان گیا ہے۔ آپ جائیں اور جا کر اسے فوراً یہاں لے آئیں''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں آقا۔ وہ طلسم ہوشربا میں نہیں آنا چاہتا۔ وہ مجھے پکار کر کہہ رہا ہے کہ میں آپ کو لے کر اس کے پاس آ جاؤں''۔ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کی یہ مجال کہ وہ ہمیں اپنے پاس آنے کا کہہ رہا ہے''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجبوری ہے آقا۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی بات ماننی پڑے گی''۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ ہم طلسم ہوشربا چھوڑ کر اس منحوس عمرو عیار کے کہنے پر اس جگہ ملیں جہاں وہ موجود ہے''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ نے ہی کہا تھا آقا کہ ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ کہنا پڑتا ہے۔ آپ اسے گدھا ہی سمجھ لیں۔ آپ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پاس جائیں گے تو اس سے آپ کی شان تو نہیں کم ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ میری بجائے آپ کی بات پر زیادہ دھیان دے اور آپ کی بات مان جائے"۔ ـــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"لیکن"۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"مان جائیں آقا۔ وہ بار بار میرا نام لے کر پکار رہا ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ میں آپ کو ساتھ لے کر اس کے پاس آؤں۔ ابھی وہ آپ سے ملنے کا کہہ رہا ہے ہو سکتا ہے کہ بعد میں اس کا ارادہ بدل جائے۔ وہ انتہائی مکار اور عیار ترین انسان ہے۔ کب کس بات سے بدل جائے اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے میری بات مانیں اور ایک بار میرے ساتھ چل کر اس سے مل لیں۔ اسی میں ہماری بھلائی ہے"۔ ـــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"لیکن ہم اس کے پاس کیسے جا سکتے ہیں۔ ابھی تو ہم نے بگاؤلی کو اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اسے آنے دو۔ وہ ہمیں حقیقت بتائے گی تو ہم آپ کے ساتھ چلے چلیں گے"۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"بگاؤلی آپ کی کنیز ہے آقا۔ آپ کے ایک حکم پر وہ کبھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی اور کہیں بھی آ سکتی ہے۔ اس سے ہم بعد میں مل لیں گے۔ پہلے ہمارا عمرو عیار سے ملنا ضروری ہے۔ یہ مت بھولیں کہ اس کی مدد کے بغیر آپ سامری طلسمات میں نہیں جا سکتے اور نہ ہی وہاں سے شہنشاہ تاج حاصل کر کے لا سکتے ہیں“۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ٹھیک ہے۔ اگر آپ اصرار کر رہی ہیں تو ہم آپ کی بات مان کر اس سے ملنے چلے چلتے ہیں لیکن اگر اس نے ہماری توہین کرنے کی کوشش کی تو ہم سے برا کوئی نہ ہو گا ہم اسے وہیں کاٹ کر پھینک دیں گے اور اسے زندہ جلا دیں گے“۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ اس کی نوبت نہ آئے گی۔ آپ جاتے ہی اسے سامری خزانے کے بارے میں بتا دیں۔ خزانے کا نام سنتے ہی اس کی رال ٹپک پڑے گی پھر آپ اسے اپنے سامنے مرغا بننے کا بھی کہیں گے تو وہ فوراً بن جائے گا۔ خزانوں کے لئے وہ اس قدر لالچی انسان ہے“۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ اٹھ کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ملکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیرت جادو بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''چلیں کہاں چلنا ہے''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو نے آگے بڑھ کر شہنشاہ افراسیاب کا ہاتھ پکڑا اور پھر اس نے کچھ پڑھا اور دوسرے لمحے وہ دونوں وہاں سے غائب ہو گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"**معاف** کر دیں آقا۔ میں اس ناگ کی وجہ سے مجبور ہو گیا تھا جس نے زنبیل سے لپٹ کر اس کا منہ بند کر دیا تھا اور مجھے باہر آنے کا کوئی راستہ نہ مل رہا تھا۔ اس کے بعد قبر میں دو انتہائی بدہیت شیطانی ذریتیں آ گئی تھیں۔ ان ذریتوں کی وجہ سے میں زنبیل سے باہر نہ آ سکتا تھا اسی لئے آپ کو قبر میں وہ تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں"۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے عمرو عیار کے سامنے آ کر اس سے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان باتوں کو چھوڑو۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ یہ بتاؤ کہ یہ سارا ماجرا ہے کیا۔ کالی ملکہ مجھے دھوکے سے پھنسا کر قبر میں کیوں لے گئی تھی اور پھر اس نے مجھے اس طرح چھوڑ کیوں دیا۔ وہ شیطانی ذریت کون تھی جس نے میرا روپ دھار رکھا تھا اور جس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر ملکہ حیرت جادو نے سیاہ ناگوں کا حملہ ہوتے اور اس کے ٹکڑے اُڑتے دیکھے تھے۔ اس کے علاوہ یہ ملکہ حیرت جادو میرے پاس اس طرح خیر سگالی کا پیغام کیوں لے کر آئی تھی"۔ عمرو عیار نے ایک ہی سانس میں محافظ بونے سے کئی سوال پوچھ لئے۔

"اتنے سوال ایک ساتھ۔ کیا ان کے جواب بھی ایک ساتھ دوں یا ایک ایک کر کے"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے ہنس کر کہا تو عمرو عیار بھی ہنس پڑا۔

"جیسا تم آسان سمجھو لیکن مجھے ہر سوال کا جواب چاہئے"۔ عمرو عیار نے کہا تو محافظ بونا پہلے اسے کالی ملکہ کے مقصد کے بارے میں اور پھر ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب کے بارے میں تفصیل بتانے لگا کہ وہ اس سے کیوں صلاح کر کے دوستی کے خواہشمند تھے۔

"اوہ۔ تو یہ ہے سارا چکر۔ کالی ملکہ اور شہنشاہ افراسیاب میرے ذریعے سامری طلسمات میں گرنے والا شہنشاہ تاج حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ دونوں ہی کالوت قبیلے کے جنات کو اپنا غلام بنا کر اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر سکیں۔ کالی ملکہ مجھے اپنے دام میں پھنسا کر یہ کام کرانا چاہتی ہے اور شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو عیاری اور مکاری سے مجھ سے دوستی کر کے شہنشاہ تاج حاصل کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں''۔ عمرو عیار نے ساری تفصیل سن کر سمجھ جانے والے انداز میں کہا۔

''ہاں آقا۔ کالی ملکہ نے چونکہ آپ کے ہاتھوں ایک بے گناہ ناگ شہزادے کو ہلاک کرانے کا جرم کرایا تھا۔ اس لئے ناگوں کی دنیا کے ناگ آپ کی جان کے دشمن بن گئے تھے۔ اگر آپ باہر چلے جاتے تو ساری دنیا کے ناگ زمین سے نکل کر آپ پر حملہ کر دیتے اور ناگ شہزادے کی ہلاکت کے بدلے میں آپ کو ہلاک کر دیتے۔ چونکہ کالی ملکہ کو یقین ہے سامری طلسمات سے آپ ہی شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ جا کر شہنشاہ تاج حاصل کر کے لا سکتے ہیں اس لئے اس نے آپ کے خلاف اپنی بنائی ہوئی سازش خود ہی ختم کر دی اور اپنی ایک ذریت کو آپ کا ہمشکل بنا کر اور اس پر آپ کا پسینہ ڈال کر ان ناگوں کے لئے باہر چھوڑ دیا اور ان ناگوں نے اس ذریت کو آپ سمجھ کر ہلاک کر دیا اور آپ شہنشاہ افراسیاب سے مل سکیں اس لئے کالی ملکہ نے آپ کو قبر سے نکال کر اس تاریک غار میں پہنچایا ہے تاکہ ملکہ حیرت جادو آسانی سے آپ تک پہنچ جائے اور آپ اس کے ساتھ طلسم ہوشربا چلے جائیں اور پھر شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب کے ساتھ مل کر سامری طلسمات میں جا کر شہنشاہ تاج کو حاصل کر سکیں"۔ ــــــ محافظ بونے نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سمجھ گیا۔ میں سب سمجھ گیا۔ ان دونوں نے مجھے احمق سمجھ رکھا ہے کہ وہ کہیں گے تو میں ان کے لئے سامری طلسمات میں داخل ہو جاؤں گا اور وہاں جا کر مصیبتیں اور اذیتیں جھیلوں گا اور شہنشاہ تاج لا کر یا تو شہنشاہ افراسیاب کے حوالے کر دوں گا یا پھر اس کالی ملکہ کو دے دوں گا"۔ ــــــ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ ایسا ہی سمجھتے ہیں"۔ ــــــ محافظ بونے نے کہا۔

"اچھا تم نے مجھے سامری طلسمات میں جس سامری خزانے کے بارے میں بتایا ہے کیا واقعی وہ خزانہ ان طلسمات میں موجود ہے یا ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب ان خزانوں کا بس مجھے لالچ دے رہے ہیں کہ میں خزانوں کا سن کر ان کا ساتھ دوں گا اور شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ سامری طلسمات میں داخل ہو جاؤں گا"۔ ــــــ عمرو نے کہا۔

"یہ سچ ہے آقا۔ سامری طلسمات میں واقعی سامری کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑے بڑے خزانے موجود ہیں جو اتنے بڑھے ہیں کہ اگر آپ انہیں حاصل کر لیں تو آپ اس دور کے دس بادشاہوں کے شاہی خزانوں جتنی دولت حاصل کر لیں گے"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے کہا تو اس کی بات سن کر عمرو عیار اچھل پڑا۔ طلسمات میں سامری خزانوں کی موجودگی کا سن کر اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور جب محافظ بونے نے کہا کہ وہ خزانے اس دور کے ایک سو بادشاہوں کے شاہی خزانوں جتنے ہیں تو عمرو عیار کی باچھیں پھیل گئیں۔ اتنے بڑے خزانے کا سن کر اس کا رواں رواں جھوم اٹھا تھا اور اس کی آنکھیں یوں روشن ہو گئیں جیسے ان میں ہزاروں دیئے ایک ساتھ جل اٹھے ہوں۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر مجھے ان خزانوں کے حصول کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ نجانے سامری جادوگر نے خزانے کب سے وہاں جمع کر رکھے ہیں جو خواہ مخواہ وہاں پڑے گل سڑ رہے ہیں۔ میں انہیں دنیا میں واپس لا کر گلنے سڑنے سے تو بچا ہی سکتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا تو محافظ بونا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں آقا۔ سچ یہی ہے کہ وہ خزانے طلسمات میں پڑے پڑے ضائع ہو رہے ہیں۔ اگر آپ وہ خزانے حاصل کر لیں تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ کے کسی نہ کسی کام تو آ ہی جائیں گے"۔ ـــــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار کا چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا۔

"تو تمہارا بھی یہی مشورہ ہے کہ ان خزانوں کو مجھے سامری طلسمات سے حاصل کرنا چاہئے"۔ ـــــــ عمرو عیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف خزانے نہیں آپ کو سامری طلسمات سے شہنشاہ تاج بھی حاصل کرنا ہے آقا۔ وہ کالوت قبیلے کے جنات کے سردار کا تاج ہے جو غلطی سے سامری جادوگر کے طلسمات میں داخل ہونے والے کنویں میں گر گیا تھا۔ اس تاج کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کی زندگی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ کالوت قبیلہ شیطانی نہیں بلکہ نیک اور پارسا جنات کا قبیلہ ہے۔ وہ مسلم ہیں۔ اگر شہنشاہ تاج شہنشاہ افراسیاب یا کالی ملکہ کے ہاتھ لگ گیا تو کالوت سمیت اس کا سارا قبیلہ ان شیطانوں کا غلام بن جائے گا اور پھر وہ نیک جنات کا قبیلہ خواہ مخواہ شیطانی چکروں میں پڑ جائے گا۔ اگر آپ سامری طلسمات سے شہنشاہ تاج حاصل کر کے کالوت جن کو واپس لوٹا دیں گے تو وہ جن بھی آپ کو انعام کے طور پر اتنے خزانے دے دے گا جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے"۔

محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار کی آنکھیں اور زیادہ روشن ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئیں۔

"اوہ۔ کیا ان جنات کے پاس بھی خزانے ہیں"۔ عمروعیار نے لالچی لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ کالوت جن کے پاس سنہری موتیوں کا خزانہ ہے جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اگر وہ سنہری موتی آپ کو دے دے تو ان کی مالیت سامری خزانے سے دس گنا زیادہ ہے"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار جیسے بے ہوش ہوتے ہوتے بچا۔

"دس گنا"۔ ــــــــ اس نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں آقا۔ دس گنا"۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا۔

"تب تو مجھے اس معصوم اور نیک جن کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔ نیک اور شریف جنات اگر شیطانوں کے پیرو کار یا غلام بن جائے تو واقعی دنیا میں تباہی برپا ہو سکتی ہے۔ مجھے دنیا کو تباہ ہونے اور خاص طور پر کالوت قبیلے کے جنات کو شیطانوں کا پیروکار اور ان کا غلام بننے سے روکنا ہو گا"۔ ــــــــ عمروعیار نے کہا تو محافظ بونا عمروعیار کے دل کی اصل بات اس کے چہرے پر ظاہر ہوتے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ عمروعیار کی رگ رگ سے واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عمروعیار کی یہ ساری اداکاری صرف اور صرف سامری طلسمات سے سامری خزانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حاصل کرنے اور کالوت قبیلے کے جنات کے سردار سے سنہری موتیوں کا خزانہ حاصل کرنے کے لئے تھی۔

''ہاں آقا۔ آپ کو ان جنات کی واقعی مدد کرنی چاہئے''۔ محافظ بو نے کہا۔

''ٹھیک ہے تو چلو۔ مجھے ابھی اور اسی وقت سامری کے طلسمات میں لے چلو۔ میں ابھی جا کر سامری جادوگر کے سارے طلسمات ختم کر دیتا ہوں اور وہاں سے شہنشاہ تاج حاصل کر کے کالوت جن کو واپس کر آتا ہوں۔ چلو چلو۔ جلدی چلو''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے بے چین لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو بتا چکا ہوں آقا۔ آپ اکیلے جا کر سامری طلسمات سر نہیں کر سکیں گے۔ یہ کام آپ کو اور شہنشاہ افراسیاب کو مل کر ہی کرنا ہو گا۔ تین طلسمات آپ سر کریں گے اور تین طلسمات شہنشاہ افراسیاب تباہ کرے گا۔ پھر ساتویں طلسم میں آپ دونوں کو ایک ساتھ مل کر ایک بڑا اور خوفناک طلسم تباہ کرنا ہو گا۔ اس کے بعد ہی آپ دونوں خزانے کے کنویں میں داخل ہو سکیں گے جہاں سامری خزانہ بھی موجود ہے اور شہنشاہ تاج بھی''۔۔۔۔۔۔ محافظ بو نے کہا۔

''اوہ۔ تو تمہارا کیا مشورہ ہے۔ کیا مجھے شہنشاہ افراسیاب کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ ان طلسمات کو سر کرنے جانا چاہئے یا نہیں"۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ کو وہاں جانا ہی پڑے گا آقا۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو کالوت جن کی کالوت قبیلے کے جنات کی سرداری ختم ہو جائے گی۔ وہاں بھی ایک شیطان جن ہے جو کالوت جن کے تخت پر نظریں جما کر بیٹھا ہوا ہے۔ جیسے ہی کالوت جن کی قبیلے سے سرداری ختم ہو گی وہ اسے فوراً ہلاک کر دے گا اور اس کی جگہ خود قبیلے کا سردار بن جائے گا۔ اگر ایسا ہوا تو وہ شہنشاہ افراسیاب یا پھر کالی ملکہ سے مل کر وہی کچھ کر سکتا ہے جو وہ دونوں چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو مجھے ضرورت کے لئے اس گدھے کے ساتھ کام کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی وہ بھی کہتا ہے"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے مسکرا کر کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ مجھے گدھا سمجھتا ہے"۔۔ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن جو بھی ہے اس وقت ضرورت کا تقاضا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ آپ شہنشاہ افراسیاب کا ساتھ دیں اور شہنشاہ افراسیاب آپ کا۔ آپ کی جو دشمنی ہے وہ چلتی رہے گی لیکن سامری طلسمات سے شہنشاہ تاج کو نکالنا بے حد ضروری ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر مجھے شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ ہی سامری طلسمات میں جانا ہے تو پھر میں اس کا کوئی کہا کیوں مانوں۔ میں کیوں ملکہ حیرت جادو کے ساتھ طلسم ہوشربا جاؤں۔ مجھے اگر اس کی ضرورت ہے تو اسے بھی میری ضرورت ہے اس لئے اسے یہاں آنا پڑے گا میرے پاس اور اسے مجھے اس بات پر راضی کرنے کے لئے گڑگڑانا پڑے گا کہ میں اس کی مدد کروں اور اس کے ساتھ سامری طلسمات میں جاؤں"۔ ـــــ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔ شہنشاہ افراسیاب اسے گدھا سمجھتا تھا اور مجبوراً اس کے ساتھ طلسمات میں جانے کے لئے تیار ہوا تھا یہ سن کر عمرو عیار کو واقعی غصہ آ گیا تھا اس لئے اس نے شہنشاہ افراسیاب کو اپنے سامنے بلا کر اسے زچ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس کی بات سن کر محافظ بونا سر ہلا کر رہ گیا۔ ظاہر ہے اس کے سوا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ساری باتیں میری سمجھ میں آ گئی ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زنبیل میں واپس چلے جاؤ۔ میں ملکہ حیرت جادو کو پکارتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ وہ شہنشاہ افراسیاب کو ساتھ لے کر یہاں میرے پاس آ جائے"۔ ۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا تو محافظ بونے نے اثبات میں سر ہلایا اور یکلخت غائب ہو گیا۔ عمرو عیار کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوئی اور پھر ہلکی ہو گئی۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ محافظ بونا واپس زنبیل میں چلا گیا ہے۔

"ملکہ حیرت جادو۔ میں عمرو عیار تمہیں پکار رہا ہوں۔ اگر شہنشاہ افراسیاب مجھ سے ملنا چاہتا ہے تو اسے لے کر یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ اس سے ملنے طلسم ہوشربا نہیں جاؤں گا۔ اگر اسے مجھ سے کوئی بھی بات کرنی ہے تو اسے تمہارے ساتھ یہاں میرے پاس آنا پڑے گا۔ اسے لے کر یہاں آ جاؤ"۔ ۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے کے زنبیل میں جاتے ہی عمرو عیار نے چیخ چیخ کر ملکہ حیرت جادو کو پکارنا شروع کر دیا۔ وہ بار بار چیختا ہوا یہی الفاظ دوہرا رہا تھا۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ اچانک عمرو عیار کے سامنے ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نمودار ہو گئے۔ جونہی شہنشاہ افراسیاب کی نظریں عمرو عیار پر پڑیں تو اس کے چہرے پر غصے اور نفرت کے تاثرات پھیل گئے جبکہ اسے دیکھ کر عمرو عیار کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابھر آئی۔

''میں تمہارے کہنے پر شہنشاہ افراسیاب کو یہاں ہی لے آئی ہوں عمرو عیار''۔ ـــــــــ ملکہ حیرت جادو نے عمرو عیار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا کیا جو تم اس بدصورت اور بدشکل جادوگر کو یہاں لے آئی ہو ورنہ میں اس کے کہنے پر اس سے ملنے طلسم ہوشربا آتا تو خواہ مخواہ اسے دیکھ کر مجھے غصہ آ جاتا اور میں اس کے سر سے شہنشاہیت کا تاج اتار کر جوتے مارنا شروع ہو جاتا''۔ عمرو عیار نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف شہنشاہ افراسیاب بلکہ ملکہ حیرت جادو کا چہرہ بھی غصے سے بگڑ گیا۔

''یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو عمرو عیار۔ یہ مت بھولو کہ تمہارے سامنے طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو موجود ہیں۔ تم اس طرح ہماری توہین نہیں کر سکتے''۔ ملکہ حیرت جادو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''توہین ان کی کی جاتی ہے جن کی کوئی عزت ہوتی ہے۔ تم اپنے شوہر کی عزت کرتی ہو تو کرتی رہو۔ میں کیوں کروں اس کی یا تمہاری عزت۔ تم میرے سسرالی تو ہو نہیں''۔ ـــــ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب کا چہرہ یکلخت لال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھبھوکا ہو گیا۔

''اپنی اوقات میں رہو عمرو عیار۔ تم ضرورت سے زیادہ بکواس کر رہے ہو''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے گرج کر کہا۔

''میں ہمیشہ اپنی اوقات میں ہی رہتا ہوں۔ تم اپنی اوقات کی بات کرو بدشکل جادوگر اور بکواس میں نہیں تم کرتے ہو ہمیشہ''۔ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ملکہ حیرت جادو۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا ہم آپ کے کہنے پر اس بدبخت انسان سے اپنی توہین کرانے کے لئے آئے ہیں''۔ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو پر الٹتے ہوئے کہا۔ عمرو عیار کی باتوں پر ملکہ حیرت جادو کو بھی غصہ آ رہا تھا لیکن وہ شہنشاہ افراسیاب کی طرح جذباتی اور فوراً غصے میں آنے والی نہیں تھی بلکہ ٹھنڈے مزاج کی عورت تھی۔ اس نے جو صورتحال بگڑتے دیکھی تو وہ شہنشاہ افراسیاب کے سامنے آ گئی۔

''یہ مذاق کر رہا ہے آقا۔ آپ اس کی باتوں کا برا نہ منائیں۔ آپ خاموش رہیں۔ میں اس سے بات کرتی ہوں''۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''نہیں ملکہ حیرت جادو۔ تمہیں مجھ سے بات کرنے کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا اور اس پاگل شہنشاہ کا یہاں آنا اور میری طرف خیر سگالی کے لئے ہاتھ بڑھانے کا مقصد کچھ کچھ میری سمجھ میں آ رہا ہے۔ تم دونوں ضرور کسی مصیبت میں مبتلا ہو یا پھر ہو سکتا ہے کہ تمہاری بیٹی شہزادی ساسان جادو نے پھر سے تمہیں تنگ کرنا شروع کر دیا ہو کہ وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ تم اسے سمجھا نہیں سکتے اس لئے مجھے سمجھانے کے لئے آ گئے ہو"۔ ـــــ عمرو عیار نے جان بوجھ کر بات بناتے ہوئے کہا۔ وہ انہیں یہ نہ بتانا چاہتا تھا کہ اسے شہنشاہ تاج اور ان کے اصل ارادوں کا علم ہو چکا ہے۔

"اوہ نہیں۔ عمرو عیار ایسی بات نہیں ہے۔ ہم نے شہزادی ساسان جادو کو واپس طلسم نگری اس کی دادی کے پاس بھیج دیا ہے۔ وہ اپنی دادی کے پاس خوش ہے۔ تم نے اس سے شادی سے منع کر دیا تھا اس لئے وہ بے حد اداس اور تم سے ناخوش ہے۔ وہ تمہارا نام تک اب نہیں لیتی"۔ ـــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"تو پھر تم دونوں مجھ سے کیا چاہتے ہو صاف بتاؤ"۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

"تم نے کبھی سامری جادوگر کے خزانے کے بارے میں سنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے"۔۔۔۔۔۔ملکہ حیرت جادو نے کہا تو عمرو عیار جان بوجھ کر حیرت سے اچھل پڑا جیسے اس نے سامری جادوگر کے خزانے کے بارے میں پہلی بار سنا ہو۔

"سامری جادوگر کا خزانہ۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔عمرو عیار نے مصنوعی حیرت سے کہا۔

"جس دور میں سامری جادوگر کی حکمرانی تھی اس نے اپنے دور میں بے شمار دولت اکٹھی کی تھی۔ اس نے مرنے سے پہلے اتنی دولت اکٹھی کر لی تھی کہ اگر وہ اس دور میں ہوتا تو دس بڑی سے بڑی ریاستیں خرید کر ان کا شہنشاہ بن جاتا۔ اس نے ساری دولت اکٹھی کر کے ایک کنویں میں چھپا دی اور پھر اس نے خزانے اور کنویں کی حفاظت کے لئے سامری طلسمات بنا ڈالے تاکہ کوئی اس کے خزانوں تک نہ پہنچ سکے۔ سامری جادوگر کی زندگی نے اس کے ساتھ وفا نہ کی اور وہ ان خزانوں کا استعمال کئے بغیر ہلاک ہو گیا۔ اس کے ہلاک ہونے کے بعد اس کے طلسمات اور اس کے خزانے بھی غائب ہو گئے۔ اب صدیوں بعد شہنشاہ افراسیاب کو سامری جادوگر کے طلسمات اور اس کے خزانوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔ سامری جادوگر کے خزانے طلسمات میں گل سڑ رہے ہیں۔ اس لئے شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب نے یہ خزانے حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شہنشہ افراسیاب نے اپنی طاقتوں سے سامری طلسمات کا پتہ لگا ا ہے۔ ان طاقتوں نے شہنشاہ افراسیاب کو بتایا ہے کہ اگر ایک ، کے اندر اندر سامری طلسمات سے سامری خزانوں کو نہ نکالا گیا یہ خزانے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے اور کسی ے کام نہ آئیں گے۔ ان کی طاقتوں نے مزید بتایا ہے کہ شہنشا افراسیاب یہ خزانے اکیلے حاصل نہیں کر سکتے۔ سامری طلسمات کو فتح کرنے کے لئے ان کے ساتھ تمہارا رہنا ضروری ہے۔ سامری طلسمات کے سات طلسم ہیں جن میں سے تین تم نے سر کرنے ہیں اور تین شہنشاہ افراسیاب سر کریں گے اور پھر ساتویں طلسم میں تم دونوں مل کر ایک بڑے اور خوفناک طلسم کو ختم کرو گے تب تم دونوں ایک ساتھ اس کنویں میں پہنچ جاؤ گے جہاں سامری جادوگر نے خزانے چھپا رکھے ہیں۔ چونکہ شہنشا افراسیاب یہ خزانے اکیلے حاصل نہیں کر سکتے اس لئے انہوں نے تمہیں اپنے ساتھ طلسمات میں لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی سلسلے میں یہ تم سے بات کرنے آئے ہیں"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر ساری باتیں الٹ دی تھیں اور ان باتوں میں شہنشاہ تاج کا ذکر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گول کر گئی تھی۔ اس کی باتیں سن کر عمرو عیار دل ہی دل میں ہنس رہا تھا کہ وہ کسے احمق بنا رہی ہے۔ وہ ساری حقیقت جانتا ہے اور یہ بات عمرو عیار کے علم میں بھی تھی کہ وہ شہنشاہ افراسیاب کی مدد کے بغیر ان طلسمات کو سر نہیں کر سکتا لیکن وہ یہ بات شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو نہیں بتانا چاہتا تھا اس لئے وہ سارا بوجھ ان دونوں پر ڈالنا چاہتا تھا تا کہ وہ اسے کسی مرحلے پر مجبور نہ کر سکیں۔

''اس کا مجھے کیا فائدہ ہو گا''۔ ـــــــ ساری باتیں سن کر عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چونکہ تمہارے بغیر شہنشاہ افراسیاب اس کام کے لئے ادھورے ہیں اسی طرح تم بھی اکیلے سامری جادوگر کے طلسمات سر نہیں کر سکتے اور نہ خزانوں تک پہنچ سکتے ہو۔ لہٰذا تم دونوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی ہے اور ایک ساتھ طلسمات میں جا کر طلسمات کو ختم کرنا ہے اور خزانہ حاصل کرنا ہے۔ دونوں کا کام ایک جیسا ہے اس لئے کنویں میں جتنا بھی خزانہ ہو گا اس میں سے آدھا ہمارا ہو گا اور آدھا تمہارا''۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ مجھے خزانوں کی ضرورت نہیں ہے تو''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار نے الٹا اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''تو تمہاری مرضی۔ ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا سامری جادوگر کے خزانے ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے''۔ ــــــــ ملکہ حیرت جادو نے لاپرواہی سے کہا اور اس کی شاندار اداکاری دیکھ کر عمروعیار دل ہی دل میں اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ ملکہ حیرت جادو واقعی بے حد چالاک تھی۔ اس نے اپنے چہرے پر ایسا کوئی تاثر ہی نہ پیدا ہونے دیا تھا کہ انہیں خزانوں کی ضرورت ہے یا وہ کسی اور مقصد کے لئے سامری کے طلسمات میں جانا چاہتے ہیں۔

''ٹھیک ہے۔ سامری جادوگر کے خزانے غائب ہوتے ہیں تو ہو جائیں۔ مجھے ان کا کوئی لالچ نہیں ہے اور مجھے اس بات کا بھی کوئی شوق نہیں ہے کہ میں بلا وجہ دوسروں کے طلسمات میں گھستا رہوں اور خواہ مخواہ کی تکلیفیں اٹھاتا پھروں۔ میں اب ان سب کاموں سے تھک گیا ہوں اس لئے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ میں شہنشاہ افراسیاب کے لئے یا خزانوں کے لئے سامری جادوگر کے طلسمات میں جاؤں۔ اگر تم دونوں کو خزانوں کی ضرورت ہے تو تم دونوں چلے جاؤ سامری جادوگر کے طلسمات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے وہاں جانے کی''۔۔۔۔۔ عمروعیار نے بھی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تو ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے''۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں''۔۔۔۔۔ عمرو نے کہا۔

''کیا تم ان خزانوں کو حاصل نہیں کرنا چاہتے''۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

''نہیں۔ میں اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں۔ میرے پاس پہلے ہی بہت سے خزانے ہیں۔ مزید خزانے حاصل کر کے میں کیا کروں گا۔ میری تو اولاد بھی نہیں ہے کہ خزانے ان کے کام آ سکیں۔ آخر میں یہی ہونا ہے جو سامری جادوگر کے خزانوں کے ساتھ ہو رہا ہے میں مر گیا تو میرے بعد میرے خزانے بھی کسی کے کام نہ آ سکیں گے اور اسی طرح گل سڑ کر ختم ہو جائیں گے''۔ عمروعیار نے بیزاری سے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے تمہارے پاس آ کر غلطی کی۔ ہم نے تو سوچا تھا کہ سامری جادوگر کے آدھے خزانے تمہیں مل جائیں گے اور آدھے ہم لے لیں گے تو ہماری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زندگیاں بدل جائیں گی لیکن تمہیں ان خزانوں کی ضرورت نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔ ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ آئیں شہنشاہ۔ واپس چلتے ہیں"۔ ـــــ ملکہ حیرت جادو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"رکو ملکہ حیرت جادو"۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو رک گئی۔

"عمرو عیار۔ کیا سچ میں تم سامری جادوگر کے خزانے حاصل نہیں کرنا چاہتے یا تمہارے دل میں کوئی اور بات ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے عمرو عیار کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میرے دل میں اور کیا بات ہو سکتی ہے"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں عمرو عیار۔ خزانوں کا سن کر تم پاگل ہو جاتے اور خزانے حاصل کرنے کے لئے تم جہنم میں بھی کود پڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو۔ اب بھی میں تمہارے چہرے پر ان خزانوں کی چمک اور اس کی خوشی دیکھ رہا ہوں۔ تمہارا چہرہ صاف بتا رہا ہے کہ تم یہ خزانے حاصل کرنے کے لئے انتہائی بے تاب ہو لیکن تم جان بوجھ کر انکار کر رہے ہو تا کہ ہم تمہاری کسی بات پر مجبور ہو جائیں اور یہ مجبوری ظاہر ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آدھے خزانے کے حوالے سے ہی ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے تم چاہتے ہو ساری خزانہ تمہیں آدھے سے زیادہ چاہئے ہو اس لئے تم جان بوجھ کر ہم سے ایسی باتیں کر رہے ہو کہ تمہیں خزانوں سے کوئی مطلب نہیں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو عمرو عیار اس کی ذہانت پر عش عش کر اٹھا۔ واقعی شہنشاہ افراسیاب نے اس کے دل کی بات بھانپ لی تھی۔ وہ سارا خزانہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس خزانے سے وہ انہیں پھوٹی کوڑی بھی نہ دینا چاہتا تھا اس لئے وہ جان بوجھ کر ان کے سامنے خزانہ نہ حاصل کرنے کا کہہ رہا تھا۔

"چلو مان لیا ایسا ہی ہے تو کیا تم میری یہ بات مان جاؤ گے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات"۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"یہی کہ خزانے کے تین حصے ہوں گے۔ دو حصے میرے اور ایک حصہ افراسیاب کا"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا تو ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ زیادتی ہے۔ طلسمات میں جا کر ہم دونوں نے ایک جیسا کام کرنا ہے۔ جو مشکلیں اور تکلیفیں تمہیں اپنے حصے کے تین طلسمات میں آئیں گی ان سے مجھے بھی اسی طرح سے گزرنا ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گا۔ دونوں کی محنت برابر کی ہے تو خزانہ بھی برابر برابر ہونا چاہئے"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"یہ سب میں نہیں جانتا۔ اگر میری بات مان سکتے ہو تو بولو نہیں تو تم دونوں جا سکتے ہو"۔ ــــــ عمرو نے لاپرواہی سے کہا تو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو اسے گھور کر رہ گئے۔

"ہم سچ مچ واپس چلے جائیں گے عمرو عیار"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے غرا کر کہا۔

"تو جاؤ۔ میں نے کب روکا ہے تمہیں"۔ ــــــ عمرو عیار نے ہنس کر کہا تو شہنشاہ افراسیاب دانت کچکچا کر رہ گیا۔ وہ عمرو عیار ہی کیا جو آسانی سے اس کے قابو میں آ جاتا۔ وہ جانتا تھا کہ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو نہیں جائیں گے اور ایسا ہی ہوا۔

"شہنشاہ۔ ہم سامری جادوگر کا خزانہ اس طرح ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ عمرو عیار اگر ہم سے دوگنا خزانہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو ٹھیک ہے۔ آپ اس کی بات مان لیں۔ ہمارے حصے میں جو خزانہ آئے گا وہ بھی کم نہیں ہے"۔ ــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کہہ رہی ہیں تو ہم آپ کی بات مان لیتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ چلو عمرو عیار ہمیں منظور ہے۔ خزانے کے دو حصے تم لے لینا اور ایک حصہ ہم لے لیں گے لیکن اس خزانے کو سامری طلسمات میں نہیں رہنا چاہئے بس"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو عمرو عیار دل ہی دل میں ہنس پڑا۔

"اب آیا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے۔ تم ایک بار میرے ساتھ چلو تو سہی میں تم سے تمہارے حصے کا خزانہ بھی نہ چھین لوں تو میرا نام عمرو عیار نہیں"۔ ـــــــ عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے"۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے چونک کر کہا جیسے اس نے عمرو عیار کی بڑبڑاہٹ سن لی ہو۔

"کچھ نہیں"۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"تو آؤ پھر ہم دونوں ابھی اسی وقت سامری طلسمات میں چلے جاتے ہیں تاکہ جتنی جلد ممکن ہو سکے ہم ان طلسمات کو تباہ کر کے خزانے کے کنویں تک پہنچ جائیں"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چلو"۔ ـــــــ عمرو نے کہا وہ خود بھی جلد سے جلد سامری طلسمات میں جانے اور وہاں سے سامری خزانہ حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہو رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا اس لئے اس نے شہنشاہ افراسیاب کی بات مان لی۔

''ملکہ حیرت جادو''۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حکم آقا''۔۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ طلسم ہوشربا واپس لوٹ جائیں۔ طلسم ہوشربا اور محل کی ساری ذمہ داری اب آپ پر ہے۔ جب تک ہم سامری جادوگر کے طلسمات ختم کر کے واپس نہیں آ جاتے تب تک سب کچھ آپ کو ہی سنبھالنا ہے۔ امید ہے ہم جلد لوٹ آئیں گے''۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''جو حکم شہنشاہ حضور۔ میں آپ کی واپسی کا بے تابی سے انتظار کروں گی''۔۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور پھر شہنشاہ افراسیاب کے حکم پر وہ غائب ہو گئی۔

''چلیں عمرو عیار''۔۔۔۔۔۔۔ ملکہ حیرت جادو کے جانے کے بعد شہنشاہ افراسیاب نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں چلو''۔۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ہمارا ہاتھ تھام لو اور اپنی آنکھیں بند کر لو۔ جب تک ہم نہ کہیں تم آنکھیں نہ کھولنا''۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو عمروعیار نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے شہنشاہ افراسیاب کا ہاتھ تھام لیا۔ اس نے آنکھیں بند کیں تو اسی لمحے اسے ایک جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہوئی۔ وہ لڑکھڑایا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا اس کے پیروں کے نیچے زمین آ گئی اور وہ سنبھل گیا۔

''اب تم آنکھیں کھول سکتے ہو عمروعیار''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا تو عمروعیار نے آنکھیں کھول دیں اور پھر خود کو بدلے ہوئے ماحول میں دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ ایک جنگل میں ایک بڑی اور صاف ستھری جھیل کے کنارے پر کھڑا تھا۔

''یہ کون سی جگہ ہے۔ تم مجھے کہاں لائے ہو''۔ ـــــ عمروعیار نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہاں ہمیں سامری طلسمات میں جانے کا راستہ ملے گا۔ ہم سی راستے سے سامری طلسمات میں جائیں گے''۔ شہنشاہ فراسیاب نے کہا۔

''وہ کیسے۔ کیا ہمیں اس جھیل میں کودنا ہے''۔ ـــــــ عمرو نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نہیں۔ میں اس جھیل میں اپنی ایک انگوٹھی پھینکوں گا تو یہ جھیل غائب ہو جائے گی اور یہاں ایک کنواں نمودار ہو گا۔ اس کنویں میں کود کر ہی ہم سامری کے طلسمات تک پہنچ سکتے ہیں۔ بس یہ یاد رکھنا کہ جیسے ہی جھیل کی جگہ یہاں کنواں نمودار ہو تم نے اور میں نے فوراً اس میں کود جانا ہے۔ کنواں محض چند لمحوں کے لئے نمودار ہو گا۔ اگر تم یا میں کنویں میں وقت پر نہ کود سکے تو کنواں فوراً غائب ہو جائے گا اور پھر ہم کسی بھی طرح سامری جادوگر کے طلسمات میں نہ جا سکیں گے"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"کیا کنویں کا منہ اتنا بڑا ہو گا کہ ہم ایک ساتھ اس میں کود سکیں"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

"ہاں۔ کافی بڑا کنواں ہو گا"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"تو پھر سوچ کیا رہے ہو ڈالو جھیل میں انگوٹھی اور کنواں ظاہر کرو۔ میں کودنے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی انگلی سے ہڈی کی بنی ہوئی انگوٹھی نکال لی جس پر ایک کھوپڑی بھی بنی ہوئی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''میں انگوٹھی جھیل میں پھینک رہا ہوں''۔۔۔۔۔۔شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو عمروعیار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے انگوٹھی جھیل میں پھینک دی۔ انگوٹھی پانی میں گری۔ پانی چونکہ صاف شفاف تھا اس لئے انگوٹھی انہیں پانی میں گر کر نیچے جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ابھی وہ انگوٹھی کو پانی میں جاتے دیکھ رہے تھے کہ یکلخت ان کے سامنے سے جھیل غائب ہو گئی۔ جھیل کی جگہ ان کے سامنے ایک بڑا سا کنواں نمودار ہوا۔ کنویں کا منہ اتنا بڑا تھا کہ اس میں بیک وقت بیس آدمی بھی چھلانگیں لگا سکتے تھے۔

''کنواں آ گیا ہے عمروعیار۔ کود جاؤ اس میں''۔۔۔۔۔۔شہنشاہ افراسیاب نے کنواں دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کنویں میں چھلانگ لگا دی۔ عمروعیار نے بھی کنویں میں چھلانگ لگانے میں دیر نہ لگائی۔ جیسے ہی وہ دونوں کنویں میں کودے کنواں یکلخت غائب ہوا اور اس کی جگہ وہاں پھر سے وہی جھیل نمودار ہو گئی جہاں عمروعیار اور شہنشاہ افراسیاب کچھ دیر پہلے موجود تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنویں میں کودتے ہی شہنشاہ افراسیاب کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ وہ سر کے بل نیچے جا رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے کسی کنویں میں نہیں بلکہ آسمان کی بلندی سے زمین پر چھلانگ لگائی ہو۔ ہوا کے تیز جھونکوں کی وجہ سے اسے خود کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا اور وہ ہوا میں بری طرح سے الٹا پلٹتا ہوا نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔ کنویں کی گہرائی لامحدود تھی۔ کسی طرح ختم ہونے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔

شہنشاہ افراسیاب خود کو سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا لیکن پھر جب اس کے سنبھلنے کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں تو اس نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا۔ کچھ دیر وہ الٹا پلٹتا رہا پھر اس کا جسم یکلخت نیزے کی طرح سیدھا ہوا اور عمودی انداز میں نیچے تیرتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلا گیا۔

''اس کنویں کی گہرائی آخر کتنی ہے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے سوچا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے چونکہ تاریکی تھی اس لئے وہ عمرو عیار کو نہ دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی اسے عمرو عیار کی کوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''عمرو عیار۔ عمرو عیار۔ کہاں ہو تم''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کچھ دیر بعد چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی آواز ہر طرف لہراتی چلی گئی لیکن جواب میں اسے عمرو عیار کی آواز نہ سنائی دی۔

''عمرو عیار کیا تم زندہ ہو۔ کیا تم میرے آواز سن رہے ہو''۔ شہنشاہ افراسیاب نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا لیکن عمرو عیار کی جواب میں کوئی آواز نہ آئی تو وہ پریشان ہو گیا۔

''لگتا ہے خود کو اس قدر گہرائی میں گرتا پا کر عمرو عیار خوف سے بے ہوش ہو گیا ہے۔ اسی لئے وہ میری بات کا کوئی جواب نہیں دے رہا ہے''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ وہ اسی طرح کافی دیر تک نیچے گرتا رہا پھر اچانک اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی آہنی پنجے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے اسے دبوچ لیا ہو۔

"ارے ارے۔ کون ہے"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسے کوئی آواز نہ آئی۔ آہنی پنجہ اسے دبوچے نیچے جا رہا تھا اور پھر شہنشاہ افراسیاب کو یوں محسوس ہوا جیسے اس آہنی پنجے نے اسے سیدھا کیا ہو اور اسے پیروں کے بل ٹھوس زمین پر کھڑا کر دیا ہو۔ خود کو زمین پر پا کر شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر سکون آ گیا۔

"کون ہے یہاں۔ کوئی میری آواز سن رہا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا لیکن اب بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ لگتا ہے مجھے اپنی آنکھیں روشن کرنی پڑیں گے تاکہ میں دیکھ سکوں کہ میں کس جگہ پر موجود ہوں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر اس نے کوئی منتر پڑھا۔ منتر پڑھتے ہی اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن یہ دیکھ کر وہ اچھل پڑا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا دور نہ ہوا تھا حالانکہ منتر پڑھ کر اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی تھیں اور وہ گھپ اندھیرے میں بھی یوں دیکھ سکتا تھا جیسے وہ دن کے اجالے میں دیکھتا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ کیا۔ میری آنکھیں روشن کیوں نہیں ہوئی ہیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں اور پھر منتر پڑھا۔ منتر پورا ہوتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہی مسلط رہا۔ وہ بار بار آنکھیں بند کر کے منتر پڑھتا اور آنکھیں کھولتا لیکن اس کی ہر کوشش ناکام جا رہی تھی۔ کوشش کی باوجود اس کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا دور نہ ہو رہا تھا اور وہ اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔

"کوئی ہے۔ یہاں کوئی ہے۔ کیا کوئی میری آواز سن رہا ہے"۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں ہوں یہاں"۔ ـــــ اچانک شہنشاہ افراسیاب کو اپنے سامنے سے ایک پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی تو اچانک آواز سن کر شہنشاہ افراسیاب بوکھلا گیا اور اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹ آیا۔

"کک کک۔ کون ہو تم"۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"اندھیرا"۔ ـــــ آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب چونک پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اندھیرا۔ کیا مطلب''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اس وقت سامری جادوگر کے طلسمات میں ہو اور یہ پہلا طلسم ہے جہاں اندھیرا ہے۔ اور یہ اندھیرا میری وجہ سے ہے۔ تم لاکھ کوشش کر لو۔ جتنے مرضی منتر پڑھو یا پھر کوئی بھی طریقہ استعمال کر لو لیکن تم مجھے یہاں سے دور نہیں کر سکو گے اور جب تک میں نہیں جاؤں گا تمہاری آنکھیں روشن نہیں ہوں گی اور تم یہاں کچھ بھی نہ دیکھ سکو گے''۔ ـــــــ اس آواز نے کہا۔

''تو پھر میں کیسے دیکھ سکوں گا''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''اگر تم اس طلسم کو دیکھنا چاہتے ہو اور اسے سر کرنا چاہتے ہو تو پھر میرے ایک سوال کا جواب دینا ہو گا''۔ ـــــــ جواب ملا۔

''کون سا سوال''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''میں جو بھی سوال کروں گا تمہیں جلد سے جلد میرے سوال کا جواب دینا ہے۔ تمہارا جواب درست ہوا تو تمہاری آنکھوں کے سامنے سے تاریکی چھٹ جائے گی اور تمہارے سامنے سامری جادوگر کا طلسم کھل جائے گا۔ طلسم کیا ہے اور تمہیں کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنا ہے یہ طلسم کھلتے ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا اور اگر تم نے میرے سوال کا صحیح جواب نہ دیا تو تم اس تاریکی سے کبھی نہ نکل سکو گے۔ ہمیشہ کے لئے یہاں قید ہو جاؤ گے۔ نہ تو کوئی تمہاری آواز سنے گا اور نہ ہی یہاں کوئی تمہاری مدد کے لئے آئے گا"۔ اندھیرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اپنا سوال بتاؤ"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تم چونکہ طلسم ہوشربا کے شہنشاہ ہو اور اس دور کے بہت بڑے جادوگر ہو اس لئے میں تم سے مشکل سوال نہیں پوچھوں گا لیکن تم سے جو بھی سوال کیا جائے گا تمہیں اس کا صحیح جواب دینا پڑے گا"۔ ــــــ اندھیرے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے"۔ ــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ اس اندھیرے میں میرے علاوہ اور کون موجود ہے"۔ ــــــ اندھیرے نے پوچھا۔

"تمہارے علاوہ اور کون ہے یہاں۔ یہ میں کیسے بتا سکتا ہوں۔ مجھے تو کچھ دکھائی ہی نہیں دے رہا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اس کے باوجود تمہیں بتانا پڑے گا کہ میرے ساتھ اور کون ہے''۔ ـــــــ اندھیرے نے غرا کر کہا تو شہنشاہ افراسیاب بوکھلا گیا۔

''مم مم۔ میں کیسے بتاؤں مجھے تو تم بھی دکھائی نہیں دے رہے ہو''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ وہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہاں اتنی تاریکی تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ تک سجھائی نہ دیتا تھا اس لئے شہنشاہ افراسیاب کو بھلا کیا دکھائی دے سکتا تھا۔

''میں یہاں اکیلا نہیں ہوں شہنشاہ افراسیاب۔ میرے ساتھ یہاں کوئی اور بھی موجود ہے۔ بتاؤ کون ہے وہ۔ اس کا نام بتاؤ جلدی ورنہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا''۔ ـــــــ اندھیرے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو شہنشاہ افراسیاب کا رنگ اُڑ گیا۔ وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں شہنشاہ افراسیاب۔ میرے سوال کا جواب دو۔ میرے ساتھ یہاں کون موجود ہے''۔ اندھیرے نے اس بار انتہائی گرجدار لہجے میں کہا۔

''تمہارے ساتھ میں ہوں''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں کہا تو وہاں یکلخت خاموشی چھا گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کہاں ہو تم۔ کیا تم غائب ہو گئے ہو''۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے وہاں خاموشی ہوتے ہی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں یہیں ہوں۔ مجھے تمہارا جواب مل گیا ہے شہنشاہ افراسیاب اور تمہارا جواب درست ہے اس لئے میں یہاں سے جا رہا ہوں۔ اب تمہارے سامنے سامری جادوگر کے طلسمات کا پہلا طلسم کھلے گا۔ اس طلسم میں کیا ہے اور تمہیں اسے کیسے سر کرنا ہے یہ تمہیں بتا دیا جائے گا''۔ ــــــــ آواز آئی۔

''میرا جواب درست ہے۔ کیا مطلب میں نے کون سا جواب دیا ہے''۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر کہا۔

''میں نے پوچھا تھا کہ میرے علاوہ یہاں کون موجود ہے اور تم نے اپنا نام لے کر بتایا ہے کہ میرے ساتھ تم یعنی شہنشاہ افراسیاب موجود ہو۔ یہی میرے سوال کا اصل جواب تھا''۔ اندھیرے نے جواب دیا اور پھر اسی لمحے تیز زناٹے دار آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہاں سے یکلخت تاریکی چھٹتی چلی گئی۔ ہر طرف تیز روشنی پھیل گئی۔ روشنی اتنی تیز تھی کہ شہنشاہ افراسیاب کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ اس نے فوراً آنکھیں موند لیں اور پھر اس نے تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولیں اور جب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی آنکھیں روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو وہ یکلخت اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے سامنے ایک ہولناک منظر تھا۔ ایسا منظر جسے دیکھ کر اس کے حقیقتاً ہوش اُڑ گئے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کنویں میں کودتے ہی عمرو عیار کو یوں لگا جیسے کسی نے اسے یکلخت دبوچ لیا ہو اور اسے زمین پر پیروں کے بل کھڑا کر دیا ہو۔ اسے کنویں کی تہہ میں پہنچنے میں دیر نہ لگی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بھی اندھیرا تھا۔

عمرو عیار احتیاطاً اپنی جگہ پر کھڑا رہا جیسے وہ پہلے یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ کہاں پر موجود ہے۔ وہ کوئی دلدلی علاقہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ آگے بڑھتا اور کسی دلدل میں جا گرتا یا پھر کسی کھائی اور گڑھے میں اس لئے اس نے ایک انچ بھی اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش نہ کی تھی۔ اسے ایک بات جو سب سے عجیب لگ رہی تھی وہ یہ تھی کہ اس کے پیر تو زمین پر تھے لیکن زمین آہستہ آہستہ جھول رہی تھی۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ زمین کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بجائے کسی جھولے پر ہو جو آہستہ آہستہ ہل رہا ہو لیکن جھولے کے جھولنے کی رفتار اتنی زیادہ نہ تھی اس لئے وہ اسے جھولا نہیں کہہ سکتا تھا۔

''شہنشاہ افراسیاب کہاں ہو تم۔ کیا تم بھی میرے ساتھ یہاں پر موجود ہو''۔ ــــــــ عمرو عیار نے شہنشاہ افراسیاب کو پکارتے ہوئے کہا لیکن جواب میں شہنشاہ افراسیاب کی آواز سنائی نہ دی۔

''شہنشاہ افراسیاب۔ کہاں ہو تم۔ شہنشاہ 'شہنشاہ''۔ عمرو عیار نے اسے زور زور سے آوازیں دیں لیکن شہنشاہ افراسیاب نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

عمرو عیار چند لمحے اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کرتا رہا پھر اس نے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور شب چراغ ہیرا نکال لیا۔ چراغ ہیرا نکلتے ہی وہاں تیز روشنی پھیل جانی چاہئے تھی لیکن ایسا نہ ہو تھا۔ ہیرے سے روشنی ہونا تو درکنار عمرو عیار کو ہیرے کی چمک بھی دکھائی نہ دی تھی۔

''یہ کیا۔ یہ شب [illegible] ا روشن کیوں نہیں ہو رہا''۔ عمرو عیا نے حیرت بھرے لہجے [illegible] کہا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہو ہیرے کو زور سے جھٹکا [illegible] ا اسی طرح تاریک رہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"شاید میں نے شب چراغ ہیرے کی جگہ زنبیل سے کوئی اور ہیرا نکال لیا ہے"۔ ــــــــ عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ہیرا زنبیل میں ڈالا اور پھر اس نے دل ہی دل میں کہا کہ زنبیل میں موجود شب چراغ ہیرا اس کے ہاتھ میں آ جائے۔ اس کی زنبیل کی یہی خاصیت تھی کہ اسے جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی وہ زنبیل میں ہاتھ ڈالتا تھا اور صرف دل میں اس چیز کا تصور کرتا تھا اور وہ چیز فوراً اس کے ہاتھ میں آ جاتی تھی اس لئے اسے زنبیل میں جھانک کر دیکھنے اور کوئی بھی چیز ڈھونڈ کر نکالنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی۔

"مجھے شب چراغ ہیرا چاہئے"۔ ــــــــ عمرو عیار نے زنبیل میں ہاتھ لہراتے ہوئے کہا اسی لمحے اس کے ہاتھ میں ایک ٹھوس ہیرا آ گیا۔ اس نے ہیرا باہر نکالا لیکن اب بھی وہی مسئلہ تھا۔ ہیرا اس کے ہاتھ میں تھا لیکن اس میں چمک نہ تھی اور نہ ہی وہاں روشنی ہوئی تھی۔

"یہ کیا اسرار ہے۔ یہاں شب چراغ ہیرا روشن کیوں نہیں ہو رہا ہے"۔ ــــــــ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے شب چراغ ہیرا زنبیل میں ڈالا اور اس کی جگہ زنبیل سے روشن مشعل نکال لی۔ مشعل نکال کر اس نے اپنے منہ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پاس کی اور اس پر زور سے پھونک مار دی۔ پھونک مارتے
مشعل روشن ہو جاتی تھی اور اس کی روشنی بھی کسی طرح شم
چراغ ہیرے سے کم نہ ہوتی تھی لیکن مشعل پر پھونک مار
کے باوجود وہ روشن نہ ہوئی تو عمروعیار کے چہرے پر بے
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ کیا مسئلہ ہو گیا ہے۔ یہ میری کراماتی چیزیں میرا کہا کیو
نہیں مان رہی ہیں"۔ ــــــــ عمروعیار نے حیرت بھرے لہ
میں کہا اس نے دو تین بار مشعل پر پھونک مار کر اسے روش
کرنے کی کوشش کی لیکن جب مشعل روشن نہ ہوئی تو اس نے
جھلائے ہوئے انداز میں مشعل واپس زنبیل میں ڈال لی۔

"محافظ بونے زنبیل سے باہر آؤ۔ فوراً"۔ ــــــــ عمروعیا
نے زنبیل کا منہ کھولتے ہوئے کہا تو اسے تیز زناٹے دار آو
کے ساتھ محافظ بونا زنبیل سے باہر نکلتا ہوا محسوس ہوا۔

"میں حاضر ہوں آقا"۔ ــــــــ محافظ بونے کی آو
سنائی دی تو عمروعیار کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو
گئے کہ زنبیل سے محافظ بونا نہ صرف نکل کر باہر آ گیا تھا بلکہ اس
نے اس کی بات کا جواب بھی دیا تھا۔

"سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ یہ شہنشاہ افراسیاب کہاں ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمرو نے کہا۔

"وہ یہاں نہیں ہے آقا"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار چونک پڑا۔

"یہاں نہیں ہے کا کیا مطلب ہے۔ اس نے میرے ساتھ ہی کنویں میں چھلانگ لگائی تھی"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

"کنویں میں چھلانگ لگاتے ہی وہ اپنے حصے کے تین طلسمات کی طرف چلا گیا تھا اور آپ ان تین طلسمات میں پہنچ گئے جنہیں آپ نے سر کرنا ہے۔ اب آپ دونوں کی ملاقات ساتویں طلسم میں ہی ہو گی"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ اب یہ بتاؤ کہ یہ کیا اسرار ہے۔ میں نے یہاں روشنی کرنے کے لئے زنبیل سے شب چراغ ہیرا اور روشن مشعل نکالی تھی لیکن دونوں روشن نہ ہوئے تھے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

"آپ اس وقت شیطانی پنجرے میں قید ہیں آقا۔ شیطانی پنجرے میں قید ہونے کی وجہ سے زنبیل کی کرامات چیزیں آپ کا ساتھ نہیں دے رہی ہیں"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے جواب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیا تو عمرو عیار بری طرح سے اچھل پڑا۔

"شیطانی پنجرہ۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں شیطانی پنجرے میں قید ہوں"۔ ——— عمرو عیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ پنجرہ آپ کے قد سے بڑا اور کافی کھلا ہے۔ پنجرہ ایک سیاہ درخت کی ڈال پر لٹکا ہوا ہے اور آپ اسی پنجرے میں موجود ہیں۔ سیاہ درخت پر سیاہ رنگ کی مکڑیاں موجود ہیں جو لٹکے ہوئے پنجرے کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یہ مکڑیاں اگر اس پنجرے میں پہنچ گئیں تو آپ کے لئے مشکل ہو جائیں گی۔ مکڑیاں آپ کو نہ صرف کاٹ کھائیں گی بلکہ آپ کی ہڈیاں بھی چبا جائیں گی۔ اس لئے آپ کو جلد سے جلد اس پنجرے سے آزادی حاصل کرنی ہے۔ اس پنجرے سے نکل کر ہی آپ سامری جادوگر کے پہلے طلسم میں پہنچ سکتے ہیں"۔ محافظ بونے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو یہ سن کر عمرو عیار خوفزدہ ہو گیا کہ وہ ایک لٹکے ہوئے پنجرے میں قید تھا جس میں سیاہ مکڑیاں داخل ہونے کے لئے آ رہی تھیں۔ اور وہ مکڑیاں اسے کاٹ کاٹ کر کھا سکتی تھیں۔

"لل لل۔ لیکن مجھے اس پنجرے میں کیوں لٹکایا گیا ہے اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں اس پنجرے سے نکلوں گا کیسے"۔ ـــــــ عمرو عیار نے حیرت اور خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اس طلسم کے پہلے مرحلے کا پہلا حصہ ہے۔ ہر طلسم کے پہلے حصے میں آپ کسی نہ کسی ایسی جگہ قید ہوں گے جہاں سے نکلنے کے لئے آپ اپنی کوئی کراماتی چیز کا استعمال نہ کر سکیں گے۔ پہلے مرحلے میں آپ سے طلسم کی کوئی نہ کوئی مخلوق آ کر آپ سے ایک سوال کرے گی اور آپ کو اس کے سوال کا جواب دینا ہو گا۔ جیسے ہی آپ اس کے سوال کا ٹھیک جواب دیں گے آپ ہر طلسم کے پہلے مرحلے کی قید سے نکل جائیں گے۔ ابھی تھوڑی دیر میں مکڑیاں پنجرے کی سلاخوں پر چھا جائیں گی اور پھر ان میں سے ایک مکڑی انسانی آواز میں آپ سے بات کرے گی اور آپ سے سوال کرے گی۔ اسے جیسے ہی صحیح جواب ملے گا وہ نہ صرف غائب ہو جائے گی بلکہ آپ بھی پنجرے سے آزاد ہو کر اپنے حصے کے پہلے طلسم کے دوسرے مرحلے میں پہنچ جائیں گے جہاں آپ کو اصل طلسم فتح کرنا پڑے گا"۔ ـــــــ محافظ بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ سیاہ مکڑی مجھ سے کیا سوال کرے گی اور اگر میں نے اس کے سوال کا صحیح جواب نہ دیا تو میرے ساتھ کیا ہو گا"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"پھر وہ مکڑیاں پنجرے میں داخل ہو کر آپ پر پل پڑیں گی اور اس کے بعد جو ہو گا وہ میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"تو کیا مجھے جو یہ زمین جھولتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے وہ اصل میں پنجرہ ہے"۔ ــــــ عمرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا"۔ ــــــ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"تم میرے ساتھ رہو اور سیاہ مکڑی مجھ سے جو بھی سوال کرے مجھے اگر اس کا جواب معلوم ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ تم میری مدد کرنا اور مجھے اس مکڑی کے سوال کا جواب بتا دینا"۔ عمروعیار نے کہا۔

"نہیں آقا۔ اس مکڑی کے سوال کا جواب آپ کو ہی دینا پڑے گا۔ میں آپ کی اس معاملے میں کوئی مدد نہیں کر سکوں گا"۔ ــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیوں۔ تم میری مدد کیوں نہیں کرو گے۔ کوئی وجہ"۔ عمروعیار نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''یہ شیطان سامری جادوگر کے طلسمات ہیں اور سامری جادوگر کو ہلاک ہوئے کئی سو سال گزر چکے ہیں۔ یہ اس دور کے طلسمات ہیں جب میرا اور آپ کا اس دنیا میں کوئی وجود نہ تھا اس لئے ان طلسمات کے بارے میں جب مجھے کچھ معلوم ہی نہیں ہے تو میں آپ کی کیا مدد کروں گا۔ میں اسی صورت میں آپ کی مدد کر سکوں گا جب آپ کے سامنے اصل طلسم کھلے گا۔ اس طلسم میں کیا ہو گا اور اسے آپ کیسے سر کر سکیں گے اسے دیکھنے کے بعد ہی میں آپ کو فائدہ پہنچا سکوں گا اس سے پہلے نہیں اور طلسمات کے پہلے مرحلے میں سوالات کے جوابات دینا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کی ذہانت پر منحصر ہو گا کہ آپ کس سوال کا کیا جواب دیتے ہیں''۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے کہا۔

''ہونہہ۔ طلسمات کی دنیا میں آنے کے بعد تم اکثر اسی طرح سے بدل جاتے ہو اور مجھے فائدہ کم اور نقصان زیادہ پہنچاتے ہو اور سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیتے ہو۔ اگر ایسا ہی کرنا ہوتا ہے تو پھر مجھے تمہیں بلانے کا کیا فائدہ''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

''اب کیا کروں آقا۔ میں آپ کا غلام ہوں اور ایک بونا ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو ہوں۔ مجھ سے جو ممکن ہوتا ہے کر دیتا ہوں جو بات میرے بس سے بھی باہر ہو بھلا اس کے لئے میں کیا کر سکتا ہوں"۔ محافظ بونے نے جواب دیا تو عمرو عیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا۔ اس نے فوراً زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور زنبیل سے سلیمانی سرمہ نکال لیا۔ اس نے سرمہ دانی سے سرچو کی مدد سے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگایا تو یہ دیکھ کر اس کی مسرت کی انتہا نہ رہی کہ سلیمانی سرمہ لگاتے ہی اس کی آنکھیں روشن ہو گئی تھیں اور اسے اب اندھیرے میں بھی دن کے اجالے جیسا دکھائی دے رہا تھا اور یہ دیکھ کر وہ واقعی خوفزدہ ہو کر رہ گیا کہ وہ ایک میدان میں موجود تھا جہاں سیاہ رنگ کا ایک عجیب و غریب درخت تھا۔ درخت کسی دیو کی طرح بے حد لمبا موٹا اور پھیلا ہوا تھا۔ اس کی شاخوں کے ٹیڑھے میڑھے ہاتھ بنے ہوئے تھے اور اس پر ایک پتہ بھی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ اس کی ایک بڑی سی شاخ کسی لمبے ہاتھ کی طرح پھیلی ہوئی تھی جس پر سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا پنجرہ لٹکا ہوا تھا۔ پنجرہ موٹی موٹی سلاخوں کا بنا ہوا تھا اور اس پر لگی سلاخیں اس قدر تنگ تھیں کہ عمرو عیار جیسا دبلا پتلا انسان بھی ان کے درمیان سے باہر نہ نکل سکتا تھا۔ درخت پر سینکڑوں کی تعداد میں مینڈکوں سے بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑی سیاہ رنگ کی مکڑیاں رینگ رہی تھی جو درختوں کی شاخوں سے ہوتی ہوئی اس کے پنجرے کی سلاخوں تک آ رہی تھیں اور سلاخیں ان مکڑیوں سے بھرتی جا رہی تھی۔

''ارے باپ رے۔ یہ مکڑیاں تو واقعی بڑی خوفناک ہیں اور ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ یہ مجھے لمحوں میں چٹ کر سکتی ہیں''۔ ـــــــ عمروعیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا''۔ ـــــــ محافظ بونے نے جواب دیا جو اس کے کاندھے پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

''میں حاضر غائب ہونے والی انگوٹھی پہن لوں تو کیا اس کے ذریعے اس پنجرے سے غائب ہو کر نکل سکتا ہوں''۔ عمروعیار نے پوچھا۔

''نہیں آقا۔ اس پنجرے سے آزاد ہونے کے لئے آپ کو ان مکڑیوں کے سوال کا جواب دینا پڑے گا۔ سوال کا جواب دیئے بغیر آپ کسی بھی طرح اس پنجرے سے نہیں نکل سکیں گے۔ سامری جادوگر نے یہ طلسم ایسا ہی بنایا ہے۔ وہ چونکہ مر چکا ہے اس لئے اس کے طلسم میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا ورنہ پنجرے سے غائب کر کے میں بھی آپ کو نکال سکتا تھا''۔ محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار نے ہونٹ بھینچ لئے۔ سیاہ مکڑیاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پنجرے کی تمام سلاخوں پر پھیلتی جا رہی تھیں اور اب عمروعیار کو پنجرے کی ایک سلاخ بھی خالی دکھائی نہ دے رہی تھی۔

''عمروعیار''۔ ـــــــ اچانک عمروعیار کو ایک چیختی ہوئی انسانی آواز سنائی دی۔ آواز بے حد عجیب اور باریک سی تھی لیکن عمروعیار کو ایسا لگ رہا تھا جیسے چیختی ہوئی یہ آواز اس کے کانوں میں زبردستی گھس رہی ہو۔ عمرو بوکھلا گیا۔

''ارے باپ رے۔ یہ کون چیخا ہے''۔ ـــــــ عمروعیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایک مکڑی آپ سے مخاطب ہوئی ہے آقا''۔ ـــــــ اس کے کاندھے پر بیٹھے محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار چونک پڑا۔

''میں تاتانی ہوں عمروعیار اس طلسم کے پہلے مرحلے کی محافظ۔ تم اس وقت موت کے پنجرے میں قید ہو۔ اگر تم اس پنجرے سے رہائی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں میرے ایک سوال کا جواب دینا ہو گا۔ تم نے صحیح جواب دیا تو نہ صرف تمہاری جان بچ جائے گی بلکہ تمہیں اس پنجرے سے بھی رہا کر دیا جائے گا ورنہ اس پنجرے میں سیاہ مکڑیوں کا سیلاب آ جائے گا جو تمہاری بوٹی بوٹی الگ کر کے تمہیں کھا جائیں گی۔ تمہاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہڈیاں بھی سلامت نہیں رہیں گی"۔۔۔۔۔۔ اس چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

"اوہ۔ سوال بتاؤ"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔ وہ پنجرے کی سلاخوں پر کلبلاتی ہوئی سیاہ مکڑیوں کو دیکھ کر واقعی خوفزدہ ہو رہا تھا۔

"تم جس پنجرے میں قید ہو اس پنجرے کی ستر سلاخیں ہیں۔ ہر سلاخ پر ستر ستر تا تانیاں موجود ہیں۔ ان سلاخوں پر چمٹی ہوئی چند تا تانیاں غائب ہو جائیں گی۔ تمہاری آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہے لیکن اس کے باوجود تم نے بتانا ہے کہ تمہارے پنجرے کی ستر سلاخوں پر کل کتنی تا تانیاں باقی ہے۔ اگر تم نے صحیح تعداد بتا دی تو تم جیت جاؤ گے ورنہ ہار کی صورت میں موت تمہارا مقدر بنے گی"۔۔۔۔۔۔ سیاہ مکڑی نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسا سوال ہے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ اس نے آپ سے بہت آسان سوال کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ آپ اندھیرے میں نہیں دیکھ سکتے اس لئے آپ کو یہ نظر ہی نہیں آئے گا کہ پنجرے کی سلاخوں سے کتنی تا تانیاں،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرا مطلب ہے سیاہ مکڑیاں غائب ہوں گی۔ آپ نے غائب ہونے والی مکڑیوں اور باقی رہ جانے والی مکڑیوں کی تعداد گننی ہے اور بس"۔ ــــــــ محافظ بونے نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"آہستہ بولو۔ کہیں یہ تمہاری بات نہ سن لیں"۔ ـــــ عمرو عیار نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں آقا۔ یہ میری آواز نہیں سن سکتیں اور نہ مجھے دیکھ سکتی ہیں"۔ ــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار نے پرسکون انداز میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے عمرو عیار نے سلاخوں پر چمٹی ہوئی مکڑیوں کو غائب ہوتے دیکھا۔ پنجرے کے گرد ستر سلاخیں تھیں جن پر مکڑی کے کہنے کے مطابق ستر ستر مکڑیاں چمٹی ہوئی تھیں۔ جن کی کل تعداد چار ہزار نو سو مکڑیاں بنتی تھی۔ اب جو مکڑیاں غائب ہو رہی تھیں۔ عمرو عیار انہیں گن رہا تھا۔ پنجرے کی ہر سلاخ سے دس دس مکڑیاں غائب ہوئی تھیں۔ ستر سلاخوں سے غائب ہونے والی مکڑیوں کی تعداد سات سو تھی۔ چار ہزار نو سو مکڑیوں میں سے سات سو مکڑیاں غائب ہوئی تھیں اس لئے اب سلاخوں پر چمٹی ہوئی مکڑیوں کی تعداد گھٹ کر چار ہزار دو سو رہ گئی تھی۔ عمرو عیار چاروں طرف گھوم گھوم کر ہر سلاخ کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھ رہا تھا۔

''تاتانیاں غائب ہو گئی ہیں عمروعیار۔ اب بتاؤ تاتانیوں کی کل تعداد کتنی تھی۔ کتنی غائب ہوئی ہیں اور اب پنجرے کی ستر سلاخوں پر کتنی تعداد میں تاتانیاں باقی ہیں''۔ ــــــــ سیاہ مکڑی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''جواب دیں آقا۔ یہ آپ سے تین بار پوچھے گی۔ اگر آپ نے تیسری بار میں بھی اسے جواب نہ دیا تو ساری مکڑیاں سلاخوں سے اچھل کر پنجرے کے اندر آ جائیں گی اور پھر''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''چپ رہو۔ مجھے گننے دو۔ اگر میں نے غلطی کی تو موت میری ہو گی۔ تمہاری نہیں''۔ ــــــــ عمروعیار نے غرا کر کہا تو محافظ بونا خاموش ہو گیا۔ عمروعیار سلاخوں پر چمٹی ہوئی مکڑیوں کو بار بار گن رہا تھا۔ ظاہر ہے مکڑیوں کی تعداد ہزاروں میں تھی اس لئے اسے گننے میں مشکل پیش آ رہی تھی اس لئے اسے جواب دینے میں وقت لگ رہا تھا۔

''میں دوسری بار پوچھ رہی ہوں عمروعیار۔ جواب دو''۔ مکڑی نے چیخ کر کہا۔ عمروعیار نے جواب نہ دیا۔ وہ مسلسل گھومتا ہوا مکڑیاں گن رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اب تمہارے پاس آخری لمحات ہیں۔ جواب دو ورنہ''۔ سیاہ مکڑی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''پنجرے کی ستر سلاخوں پر ستر ستر مکڑیاں۔ میرا مطلب ہے تا تانیاں تھیں۔ ان میں سے دس دس تا تانیاں غائب ہوئی ہیں جن کی تعداد سات سو بنتی ہے اس لئے اب پنجرے کی ستر سلاخوں پر تا تانیوں کی تعداد چار ہزار دو سو رہ گئی ہے''۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا۔

عمرو عیار نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے اس نے اچانک پنجرے کی سلاخوں کو سرخ ہوتے دیکھا۔ پنجرے کی سلاخیں جیسے جیسے سرخ ہو رہی تھیں ان پر چمٹی ہوئی سیاہ مکڑیاں جل جل کر راکھ بن کر گرتی جا رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں پنجرے کی ساری سلاخیں ان مکڑیوں سے صاف ہو گئیں اور پھر اچانک پنجرے کے نچلے حصے کا تختہ کھل گیا اور عمرو عیار چیختا ہوا پنجرے سے نکل کر نیچے جا گرا۔ نیچے گرتے ہی ایک لمحے کے لئے عمرو عیار کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے تارے سے ناچ اٹھے۔ دوسرے لمحے جب عمرو عیار سیدھا ہوا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اب نہ وہاں تاریکی تھی۔ نہ وہ میدان، نہ ہی وہ دیو جیسا دکھائی دینے والا درخت کہیں دکھائی دے رہا تھا جس پر لٹکے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے پنجرے میں عمرو عیار قید تھا۔ وہ اس وقت ایک بڑی سی وادی میں موجود تھا جس کے چاروں طرف اسے اونچی نیچی پہاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ میدان صاف تھا۔ وہاں سوائے اس کے کوئی اور دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ہر سو گہری خاموشی مسلط تھی۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ وہ پنجرہ اور وہ مکڑیاں کہاں ہیں“۔ ـــــــ عمرو عیار نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”آپ نے تاتانی کے سوال کا ٹھیک جواب دیا تھا آقا۔ اس لئے آپ کو اس پنجرے سے آزادی مل گئی ہے اور اب آپ سامری طلسمات کے پہلے طلسم میں ہیں۔ آپ کے سامنے ایک خوفناک طلسم کھلنے والا ہے“۔ ـــــــ اس کے کاندھے پر بیٹھے ہوئے محافظ بونے نے جواب دیا تو عمرو عیار چونک پڑا۔

”خوفناک طلسم“۔ ـــــــ عمرو عیار کے منہ سے نکلا۔

”ہاں آقا۔ خوفناک طلسم“۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

اسی لمحے عمرو عیار کی نظریں سامنے پہاڑیوں پر پڑیں تو وہ خوف سے اچھل پڑا۔ سامنے پہاڑیوں پر سے سیاہ رنگ کے خوفناک اور بڑے بڑے شیر دھاڑتے اور چھلانگیں مارتے ہوئے نیچے آ رہے تھے۔ ان شیروں کی تعداد بے حد زیادہ تھی اور وہ غصے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گرجتے ہوئے اس تیزی سے دوڑتے ہوئے عمرو عیار کی طرف بڑھ رہے تھے جیسے وہ قریب آتے ہی عمرو عیار کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دیں گے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب ایک جنگل کے درمیان میں کھڑا
تھا۔ جنگل بے حد گھنا تھا۔ اس کے اردگرد بے شمار درخت ایک
بڑے دائرے کی شکل میں موجود تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ
درختوں کے دائرے کے جھنڈ میں ہو۔ درمیانی زمین صاف تھی
وہاں گھاس کا ایک تنکا تک دکھائی نہ دے رہا تھا۔
شہنشاہ افراسیاب جس بات پر خوفزدہ ہوا تھا وہ اس کے
اردگرد موجود درختوں پر ہزاروں کی تعداد میں لٹکے ہوئے سبز
رنگ کے ناگ تھے جو نہ صرف درختوں سے چمٹے ہوئے تھے
بلکہ ان میں سے بے شمار ناگ درختوں کی شاخوں پر دموں سے
الٹے لٹکے اپنے وجود کو لہراتے ہوئے خوفناک انداز میں پھنکار
رہے تھے۔ ان کے کھلے ہوئے منہ سے سرخ زبانیں باہر لپک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہی تھیں جو عام ناگوں سے کہیں لمبی اور نوکدار تھیں۔ یہی نہیں ناگ پھنکارتے تھے تو ان کے منہ سے باقاعدہ آگ کے شعلے بھی نکل رہے تھے۔ ابھی شہنشاہ افراسیاب ان ناگوں کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک ناگ درختوں سے پکے ہوئے پھلوں کی طرح نیچے گرنا شروع ہو گئے۔ زمین پر آتے ہی ناگ پلٹنیاں کھاتے اور پھر مڑ کر اس طرف رینگنے لگتے جس طرف شہنشاہ افراسیاب موجود تھا۔

"ارے۔ یہ تو زہریلے اور آگ اگلنے والے ناگ ہیں اور یہ سارے کے سارے میری طرف آ رہے ہیں"۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے فوراً ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کی ایک ہڈی آ گئی۔ اس ہڈی کے سر پر ایک چھوٹی سی انسانی کھوپڑی بنی ہوئی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب آگے بڑھا اور اس نے ہڈی کے سرے پر بنی ہوئی کھوپڑی کو زمین سے لگایا اور پھر وہ زمین پر تیزی سے دائرہ کھینچنے لگا۔ جیسے ہی دائرہ بنا وہ تیزی سے دائرے کے درمیان میں آ کھڑا ہوا۔ اس وقت تک ہزاروں سبز ناگ رینگتے ہوئے چاروں طرف سے کافی نزدیک آ گئے تھے۔ شہنشاہ افراسیاب کو زمین ان سبز ناگوں سے بھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگ رہا تھا جیسے وہ ان سبز اور آگ اگلنے والے ناگوں کی دنیا میں آ گیا ہو جہاں سوائے ان ناگوں کے اور کوئی ذی روح موجود نہ ہو۔ ناگ جیسے جیسے قریب آ رہے تھے ان کی پھنکاروں کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں اور ان کے منہ سے نکلنے والی آگ بھی بڑے بڑے شعلوں کا روپ دھار رہی تھی۔ شعلے ان کے منہ سے نکلتے تھے اور پھر ہوا میں کچھ فاصلے پر آتے ہی غائب ہو جاتے تھے۔

شہنشاہ افراسیاب نے کھوپڑی کا رخ اپنے بنائے ہوئے دائرے کی طرف کر کے جھٹکا تو کھوپڑی کی آنکھوں سے بجلی کی لہریں سی نکل کر اس دائرے پر پڑیں۔ دوسرے لمحے ایک شعلہ سا بھڑکا اور تیزی سے دائرے کے گرد پھیلتا چلا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ پورے دائرے میں پھیل گئی۔ اب شہنشاہ افراسیاب آگ کے اس دائرے کے درمیان میں کھڑا تھا۔

''اب دیکھتا ہوں یہ ناگ کیسے میرے قریب آتے ہیں''۔ شہنشاہ افراسیاب نے غراتے ہوئے کہا۔ ناگ چاروں طرف سے اس کے بنائے ہوئے آگ کے دائرے کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے اور آگ دیکھ کر رک گئے لیکن ان کے پھنکارنے اور آگ اگلنے میں بے حد تیزی آ گئی تھی۔ ان کے منہ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکلنے والے آگ کے شعلے دائرے میں لگی ہوئی آگ سے ٹکرا
ٹکرا کر بجھ رہے تھے۔ ناگوں کو دائرے کے باہر رکتے دیکھ کر
شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر سکون آ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے
وہ بوکھلا گیا۔ اس نے اچانک ایک بڑے سے سبز ناگ کو ہوا میں
اچھلتے اور تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس ناگ کے منہ
سے آگ کی دھاریں نکل رہی تھیں۔ شہنشاہ افراسیاب نے فوراً
سیاہ ہڈی کا رخ اس ناگ کی طرف کیا تو ہڈی پر لگی ہوئی کھوپڑی
کی آنکھوں سے برق سی نکل کر اس ناگ پر پڑی۔ دوسرے
لمحے ناگ یکلخت جل کر راکھ بنا اور اس کی راکھ ہوا میں اُڑتی
نظر آئی۔ اسی لمحے ایک اور ناگ اچھلا اس کے بعد ایک اور اور
پھر چاروں طرف سے ناگوں نے اچھل اچھل کر دائرے میں
کھڑے شہنشاہ افراسیاب پر چھلانگیں لگانا شروع کر دیں۔ ان
ناگوں کو چھلانگیں لگاتا دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے گھوم گھوم کر
ہڈی کی کھوپڑی سے انہیں جلا کر بھسم کرنا شروع کر دیا۔

''شہنشاہ افراسیاب''۔ ــــــــــ اچانک اس نے ایک سرسراتی
ہوئی آواز سنی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے چاروں طرف گھوم کر
دیکھا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ ناگ مسلسل اس پر
اچھل اچھل کر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور وہ چاروں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرف پاگلوں کی طرح گھوم گھوم کر ان پر ہڈی کی کھوپڑی سے بجلی کی لہریں پھینک کر انہیں جلا کر بھسم کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ جتنے ناگوں کو جلا جلا کر بھسم کرتا تھا اس سے زیادہ تعداد میں ناگ اچھل اچھل کر اس کی طرف آ رہے تھے اور مسلسل گھوم گھوم کر انہیں جلا کر راکھ کرتے ہوئے شہنشاہ افراسیاب کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

''کون ہے۔ کس کی آواز ہے''۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا۔

''یہ سبز ناگوں گا طلسم ہے۔ یہاں لاکھوں کی تعداد میں سبز ناگ ہیں جو زہریلے ہونے کے ساتھ ساتھ آگ بھی اگلتے ہیں۔ تمہیں ان ناگوں سے بچنا ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی ناگ نے تمہیں کاٹ لیا تو تم ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاؤ گے اور اگر تم ان ناگوں کے منہ سے نکلی ہوئی آگ کی زد میں آ گئے تب بھی تم زندہ نہیں بچ سکو گے۔ اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے تمہیں سر کے بل کھڑا ہونا ہے۔ جب تک تم سر کے بل کھڑے رہو گے تم پر کوئی ناگ حملہ نہیں کرے گا''۔ ـــــ آواز نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بری طرح سے اچھل پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''سر کے بل''۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں''۔ ــــــــ آواز آئی۔ شہنشاہ افراسیاب واقعی حملہ کرنے والے ناگوں کو بھسم کر کر کے تھک گیا تھا۔ ہزاروں لاکھوں ناگ اب بھی وہاں موجود تھے جو اس پر مسلسل اچھل اچھل کر حملے کر رہے تھے اور ان کے حملوں میں شدت آتی جا رہی تھی۔ چونکہ ناگ چاروں طرف سے اس پر حملے کر رہے تھے اس لئے شہنشاہ افراسیاب کو اب خود کو ان ناگوں سے بچانا مشکل ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے تیزی سے ہڈی چاروں طرف گھمائی تو ناگ جو اس بار چاروں طرف سے اچھل کر اس کی طرف آئے تھے وہ ہڈی پر لگی کھوپڑی کی آنکھوں سے نکلنے والی لہروں کا شکار ہو کر جل کر بھسم ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ مزید ناگ اچھل کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف آتے شہنشاہ افراسیاب نے ہڈی ہوا میں اچھال دی۔ جیسے ہی ہڈی ہوا میں اچھلی غائب ہو گئی۔ شہنشاہ افراسیاب نے فوراً قلابازی کھائی اور ہاتھوں کے بل زمین پر آ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنا سر زمین سے لگایا اور الٹا کھڑا ہو گیا۔

دائرے کے باہر موجود سبز ناگ جو اس پر حملہ کرنے کے لئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اچھل کر اس کی طرف آنے ہی لگے تھے کہ اسے سر کے بل کھڑا دیکھ کر یوں وہیں رک گئے جیسے چابی والا کھلونا چابی ختم ہونے پر فوراً رک جاتا ہے پھر وہ اور زور زور سے پھنکارنے لگے۔ ان کے منہ سے نکلنے والی آگ دائرے کے گرد لگی ہوئی آگ سے ٹکرانے لگی۔

''میں سر کے بل کھڑا ہو گیا ہوں۔ اب یہ ناگ مجھ پر حملہ نہیں کریں گے۔ یہ سچ ہے نا''۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جب تک تم سر کے بل کھڑے رہو گے ان میں سے ایک بھی ناگ تم پر حملہ نہیں کرے گا''۔ ——— آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''مجھے بتایا گیا تھا کہ مجھے اس طلسم کو ختم کرنے کا راز بتایا جائے گا لیکن ان آگ اگلنے والے ناگوں نے تو مجھ پر فوراً ہی حملہ کر دیا تھا۔ نہ مجھے اس طلسم کی تفصیل بتائی گئی اور نہ ہی اسے ختم کرنے کا راز''۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا۔

''تم نے سبز ناگوں کو اپنے قریب آنے اور حملہ کرنے دعوت خود دی تھی شہنشاہ افراسیاب۔ اگر تم اپنی جگہ پر کھڑے رہتے تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ تمہارے اردگرد آ کر جمع ہو جاتے۔ یہ نہ تم پر حملہ کرتے اور نہ تم پر آگ پھینکتے لیکن تم نے اپنی جادوئی طاقت سے آگ کا دائرہ بنا کر انہیں روکنے کی کوشش کی تھی اس لئے یہ تم پر حملہ آور ہو گئے۔ بہرحال اگر تم اس طلسم کو سر کرنا چاہتے ہو تو تمہیں الٹا لٹک کر ان ناگوں کے اوپر جانا ہو گا اور اسی حالت میں سبز رنگ ے اس ناگ کو تلاش کرنا ہے جس کی دم نیلے رنگ کی ہے۔ اس ناگ کو پہچان کر تمہیں اسے ہلاک کرنا ہے۔ جیسے ہی تم اس ناگ کو ہلاک کرو گے اسی وقت سارے سبز ناگ غائب ہو جائیں گے اور سامری جادوگر کے طلسمات کا یہ مرحلہ ختم ہو جائے گا"۔ ——— آواز نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر حیرانی لہرانے لگی۔

"الٹا لٹک کر ان ناگوں کے اوپر جانا ہو گا۔ کیا مطلب۔ میں الٹا لٹک کر ان ناگوں کے اوپر کیسے جا سکتا ہوں اور یہاں تو لاکھوں کی تعداد میں سانپ ہیں۔ کیا میں ایک ایک ناگ کی دم پکڑ کر دیکھوں گا کہ کس کی دم سبز ہے اور کس کی نیلی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس بار اسے جواب میں کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"مجھے جواب دو۔ خاموش کیوں ہو گئے ہو"۔ ——— شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن پھر بھی خاموشی رہی۔ شاید آواز اسے طلسم کے بارے میں بتانے آئی تھی اب وہاں خاموشی چھا گئی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب کافی دیر چیختا چلاتا رہا لیکن جب اسے کوئی آواز سنائی نہ دی تو شہنشاہ افراسیاب پریشان ہو گیا۔

''سامری جادوگر نے یہ کیسے احمقانہ طلسمات بنائے ہیں۔ ایک تو مجھے یہاں سر کے بل کھڑا ہو کر ان ناگوں سے بچنا پڑ رہا ہے اور دوسرا اس احمق آواز نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھے الٹا لٹک کر ان ناگوں پر جانا ہے اور ان میں سے ایسے ناگ کو تلاش کرنا ہے جس کی دم نیلی ہے اور پھر مجھے اس ناگ کو ہلاک کرنا ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ آخر سامری جادوگر نے کیا سوچ کر یہ طلسمات بنائے ہیں''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ سر کے بل کھڑا کھڑا تھک گیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ قلابازی کھا کر سیدھا ہو جائے لیکن وہ جانتا تھا کہ ان زہریلے اور آگ اگلنے والے ناگوں سے وہ اس وقت تک محفوظ رہ سکتا ہے جب تک وہ سر کے بل کھڑا ہے۔ جیسے ہی وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوگا ناگ ایک بار پھر اس پر حملہ کر دیں گے اور ان ناگوں نے یا تو اسے ڈس لینا ہے یا پھر منہ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آگ اگل کر اسے جلا دینا ہے۔ دونوں ہی صورتوں میں اس کی موت ہو سکتی تھی لیکن اس کے لئے یہ پریشانی تھی کہ وہ خود کو الٹا لٹکائے کس طرح ان ناگوں پر چکر لگا سکتا تھا اور کیسے ان میں سے نیلی دم والے ناگ کو تلاش کر سکتا تھا۔

''اب میں کیا کروں۔ میری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آ رہا ہے۔ کاش میرے ساتھ ملکہ حیرت جادو ہوتی تو وہ مجھے اس مسئلے سے نکلنے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور بتا دیتی''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر وہ اچانک چونک پڑا۔

''اوہ اوہ۔ میں بھی کتنا بڑا احمق ہوں۔ میں تو یہ بھول ہی گیا تھا کہ میں شہنشاہ افراسیاب ہوں جادوگروں کا شہنشاہ اور مجھ جیسا بڑا جادوگر اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ میں جادو کے ذریعے سب کچھ کر سکتا ہوں۔ سب کچھ''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے تیزی سے کچھ پڑھا اور پھر اپنا ہاتھ اپنے پیروں کی طرف جھٹکا تو اچانک ایک رسی نمودار ہوئی اور اس کا ایک سرا تیزی سے شہنشاہ افراسیاب کی دونوں ٹانگوں کے گرد لپٹتا چلا گیا پھر رسی کا دوسرا سرا ہوا میں اٹھا اور بلندی پر جا کر کسی نیزے کی طرح تن گیا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کسی نادیدہ ہستی نے رسی کے دوسرے سرے کو پکڑ کر اوپر کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھینچ رکھا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب نے ایک اور منتر پڑھ کر پھونکا تو ہوا میں اٹھے ہوئے رسی کے سرے پر ایک بڑا سا پرندہ نمودار ہوا۔

یہ چمگادڑ جیسا پرندہ تھا جو دیو قامت اور انتہائی خوفناک تھا۔ پرندے نے نمودار ہوتے ہی زور دار چنگھاڑ ماری اور پر مارتا ہوا ہوا میں معلق ہو گیا۔

''اس رسی کو اپنے پنجوں میں پکڑو اور مجھے الٹا لٹکائے ان ناگوں کے اوپر سے گزارو۔ ان ناگوں میں سبز رنگ کا ایک ایسا ناگ ہے جس کی دم نیلے رنگ کی ہے۔ مجھے اس ناگ کو تلاش کرنا ہے۔ اٹھاؤ مجھے جلدی''۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا تو چمگادڑ نما پرندے نے جھپٹ کر رسی کا دوسرا سرا پکڑا اور پھر پر مارتا ہوا اوپر اٹھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ اوپر اٹھ رہا تھا شہنشاہ افراسیاب بھی اس کے ساتھ رسی سے لٹکا اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔

''شاباش۔ اٹھاؤ۔ مجھے اسی طرح سے اوپر اٹھاتے جاؤ''۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو پرندہ اسے لئے کافی بلند ہو گیا۔ اب شہنشاہ افراسیاب زمین سے تقریباً دس بارہ فٹ بلند الٹا لٹکا ہوا تھا۔ اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک تلوار آ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئی جس کی دھار بے حد چمکدار اور تیز تھی۔

"اب مجھے ان ناگوں کے اوپر سے گزارو۔ میں ایک ایک ناگ اور اس کی دم دیکھنا چاہتا ہوں"۔_____ شہنشاہ نے کہا تو پرندہ اسے لئے آہستہ آہستہ ہوا میں تیرنے لگا۔ اسے ہوا میں الٹا لٹکے تیرتے دیکھ کر ناگ سر اٹھا کر خوفناک انداز میں پھنکارنے لگے۔

ناگوں کی تعداد لاکھوں میں تھی لیکن یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب مطمئن ہو گیا تھا کہ ناگوں کی اتنی تعداد ہونے کے باوجود وہ ایک دوسرے سے الجھے ہوئے نہیں تھے بلکہ سب کے سب ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر تھے۔ ان کی دمیں آسانی سے دیکھی جا سکتی تھیں۔ ناگ اچھل اچھل کر شہنشاہ افراسیاب پر پھر سے حملہ کرنا شروع ہو گئے تھے لیکن شہنشاہ افراسیاب ان سے کافی بلندی پر تھا اس لئے نہ تو ناگ اس تک پہنچ پا رہے تھے اور نہ ان کے منہ سے نکلنے والی آگ اسے کوئی نقصان پہنچا رہی تھی۔ آگ ہوا میں اوپر اٹھتے ہی ختم ہو جاتی تھی اس لئے شہنشاہ افراسیاب مطمئن تھا کہ ناگ اب اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ وہ پرندے کے ذریعے رسی سے الٹا لٹک کر فضا میں تیرتا رہا اس نے ایک ایک کر کے تمام ناگوں کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دموں کو اچھی طرح سے دیکھ لیا لیکن سب کے سب ناگوں کی دمیں ایک جیسی تھیں اور ان کے رنگ سبز ہی تھے۔ ان میں ایک بھی ایسا ناگ نہ تھا جس کی دم نیلے رنگ کی ہو اور شہنشاہ افراسیاب کو بتایا گیا تھا کہ اسے ایسے ناگ کو تلاش کر کے ہلاک کرنا ہے جس کی دن نیلے رنگ کی ہے۔

''یہ کیا۔ میں نے تو سب ناگوں کو دیکھ لیا ہے۔ یہاں تو ایک بھی ایسا ناگ نہیں ہے جس کی دم نیلے رنگ کی ہو۔ اب میں کیا کروں۔ اگر میں نے نیلی دم والے ناگ کو تلاش کر کے اسے ہلاک نہ کیا تو یہ طلسم کیسے ختم ہو گا''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ پرندے کے ذریعے الٹا لٹکا پھر ان ناگوں میں نیلے دم والے ناگ کی تلاش کرنے لگا لیکن لاحاصل۔

''کہیں اس بدروح نے مجھے دھوکہ تو نہیں دیا کہ ان ناگوں میں نیلے رنگ کی دم والا ناگ موجود ہے۔ وہ آواز یقیناً کسی بدروح کی ہی تھی''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ الٹا لٹکے لٹکے اس کا حشر ہوتا جا رہا تھا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا جیسے اس کے جسم کا سارا خون سمٹ کر اس کے چہرے پر آ گیا ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اب میں کیا کروں۔ مجھے نیلی دم والا ناگ تو کہیں دکھائی نہیں دے رہا ہے"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اس کی نظریں ایک ناگ پر پڑیں جو دوسرے ناگوں کے برعکس کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے اپنی دم چھپائی ہوئی تھی۔ ایک لمحے کے لئے اس نے جھرجھری سی لی تو اس کی دم ظاہر ہوئی تھی جو شہنشاہ افراسیاب کو نیلے رنگ کی معلوم ہوئی تھی۔ اس ناگ کو دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے پرندے کو حکم دیا کہ وہ اس ناگ کی طرف بڑھے۔ پرندہ تیزی سے آگے بڑھا اور شہنشاہ افراسیاب کو لئے اس ناگ کے پاس آ گیا جو کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب کو اپنی جانب آتے دیکھ کر ناگ بوکھلا سا گیا وہ اس نے تیزی سے کنڈلی کھولی اور اپنا سر زمین سے لگا کر تیزی سے ایک طرف رینگنے لگا۔ ناگ جیسے ہی کنڈلی کھول کر رینگنا شروع ہوا شہنشاہ افراسیاب کو اس کی دم واضح دکھائی دے گئی۔ دم واقعی نیلے رنگ کی تھی۔ وہ ناگ، شہنشاہ افراسیاب کو دیکھ کر بھاگ اٹھا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب نے پرندے کو حکم دیا تو پرندہ اسے الٹا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لٹکائے تیزی سے رینگ کر دور جاتے ہوئے نیلی دم والے ناگ کی طرف لے کر بڑھا۔ چونکہ شہنشاہ افراسیاب ہوا میں تھا اور ناگ زمین پر رینگ رہا تھا اس لئے شہنشاہ افراسیاب کی رفتار تیز تھی وہ فوراً ہی اس ناگ تک پہنچ گیا۔ اس سے پہلے کہ ناگ اسے جل دے کر نکل جاتا شہنشاہ افراسیاب نے لمبے پھل والی تلوار پوری قوت سے ناگ کے سر پر مار دی۔ ناگ کا سر ایک جھٹکے سے کٹ کر دور جا گرا۔ دوسرے لمحے سر کٹے ناگ کا وجود بری طرح سے چرمر ہونے لگا۔

اس کے کٹے ہوئے سر سے خون کا فوارہ سا چھوٹا تھا۔ اگر پرندہ شہنشاہ افراسیاب کو لے کر تیزی سے پیچھے نہ ہٹ جاتا تو ناگ کی کٹی ہوئی گردن سے اچھلنے والا خون کا فوارہ اس کا چہرہ بھگو دیتا۔

ناگ کا سر کٹا وجود چند لمحے چرمراتا رہا پھر اچانک اس کے وجود اور اس کے کٹے ہوئے سر میں آگ لگ گئی۔ اسی لمحے وہاں موجود دوسرے ناگ بھی خود بخود آگ کی لپیٹ میں آ گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں موجود تمام ناگ آگ میں جلنا شروع ہو گئے۔ وہ آگ میں جلتے ہوئے بری طرح سے چرمر ہو رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ ناگ مکمل طور پر جل کر راکھ بن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاتے اچانک شہنشاہ افراسیاب کے پیروں پر بندھی ہوئی رسی خود بخود کھل گئی۔ دوسرے لمحے وہ سر کے بل جلتے ہوئے ناگوں پر گرتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیاہ شیروں کی فوج کو اپنی طرف آتا دیکھ کر عمرو عیار کا
وف سے برا حال ہو گیا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑے ان شیروں کی
رف دیکھ رہا تھا جو بری طرح سے گرجتے اور دہاڑتے ہوئے
رطرف سے عمرو عیار کی جانب آ رہے تھے۔
''اتنے سارے شیر''۔ ـــــــ عمرو عیار نے خوف بھرے
لہجے میں کہا۔
''بے فکر رہیں آقا۔ یہ شیر آپ کو کچھ نہیں کہیں گے''۔ محافظ
و نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمرو عیار چونک پڑا۔
''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ شیر مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ اگر یہ
مجھے پھاڑ کھانے کے لئے نہیں آئے تو پھر سب میری طرف
کیوں دوڑے چلے آ رہے ہیں''۔ ـــــــ عمرو عیار نے خوف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ محافظ بونا کوئی جواب دیتا شیر تیزی سے دوڑتے ہوئے آئے اور پھر عمروعیار کے سامنے آ کر رک گئے اور پھر وہ عمروعیار کو خونخوار نظروں سے دیکھ کر دھاڑنے اور غرانے لگے۔ انہیں اپنے سے دس قدموں کے فاصلے پر رکتے دیکھ کر عمروعیار کا خوف قدرے زائل ہو گیا لیکن ان کے دہاڑنے اور غرانے کی آوازیں سن کر عمروعیار کا دل ہول کھا رہا تھا۔

"کک کک۔ کیسے ہو تم سب دوستو"۔ ــــــ عمروعیار نے شیروں کی طرف دیکھ کر دانت نکالتے ہوئے مگر بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ جواب میں ایک شیر اس بری طرح سے دہاڑا کہ عمروعیار بوکھلا کر چیختا ہوا کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے بعد ایک اور شیر دہاڑا۔ اب شیر بار بار دہاڑ رہے تھے اور ان کے دہاڑنے کی خوفناک آوازیں سن کر عمروعیار ان کے دائرے میں بری طرح سے ناچتا پھر رہا تھا۔

"یہ سب مجھ پر دہاڑ کیوں رہے ہیں"۔ ــــــ عمروعیار نے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ اپنی آمد کا اعلان کر رہے ہیں آقا۔ یہ آپ کو بتا رہے ہیں کہ آپ اپنی جگہ پر کھڑے رہیں۔ اگر آپ نے یہاں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھاگنے کی کوشش کی تو یہ آپ پر جھپٹ پڑیں گے اور پھر یہ سب مل کر آپ کی بوٹیاں اُڑا دیں گے"۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں اتنے سارے شیروں کی موجودگی میں بھلا میں بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں"۔ ــــــــ عمروعیار نے منمناتے ہوئے کہا۔

"عمروعیار"۔ ــــــــ اچانک ایک دہاڑتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمروعیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر موجود خوف اور زیادہ بڑھ گیا اور وہ سہمی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کس کی آواز ہے"۔ ــــــــ عمروعیار نے کہا۔

"اس طلسم کے محافظ کی آواز ہے آقا۔ وہ آپ کو اس طلسم کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہے"۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"نہ نظر آنے والے بھائی صاحب۔ بولو۔ میں سن رہا ہوں"۔ ــــــــ عمروعیار نے کہا۔

"تم سامری جادوگر کے پہلے طلسم کے دوسرے حصے میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود ہو۔ تمہیں اس حصے میں ان شیروں کا مقابلہ کرنا ہے“ اس آواز نے کہا تو عمرو عیار اچھل پڑا۔

”ان شیروں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ارے باپ رے۔ یہ تو بہت سارے شیر ہیں اور میں اکیلا ہوں“۔ ـــــــ عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”ان شیروں کی تعداد ایک سو ہے۔ تمہیں ان سے اپنی جان بچا کر بھاگنا ہے اور ان کا مقابلہ کر کے انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ ان سو شیروں میں سے تمہیں کم از کم دس شیروں کو ہلاک کرنا ہے۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں۔ انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرو یا کسی ہتھیار سے۔ تم پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اب یہ تمہاری ذہانت اور بہادری پر منحصر ہے کہ تم ان سو شیروں میں سے دس شیروں کو کیسے ہلاک کرتے ہو یا پھر یہ سو شیر مل کر تمہاری بوٹیاں اُڑاتے ہیں“ ـــــــ اس آواز نے کہا۔

”لل لل۔ لیکن میں دس شیروں کو کیسے ہلاک کر سکتا ہوں۔ میں تو ایک دبلا پتلا اور منحنی سا آدمی ہوں۔ میں نے تو آج تک ایک ہرنی کا بچہ بھی نہیں مارا ہے اور تم مجھے اکٹھے دس شیر مارنے کا کہہ رہے ہو۔ ان کی تعداد کم کرو“۔ ـــــــ عمرو عیار نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوف بھرے لہجے میں کہا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''مجھے صرف ایک شیر کو مارنے کا کہہ دو۔ میرے لئے وہ بھی مشکل ہو گا لیکن بہرحال میں کوشش تو کر سکتا ہوں''۔ عمرو عیار نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن جواب ندارد۔

''ارے کچھ تو بولو۔ تم تو ایسے خاموش ہو گئے ہو جیسے تمہیں سانپ، نہیں سانپ نہیں ان میں سے کسی شیر نے سونگھ لیا ہو۔ بولو۔ چلو ایک نہیں دو شیر سہی۔ میں دو شیروں کو مار دیتا ہوں''۔ عمرو عیار نے کہا تو پھر بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔

''آقا۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ طلسم کے محافظ نے آپ کو ساری تفصیل بتا دی ہے اور وہ یہاں سے جا چکا ہے''۔ محافظ بونے نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جج جج۔ جا چکا ہے۔ کیا مطلب۔ وہ ایسے کیسے جا سکتا ہے۔ اسے مجھ سے بات کرنی ہو گی۔ یہ تو غلط ہے نا کہ ایک بوڑھے اور کمزور آدمی کو دس دس شیروں سے لڑنے کا کہا جا رہا ہے۔ میں انسان ہوں کوئی جن تو نہیں کہ ان سو شیروں میں سے دس شیروں کا مقابلہ کروں۔ یہ تو لمحوں میں مجھے چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے۔ ارے باپ رہے دیکھو۔ یہ میری طرف بڑھ رہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں''۔ـــــ عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ شیر واقعی اب غراتے ہوئے ایک بڑے دائرے کی شکل میں عمرو عیار کی جانب قدم بڑھانا شروع ہو گئے تھے۔ ان کی خونخوار نظریں عمرو عیار پر جمی ہوئی تھیں جیسے وہ ایک ساتھ عمرو عیار پر حملہ کریں گے اور اس کی بوٹیاں اُڑا دیں گے۔

''مم مم۔ میری مدد کرو محافظ بونے۔ کیا تم میرے کاندھے پر آرام کرنے کے لئے بیٹھے ہو۔ مجھے بتاؤ میں ان شیروں سے اپنا بچاؤ کیسے کروں۔ یہ سب تو مجھے ایسی نظروں سے دیکھ رہے ہیں جیسے یہ سب میری بوٹیاں کھا کر رہیں گے''۔ــــ عمرو عیار نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''آپ ڈر کیوں رہے ہیں آقا۔ آپ کریں ان شیروں کو مقابلہ۔ اس آواز نے آپ کو تمام شیروں کا مقابلہ کرنے کے لئے تو نہیں کہا۔ آپ کو ان میں سے صرف دس شیر ہی ہلاک کرنے ہیں اور بس''۔ـــــ محافظ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو عیار غرا کر رہ گیا۔

''دس شیروں کو ہلاک کرنا خالہ جی کا گھر ہے نا''۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا تو محافظ بونا بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم ہنس رہے ہو احمق بونے اور ادھر میری جان پر بنی ہوئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے''۔ ــــــــ محافظ بونے کی ہنسی سن کر عمرو عیار کو اور زیادہ غصہ آ گیا۔

''تو کیا کروں آقا۔ آپ ہی بتائیں''۔ ــــــــ محافظ بونے نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

''ان شیروں کو یہاں سے غائب کر دو''۔ ــــــــ عمرو عیار نے کہا۔

''نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ کو ان شیروں میں سے ہر حال میں دس شیروں کو ہلاک کرنا ہو گا۔ جب تک آپ دس شیر ہلاک نہیں کریں گے اس وقت تک آپ اس طلسم سے نہیں نکل سکیں گے''۔ ــــــــ محافظ بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

''وہ تو مجھے ویسے بھی لگ رہا ہے کہ میں اس طلسم سے کبھی نہیں نکل سکوں گا۔ ظاہر ہے ان شیروں نے میری بوٹیاں کر کے کھا جانی ہیں پھر بھلا میں یہاں سے کیسے نکل سکتا ہوں''۔ عمرو عیار نے کہا۔ اسی لمحے وہ خوف سے بری طرح سے چیختا ہوا ایک طرف ہٹ گیا۔ ایک سیاہ شیر نے دھاڑ مارتے ہوئے اچانک اس پر چھلانگ لگا دی تھی۔ عمرو عیار اگر فوراً ایک طرف چھلانگ نہ لگا دیتا تو وہ شیر اس سے آ ٹکراتا اور اس کے منوں وزنی بوجھ تلے عمرو عیار دب جاتا اور شیر واقعی اس کے ٹکڑے اُڑا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیتا۔

عمرو عیار کے ایک طرف ہٹتے ہی شیر اپنی ہی جھونک میں سامنے موجود شیر سے ٹکرایا تو دوسرے شیر بھی بری طرح سے دھاڑنے لگے۔ عمرو عیار فوراً سیدھا ہوا اور اس نے تیزی سے چھلانگ لگائی اور سامنے غراتے ہوئے شیر کی طرف دوڑا۔ شیر اسے دیکھ کر غرایا۔ عمرو عیار نے دوڑتے دوڑتے اچانک اونچی چھلانگ لگائی اور پھر اس کا ایک پیر شیر کے سر پر پڑا۔ وہ پھر اچھلا۔ اس نے دوسرا پیر شیر کی گردن پر رکھا اور پھر رکے بغیر شیر کی کمر پر دوڑتا چلا گیا۔ شیر غراتا ہوا اس کی طرف پلٹا لیکن عمرو عیار پھر اچھلا اور اس شیر کے پیچھے موجود دوسرے شیر پر کود گیا۔ وہ شیر بھڑکا ہی تھا کہ عمرو عیار تیزی سے چھلانگ لگا کر تیسرے اور پھر چوتھے شیر پر آ گیا۔ شیر پلٹ پلٹ کر اس پر جھپٹنے کی کوشش کرتے اور ان شیروں کے اردگرد موجود دوسرے شیر بھی اچھل اچھل کر عمرو عیار کو دبوچنے کی کوشش کرتے لیکن عمرو عیار کے جسم میں تو جیسے پارہ بھرا ہوا تھا۔ وہ شیروں کے اوپر چھلانگیں مارتا چلا جا رہا تھا اور پھر وہ ان شیروں کے اوپر سے دوڑتا اور چھلانگیں مارتا ہوا پیچھے موجود خالی زمین کی طرف آ گیا اور پھر اس نے لمبی چھلانگ لگائی اور شیروں سے کود کر خالی زمین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر پہنچ گیا اور رکے بغیر ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

''یہ آپ کیا کر رہے ہیں آقا''۔ ـــــــ محافظ بونے نے اسے اس طرح سے دوڑتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان شیروں سے ڈر کر بھاگ رہا ہوں احمق بونے۔ تم اتنا بھی نہیں جانتے''۔ ـــــــ عمروعیار نے اور تیز بھاگتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ بھاگ کیوں رہے ہیں۔ آپ کو تو ان میں سے دس شیروں کو ہلاک کرنا ہے۔ صرف دس کو''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''تم دس کی بات کر رہے ہو۔ میں ان میں سے ایک شیر کو بھی ہلاک نہیں کر سکتا۔ اگر میں رک گیا اور ان میں سے کسی ایک شیر نے بھی مجھے دبوچ لیا تو میرا ستیاناس کیا سوا ستیاناس ہو جائے گا''۔ ـــــــ عمروعیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ زمین پر آتے ہی وہ اپنی پتلی پتلی ٹانگوں سے گھوڑے کی سی رفتار سے بھاگ رہا تھا۔

شیر گرجتے اور چھلانگیں لگاتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے اور یہ حیرت انگیز بات تھی کہ عمروعیار کے مقابلے میں ان شیروں کی رفتار تیز نہ تھی۔ عمروعیار ان سے کافی آگے نکل گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا اور وہ ایک دائرے کی شکل میں بھاگ رہا تھا۔ شیر بھی قطاروں کی شکل میں اس کے پیچھے بھاگے چلے آ رہے تھے۔

"اس طرح تو دوڑ دوڑ کر آپ تھک جائیں گے آقا۔ پھر جہاں بھی آپ تھک کر رکیں گے شیر آپ پر حملہ کر دیں گے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ مجھ سے پہلے یہ شیر تھک جائیں گے جب یہ تھک کر چور ہو جائیں گے اور ہانپنے لگیں گے اور ان میں اتنی بھی سکت نہ ہو گی کہ یہ مجھ پر حملہ کر سکیں تو پھر میں اطمینان سے ان کے قریب جاؤں گا اور ایک ایک کر کے دس تو کیا ان سو کے سو شیروں کو ہلاک کر دوں گا"۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"یہ جادو کے شیر ہیں۔ تھکنے والے شیر نہیں ہیں"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"جادو کے شیر۔ کیا مطلب۔ کیا یہ جنگلوں کے اصل شیر نہیں ہیں"۔ ـــــــ عمرو عیار نے چونک کر کہا۔

"نہیں آقا۔ یہ شیطانی ذریتیں ہیں جنھوں نے شیروں کا روپ دھار رکھا ہے"۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

"تو تم نے یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی احمق بونے۔ خواہ مخواہ تم مجھے ان سے ڈرا کر بھاگنے پر مجبور کر رہے ہو۔ مجھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہلے بتا دیتے کہ یہ اصل شیر نہیں ہیں تو میں ان کا ناطقہ بند کر دیتا"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے حیرت سے پوچھا۔

اسی لمحے عمرو عیار رکا اور پھر مڑ کر وہ اپنی طرف بھاگ کر آنے والے شیروں کی طرف دیکھنے لگا جو ابھی اس سے کافی دور تھے۔ عمرو عیار نے فوراً زنبیل سے جال الیاسی نکالا اور جال کھول کر اسے زمین پر رکھا اور اس کا ایک سرا پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر شیر جیسے ہی بھاگتے ہوئے اس کے نزدیک پہنچے عمرو عیار نے جال کے سرے کو جھٹکا دیا تو زمین پر پڑا ہوا جال ہوا میں اٹھا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر جال یکلخت ان شیروں پر جا گرا۔ ہوا میں اچھلتے ہی جال اس قدر پھیل گیا تھا کہ سو کے سو شیر اس جال میں آسانی سے قید ہو گئے۔ جال میں قید ہوتے ہی شیر بری طرح سے گرجنے اور تڑپنے لگے۔ وہ خود کو جال سے آزاد کرانے کے لئے دہاڑتے ہوئے پنجے مار رہے تھے لیکن جال الیاسی سے نکلنا بھلا ان کے لئے کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔

"اب سمجھ میں آیا کیسے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے گردن گھما کر کاندھے پر بیٹھے ہوئے محافظ بونے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں آقا۔ آ گیا سمجھ"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اب کہو تو دس کیا سب کے سب شیروں کی گردنیں کاٹ دوں"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

"نہیں آقا۔ اس طلسم کا توڑ یہی ہے کہ ان میں سے دس شیروں کو ہلاک کیا جائے۔ اس لئے آپ کو صرف دس شیروں کو ہی مارنا ہے"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار نے اثبات میں سر ہلا کر زنبیل سے تلوارِ حیدری نکالی اور پھر وہ تلوار لئے بڑے اطمینان سے جال میں قید شیروں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر شیروں نے اور بری طرح سے دہاڑنا اور گرجنا شروع کر دیا لیکن عمرو عیار کو اب بھلا کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ اس نے قریب جاتے ہی ایک شیر کی گردن پر تلوار ماری تو شیر کی گردن اس کے تن سے جدا ہو گئی۔ جیسے ہی شیر کی گردن کٹی وہ سر اور دھڑ سمیٹ دھواں بنا اور ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ عمرو عیار نے دوسرے شیر کے پیٹ میں تلوار ماری تو شیر کے منہ سے زور دار دہاڑ نکلی اور دوسرے لمحے وہ بھی دھواں بن کر غائب ہوتا چلا گیا۔

پھر عمرو عیار کا ہاتھ چل پڑا۔ وہ جال میں قید شیروں کے سروں پر چڑھ گیا اور انہیں ایک ایک کر کے فنا کرنا شروع ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گیا۔ جیسے ہی اس نے دسویں شیر کو تلوار مار کر دھواں بنا کر اڑایا اسی لمحے جال میں موجود باقی سب شیر بھی دھویں میں تبدیل ہوئے اور غائب ہوتے چلے گئے۔ جال الیاسی خالی ہو کر نیچے گرا اور غائب ہو گیا۔ اسی لمحے عمرو عیار کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوئی اور پھر ہلکی ہوتی چلی گئی۔ یہ اس بات کی نشانی تھی کہ جال الیاسی وہاں سے غائب ہوتے ہی واپس اس کی زنبیل میں پہنچ گیا ہے۔

''بہت خوب آقا۔ آپ نے دس شیروں کو فنا کر کے سامری جادوگر کا پہلا طلسم فنا کر دیا ہے۔ بہت خوب'' ـــــــــــ محافظ بونے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمرو عیار کا چڑی جتنا سینہ پھول گیا۔ اسی لمحے وہاں تاریکی چھا گئی۔

تاریکی ہوتے ہی عمرو عیار کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر نیچے گرا۔ اس کے ہاتھ سے تلوارِ حیدری نکل کر نیچے گری اور غائب ہو گئی اور غائب ہوتے ہی واپس اس کی زنبیل میں پہنچ گئی۔ اس سے پہلے کہ عمرو عیار زمین سے اٹھتا اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی طاقتور ہستی نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ لی ہوں اور پھر اس نے عمرو عیار کو ٹانگوں سے پکڑ کر الٹا لٹکانے والے انداز میں اوپر اٹھا لیا۔ عمرو عیار کے حلق سے نہ چاہتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے بھی چیخ نکل گئی اور وہ اندھیرے میں دکھائی نہ دینے والی ہستی کے ہاتھوں میں الٹا لٹکا بری طرح سے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جلتے ناگوں پر خود کو گرتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ نیچے گر جاتا جلتے ہوئے ناگ یکلخت غائب ہو گئے اور شہنشاہ افراسیاب بھربھری اور نرم مٹی کے ڈھیر پر گرا۔

نرم اور بھربھری مٹی پر گرنے کی وجہ سے اسے کوئی چوٹ نہ آئی تھی۔ وہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی کیونکہ وہ جہاں کھڑا ہوا تھا اس کے پیروں کے نیچے سے یکلخت زمین نکل گئی تھی۔ اس نے اپنے پیروں کے نیچے ایک کنویں نما سوراخ بنتے دیکھا تھا۔ وہ ابھی اس کنویں نما سوراخ میں آدھا ہی گرا ہو گا کہ سوراخ یکلخت سمٹ گیا اور شہنشاہ افراسیاب کا نیچے گرتا ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسم رک گیا۔ اب وہ زمین میں آدھا گڑھا ہوا تھا۔ اس کا پیٹ تک کا حصہ زمین میں دھنسا ہوا تھا جبکہ اس کا باقی جسم زمین سے باہر تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ میں زمین میں کیسے دھنس گیا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا گئی۔

"شہنشاہ افراسیاب نے سامری طلسمات کا پہلا طلسم فنا کر دیا ہے۔ اب شہنشاہ افراسیاب کو دوسرے طلسم میں بھیجا جا رہا ہے"۔ اسی لمحے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب چونک پڑا اور پھر جس تیزی سے اس کے سامنے تاریکی چھائی تھی اسی تیزی سے روشنی ہو گئی اور شہنشاہ افراسیاب نے دیکھا وہ ایک صحرا میں موجود تھا اور بدستور پیٹ تک زمین میں دھنسا ہوا تھا۔ صحرا انتہائی وسیع و عریض تھا۔ ہر طرف ریت کا سمندر دکھائی دے رہا تھا۔ تیز ہوائیں چل رہی تھی۔ سورج چونکہ عین سر پر چمک رہا تھا اس لئے اس کی حدت اور تمازت سے شہنشاہ افراسیاب کو اپنا جسم جھلتا اور پسینہ اگلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اسے دور تک نہ تو کوئی سایہ دار جگہ دکھائی دے رہی تھی اور نہ ہی کوئی نخلستان۔ وہ جس ریت میں گڑا ہوا تھا وہ بھی آگ کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرح تپنے لگی تھی۔

''اوہ۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ یہاں تو شدید گرمی ہے اور یہ میرا جسم ریت میں کیوں دھنسا ہوا ہے''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے اس نے اپنے سامنے ریت کو ہلتے اور ریت سے بھورے رنگ کے بچھو نکل کر باہر آتے دیکھے تو خوف سے اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ بچھو اس کے چاروں طرف سے زمین سے پھوٹ پھوٹ کر باہر آ رہے تھے۔ ان کی تیز سرسراہٹوں کی آوازیں شہنشاہ افراسیاب کے دل کی دھڑکن تیز کر رہی تھیں۔

بھورے بچھو زمین سے نکلتے ہی اپنے جسم پر لگی ہوئی ریت جھاڑتے اور پھر وہ دم اٹھا کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف مڑتے اور اس کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں بچھوؤں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ بھورے بچھوؤں کی اتنی بڑی تعداد دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کا حلق خشک ہو گیا تھا اور وہ آنکھیں پھاڑے ان بچھوؤں کو دیکھ رہا تھا۔

''مم مم۔ مجھے منتر پڑھ کر انہیں جلا کر بھسم کر دینا چاہئے۔ اگر یہ میرے جسم پر چڑھ گئے تو یہ مجھے ڈنگ مار مار کر ہلاک کر دیں گے''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے خوف بھرے لہجے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں کہا۔ اس نے تیزی سے منتر پڑھنا شروع کیا لیکن اسی لمحے ایک بچھو آگے بڑھا اور پھر یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کہ وہ بچھو اپنی پچھلی ٹانگوں پر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کا چہرہ ایک انسانی چہرے میں تبدیل ہو گیا تھا۔ سیاہ رنگ کا بھیانک اور انتہائی ڈراؤنا چہرہ۔

''ہم جانتے ہیں شہنشاہ افراسیاب۔ تم طلسم ہوشربا کے شہنشاہ ہو اور دنیا کے سب سے بڑے جادوگر۔ تم ہمیں جلا کر بھسم کرنے کا منتر نہ پڑھو۔ ہم تمہیں ابھی کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے''۔ ـــــــــ اس بچھو نے انسانی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا چاہتے ہو تم''۔ ـــــــــ شہنشاہ نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم تم سے ایک سوال کا جواب چاہتے ہیں بس۔ اگر تم نے ہمارے سوال کا صحیح جواب دے دیا تو ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے اور تم سامری طلسمات کے دوسرے طلسم کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو جاؤ گے''۔ ـــــــــ بچھو نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ پوچھو کیا سوال ہے تمہارا''۔ ـــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

''میری تیس ٹانگیں ہیں میرے ساتھ ایک ہزار ایک بچھو ہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان میں سے دس بچھوؤں کی ٹانگیں بیس بیس ہیں۔ بتاؤ ہم سب کی کل کتنی ٹانگیں ہیں''۔ ــــــ بچھو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ٹانگیں۔ کیا مطلب۔ یہ کیسا سوال ہے''۔ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے منہ بنا کر کہا۔

''سامری طلسمات کے دوسرے طلسم کے پہلے مرحلے کا یہی سوال ہے۔ جواب دو''۔ ــــــ بچھو نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ شہنشاہ افراسیاب نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا پھر اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو مجھے اس سوال کا جواب دینا ہی پڑے گا۔ اس بچھو نے کہا ہے کہ اس کی تیس ٹانگیں ہیں اور اس سمیت ایک ہزار ایک بچھو ہیں اور ان ایک ہزار ایک بچھوؤں میں سے دس بچھوؤں کی بیس بیس ٹانگیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر ایک ہزار ایک بچھوؤں میں سے دس بچھو الگ کر دیئے جائیں تو باقی نو سو اکانوے بچھو رہ جائیں گے اور ان سب کی تیس تیس ٹانگیں ہیں۔ نو سو اکانوے بچھوؤں کی تیس تیس ٹانگیں ہوں تو یہ انتیس ہزار سات سو تیس ٹانگیں بنتی ہیں اور دس بچھو جن کی ٹانگوں کی تعداد بیس بیس ہے ان کی ٹانگیں دو سو ہوتی ہیں۔ ان دو سو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹانگوں کو انتیس ہزار سات سوتیں میں جمع کیا جائے تو ان کی کل تعداد انتیس ہزار نو سو تیں بن جائیں گی"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑانے والے انداز میں ٹانگوں کی جمع تفریق کر کے حساب لگاتے ہوئے کہا۔ اس نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ بچھو نے ایک زور دار چیخ ماری۔

"شہنشاہ افراسیاب نے درست جواب دے دیا۔ شہنشاہ افراسیاب نے درست جواب دے دیا"۔ ــــــ بچھو نے چیختے ہوئے کہا اسی لمحے ایک شعلہ سا چمکا اور بچھو جل کر راکھ ہو گیا پھر یکے بعد دیگرے شعلے چمکتے چلے گئے اور وہاں موجود بچھو جل جل کر راکھ ہوتے چلے گئے۔ شہنشاہ افراسیاب کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کا ریت میں دھنسا ہوا جسم یکلخت اچھل کر باہر آ گرا۔ شہنشاہ افراسیاب بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا وہ اسی صحرا میں موجود ہے لیکن اب وہاں ایک بھی بچھو موجود نہ تھا البتہ جہاں جہاں بچھو موجود تھے وہاں ان کی جلی ہوئی راکھ ضرور دکھائی دے رہی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اچانک وہاں تاریکی چھا گئی۔ تاریکی چھاتے ہی ایک چیختی ہوئی تیز آواز سنائی دی۔

"شہنشاہ افراسیاب تم نے سامری طلسمات دوسرے مرحلے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہلا حصے کے سوال کا جواب دے کر پہلی فتح حاصل کر لی ہے۔ اب تمہیں اس طلسم کی اصل طاقت کا مقابلہ کرنا ہے۔ تمہارے سامنے ریت کے سمندر سے ایک ہزار ایک سیاہ انسانی ڈھانچے نکل کر تمہارے سامنے آئیں گے۔ وہ سب ہتھیار بند ہوں گے اور ہتھیاروں سے تم پر حملہ کریں گے۔ تمہیں ان کے حملوں سے خود کو بچانا ہے اور ان سب کو ہلاک کرنا ہے۔ اس طلسم کا طلسم شکن یا توڑ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ ان انسانی ڈھانچوں میں تمہیں ایک ایسے ڈھانچے کو تلاش کر کے فنا کرنا ہے جس کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے نہ ہوں۔ جیسے ہی تم اس ڈھانچے کو فنا کرو گے باقی ڈھانچے خود بخود فنا ہو جائیں گے"۔ ـــــ اس چیختی ہوئی آواز نے کہا اور جیسے ہی آواز ختم ہوئی وہاں سے تاریکی چھٹتی چلی گئی۔

"ایک ہزار ایک انسانی ڈھانچوں سے مجھے اکیلے کو مقابلہ کرنا ہے اور مجھے ان میں سے ایسے ڈھانچے کو فنا کرنا ہے جس کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے نہیں ہیں۔ لیکن میں ایسے ڈھانچے کو تلاش کیسے کروں گا"۔ ـــــ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے اپنے سامنے ریت سے لمبے لمبے اور پتلے انسانی ڈھانچوں کو سر اٹھاتے اور باہر نکلتے دیکھا۔ ایسا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگ رہا تھا جیسے وہ ڈھانچے ریت میں منہ کے بل دبے ہوئے ہوں اور اب کسی جادوئی طاقت نے انہیں جگانا شروع کر دیا ہو۔ ان ڈھانچوں کی ہڈیوں پر ریت ہی ریت تھی۔ ریت سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی وہ زور دار جھرجھری لے کر ہڈیوں پر موجود ریت جھاڑتے اور پھر سر اٹھا کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھنے لگ جاتے۔ ان ڈھانچوں کے ہاتھوں میں تلواریں اور بڑی بڑی ڈھالیں تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے شہنشاہ افراسیاب کے سامنے سیاہ اور خوفناک ڈھانچوں کی ایک بڑی فوج اٹھ کھڑی ہوئی۔ ابھی شہنشاہ افراسیاب انہیں دیکھ رہا تھا کہ ان ڈھانچوں کے جبڑے کھلے اور پھر ان کے حلقوں سے تیز اور انتہائی دہشت انگیز چیخیں نکلیں اور پھر وہ ایک ساتھ شہنشاہ افراسیاب کی طرف دوڑنا شروع ہو گئے۔

سیاہ انسانی ڈھانچوں کو تلواریں اور ڈھالیں لے کر اپنی طرف آتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے فوراً ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں بھاری ڈھال آ گئی۔

''آؤ آؤ۔ دیکھتا ہوں تم مجھ پر کیسے حملہ کرتے ہو۔ میں تم سب کو اپنی جادوئی تلوار سے مار مار کر تمہاری ہڈیاں چور چور کرتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوں"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے غرا کر کہا اور پھر اس نے غصے سے تلوار جھٹکی اور ان ڈھانچوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ان سب ڈھانچوں کو فنا کرے گا اسے یہ دیکھنے کی بھی ضرورت نہ تھی کہ کس ڈھانچے کے ہاتھوں کے انگوٹھے ہیں یا نہیں۔ تھوڑی ہی دیر میں ڈھانچے چیختے ہوئے اس کے سر پر پہنچ گئے۔ سب سے آگے آنے والے ڈھانچے نے لمبی چھلانگ لگائی اور تلوار لے کر شہنشاہ افراسیاب کی جانب آیا۔ اس نے تلوار اٹھائی اور پوری قوت سے شہنشاہ افراسیاب کے سر پر مار دی۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس کی تلوار کا وار اپنی ڈھال پر روکا جیسے ہی اس ڈھانچے کی تلوار اس کی ڈھال سے ٹکرائی اسی لمحے ایک زور دار کڑاکا ہوا اور یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب بوکھلا گیا کہ اس کے ہاتھوں میں موجود ڈھال یکلخت راکھ بن کر گر گئی۔ ڈھانچے نے اسے پھر تلوار مارنی چاہی۔ شہنشاہ افراسیاب نے فوراً اپنی تلوار اس کی تلوار کے سامنے کر دی۔ ڈھانچے کی تلوار شہنشاہ افراسیاب کی تلوار سے ٹکرائی تو پھر اسی طرح زور دار کڑاکا ہوا اور شہنشاہ افراسیاب کی تلوار یوں جل کر راکھ بنتی چلی گئی جیسے وہ فولاد کی جگہ ہلکے اور انتہائی خشک پتوں کی بنی ہوئی ہو۔ شہنشاہ افراسیاب اب نہتا ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چکا تھا۔ ڈھانچے نے یکلخت شہنشاہ افراسیاب کے سینے پر ٹانگ ماری تو شہنشاہ افراسیاب چیختا ہوا کمر کے بل ریت پر گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اس کے گرد ڈھانچے تلواریں لے کر آ گئے۔ ڈھانچوں کے حلق سے عجیب قہقہوں جیسی مکروہ آوازیں نکلیں اور انہوں نے ایک ساتھ شہنشاہ افراسیاب کو تلواریں مار دیں اور ماحول یکلخت شہنشاہ افراسیاب کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار کے پیروں پر رسی بندھی ہوئی تھی اور وہ ہوا میں الٹا لٹکا ہوا تھا۔ اس کے سر کے نیچے ایک بڑا سا کنواں تھا جس میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ عمروعیار آگ اگلنے والے اس کنویں سے بیس فٹ کی بلندی پر تھا۔ لیکن آگ کے شعلوں کی تپش اتنی بلندی پر بھی محسوس ہو رہی تھی اور اس کے جسم سے پسینہ دھاروں کی شکل میں نکل کر آگ کے کنویں میں گر رہا تھا۔

عمروعیار نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا لیکن اسے اوپر کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا جس نے اس کی ٹانگوں پر رسی باندھ کر اسے الٹا لٹکا رکھا ہو البتہ عمروعیار جب رسی سے بندھ کر الٹا لٹکا تھا تو اسے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تھی جس میں اسے بتایا گیا تھا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے سامری طلسمات کا پہلا طلسم فنا کر لیا ہے اور اب وہ سامری طلسمات کے دوسرے طلسم کے پہلے حصے میں موجود ہے۔

''یہ سب کیا ہے محافظ بونے۔ تم میری کوئی مدد کیوں نہیں کر رہے۔ آگ سے میرا جسم جھلس رہا ہے۔ کیا تم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ مجھے اس آگ کے کنویں سے ہٹا کر دور لے جاؤ''۔ عمرو عیار نے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ سامری جادوگر کے طلسمات ہیں آقا۔ اس مرحلے میں آپ سے سوال پوچھا جائے گا۔ آپ نے صحیح جواب دیا تو آپ کو اس جلتے ہوئے کنویں سے ہٹا دیا جائے گا۔ اس لئے آپ فکر نہ کریں۔ طلسم کے اس حصے میں آپ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ بہت کم ہے''۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''کیسا سوال۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہاں مجھ سے کیا سوال پوچھا جا سکتا ہے''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

''نہیں آقا۔ میں سوال کے بارے میں کچھ نہیں جانتا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''تو پھر تم جانتے ہی کیا ہو''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے غرا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ محافظ بونا اسے کوئی جواب دیتا اسی لمحے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار کو ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''عمرو عیار تم سامری جادوگر کے طلسمات کے دوسرے مرحلے میں ہو۔ تمہیں آگ کے کنویں پر الٹا لٹکایا گیا ہے۔ اگر تم آگ میں گر کر جلنے سے بچنا چاہتے ہو تو تمہیں ایک سوال کا جواب دینا ہو گا''۔ ـــــــ اس آواز نے چیختے ہوئے کہا۔ عمرو عیار نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے بولنے والا کہیں دکھائی نہ دیا۔

''کون ہو تم اور تمہارا سوال کیا ہے''۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

''میں آگ ہوں۔ اس طلسم کی آگ جو تمہیں جلانے کے لئے بے تاب ہے۔ اگر تم نے میرے سوال کا صحیح جواب نہ دیا تو میں تمہیں جلا دوں گی۔ مجھ سے بچنے کے لئے میرے سوال کو صحیح جواب دینا اور میرا سوال ہے کہ ان پرندوں کے نام بتاؤ جن کے سر پر پیر ہوتے ہیں''۔ ـــــــ چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

''پرندوں کے سر پر پیر۔ کیا مطلب''۔ ـــــــ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جلدی بتاؤ۔ ایسے کون سے پرندے ہیں جن کے سر پر پیر ہوتے ہیں۔ جلدی بتاؤ جلدی''۔ ـــــــ چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آقا۔ بہت آسان سوال ہے۔ کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچ لیں۔ آپ کا غلط جواب آپ کے لئے موت بن سکتا ہے۔ سوچیں، غور کریں"۔ ــــــ اس سے پہلے کہ عمروعیار کچھ کہتا محافظ بونے نے چیخ کر کہا تو عمروعیار نے فوراً اپنا منہ بند کر لیا کیونکہ وہ جواب میں یہ کہنے جا رہا تھا کہ دنیا میں ایسا کوئی پرندہ نہیں جس کے سر پر پیر ہوں۔

"لیکن ایسے کون سے پرندے ہوتے ہیں جن کے سروں پر پیر بھی ہوں اور پر بھی"۔ ــــــ عمروعیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سوال پر غور کریں آقا۔ اس سوال میں کو خاص انداز میں پوچھا گیا ہے۔ سوال کا جواب سوال میں ہی موجود ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔ تو عمروعیار سوال پر غور کرنے لگا۔ اس نے سوال کو دو تین بار ذہن میں دوہرایا تو اچانک اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا اور دوسرے لمحے اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"میرے سوال کا جواب دو عمروعیار"۔ ــــــ چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دنیا میں جتنے بھی پرندے ہیں ان سب کے سر بھی ہوتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں پیر بھی ہوتے ہیں اور پر بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں ایسا کوئی پرندہ نہیں جس کے سر پر اور پیر نہ ہوں''۔۔۔۔۔ عمروعیار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے جواب پر ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی لیکن پھر اچانک عمروعیار کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور عمروعیار کو ایسا محسوس ہوا جیسے جس غیبی مخلوق نے اس کے پیروں پر رسی باندھ کر اسے الٹا لٹکا رکھا تھا اس نے یکلخت رسی چھوڑ دی ہو۔ دوسرے لمحے وہ سر کے بل آگ کے اس کنویں میں گرتا چلا گیا۔ عمروعیار کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ وہ بری طرح ہاتھ مار رہا تھا۔ اس کے اردگرد آگ ہی آگ تھی۔ وہ تیزی سے آگ کے اس کنویں میں گرتا چلا جا رہا تھا۔

''کیا ہوا آقا۔ آپ اس طرح کیوں چیخ رہے ہیں۔ آپ نے بالکل صحیح جواب دیا ہے۔ اس لئے اب اس آگ کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہو گا''۔۔۔۔۔ محافظ بونے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمروعیار جو بری طرح سے چیخ رہا تھا اس نے یوں منہ بند کر لیا جیسے اسے ڈر ہو کہ اس کے منہ میں آگ گھس جائے گی۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ میں نے واقعی صحیح جواب دیا تھا اگر میرا جواب درست تھا تو پھر مجھے آگ کے اس کنویں میں کیوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھینکا گیا ہے"۔ ——— عمرو عیار نے تیز لہجے میں کہا۔ یہ دیکھ کر اسے واقعی حیرت ہو رہی تھی کہ اس کے چاروں طرف آگ تھی۔ تیز اور سرخ آگ لیکن اس کے باوجود آگ نہ اسے جلا رہی تھی اور نہ ہی اسے آگ کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔

"آقا آپ کو اس کنویں کے راستے سامری طلسمات کے دوسرے طلسم کے دوسرے مرحلے میں پہنچایا جا رہا ہے جہاں آپ نے عملی طور پر طلسم کا مقابلہ کرنا ہے اور اسے فنا کرنا ہے"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

اسی لمحے عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی نرم مٹی والی دلدل میں آ گرا ہو۔ اتنی بلندی پر سے گر کر بھی اسے کوئی چوٹ نہ آئی تھی۔ وہ جیسے ہی دلدل میں گرا وہاں تاریکی چھا گئی۔ عمرو عیار کا آدھا جسم دلدل میں تھا اور آدھا دلدل سے باہر۔

"عمرو عیار تم سامری طلسمات کے دوسرے طلسم کے دوسرے مرحلے میں پہنچ چکے ہو۔ اس طلسم میں تمہیں اس دلدل میں اترنا ہے جیسے جیسے تم دلدل میں اترتے جاؤ گے یہ دلدل آگ کی طرح گرم ہوتی چلی جائے گی۔ دلدل کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے تمہیں دلدل میں موجود سرخ رنگ کے ایک سانپ کو تلاش کرنا ہے اور اسے ہلاک کرنا ہے اگر دلدل کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تم نے سرخ سانپ کو تلاش نہ کیا یا اسے پکڑ نہ سکے تو دلدل کی تہہ تمہارے پاؤں جکڑ لے گی اور یہ دلدل لاوا بن کر تمہیں بھسم کر دے گی۔ دلدل کی گہرائی دو سو فٹ سے زیادہ ہے تمہارے پاس وقت کم ہے۔ لہٰذا جلد سے جلد سرخ سانپ کو تلاش کر کے اسے پکڑو اور ہلاک کر دو"۔ ـــــــ چیختی ہوئی آواز نے کہا اور پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ مجھے اس دلدل میں جانا ہے اور دلدل میں موجود سرخ سانپ کو پکڑ کر ہلاک کرنا ہے"۔ ـــــــ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ اور آپ دلدل میں جیسے جیسے نیچے جائیں گے دلدل آگ کی طرح گرم ہونا شروع ہو جائے گی جو آپ کے جسم کی کھال اور پھر ہڈیاں تک جلانا شروع کر دے گی"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"تم ہمیشہ مجھے ڈرانے والی ہی باتیں کرتے ہو"۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ میں آپ کو حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں آقا"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ دلدل میں کیسے اتروں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک تو دلدل میں میرے لئے سانس لینا مشکل ہو گا اور اوپر سے دلدل گرم بھی ہو گی پھر اس گدلی دلدل میں میں سرخ رنگ کے سانپ کو کیسے ڈھونڈوں گا"۔ ـــــــ عمرو عیار نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس زنبیل ہے آقا۔ جس میں آپ کی ہر مشکل کا حل موجود ہے۔ آپ اپنی زنبیل کی کراماتی چیزوں کا استعمال کریں تو آپ کے لئے یہ طلسم فنا کرنا مشکل ثابت نہ ہو گا"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار چونک پڑا۔

"پہلی بار تم نے عقل کی بات کی ہے۔ ورنہ میں تو سچ مچ تمہیں کوڑھ مغز سمجھنا شروع ہو گیا تھا"۔ ـــــــ عمرو عیار نے خوش ہو کر کہا۔

"کوڑھ مغز۔ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے آقا"۔ ـــــــ محافظ بونے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہوتا ہے۔ بے وقوف۔ احمق اور جاہل"۔ عمرو عیار نے مسکرا کر کہا۔

"تو کیا آپ مجھے ایسا سمجھتے ہیں"۔ ـــــــ محافظ بونے نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ میں تمہیں ایسا نہیں ویسا سمجھتا ہوں"۔ ـــــــ عمرو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسی انداز میں کہا۔

''ویسا کیسا''۔ ــــــــــ محافظ بونے نے پوچھا۔

''کوڑھ مغز''۔ ــــــــــ عمروعیار نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جائیں۔ میں آپ سے نہیں بولتا''۔ ــــــــ محافظ بونے نے ناراض بیوی کے سے انداز میں کہا تو عمروعیار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تم میری زنبیل کے محافظ بونے اور میرے دوست ہو۔ کوئی نہیں جو اس طرح سے روٹھ گئے ہو''۔ ــــــــ عمروعیار نے ہنستے ہوئے کہا تو محافظ بونا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ اچانک عمروعیار کو اپنا جسم دلدل میں اترتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اسے یوں لگا جیسے کسی نے اس کی ٹانگیں پکڑ لی ہوں اور وہ اسے اندر ہی اندر کھینچ رہا ہو۔

''اوہ۔ کوئی مجھے دلدل میں کھینچ رہا ہے''۔ ــــــــ عمروعیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو جلدی کریں آقا۔ اپنی حفاظت کا انتظام کریں اور ہاں۔ دلدل میں اترتے ہی آپ اپنے جسم کو اسی طرح سیدھ میں ہی لے جاتے جائیں۔ دائیں بائیں مڑنے اور گھومنے کی کوشش نہ کرنا۔ سرخ سانپ خود ہی آپ کے سامنے آ جائے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسے کیسے پکڑنا ہے یہ سوچنا آپ کا کام ہے"۔ ——— مخالف بونے نے کہا تو عمروعیار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اس کا جسم آہستہ آہستہ نیچے جا رہا تھا لیکن اس کے دماغ میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ دلدل میں سانس لینے، دیکھنے اور خاص طور پر سرخ رنگ کے سانپ کو تلاش کرنے اور اسے پکڑنے کے لئے اسے کیا کرنا چاہئے۔ پھر اس نے زنبیل سے چاندی کی گولی نکالی اور منہ میں ڈال لی۔

چاندی کی یہ گولی اسے ٹھنڈک کا احساس دلاتی تھی۔ وہ اگر بھڑکتی ہوئی آگ میں بھی کود جاتا تو چاندی کی ٹھنڈی گولی کی وجہ سے آگ اس پر اثر نہ کر سکتی تھی۔ اب اگر دلدل لاوے کی طرح بھی پکنا شروع ہو جاتی تب بھی اسے کوئی فرق نہ پڑتا۔

چاندی کی ٹھنڈی گولی منہ میں ڈالنے کے بعد اس نے پھر زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور سیاہ رنگ کا بڑا سا نقاب نکال کر چہرے پر چڑھا لیا جو اس کی گردن تک آ گیا تھا۔ اس نقاب میں آنکھوں، ناک اور منہ کے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ یہ کالا نقاب تھا جسے پہن کر عمروعیار سمندر میں سانس روکے بغیر تیر سکتا تھا اور جتنی چاہے گہرائی میں اتر سکتا تھا۔ اس نقاب کی وجہ سے نہ تو اسے پانی کی گہرائی میں سانس لینے میں کوئی دقت پیش آتی تھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ا نہ ہی سمندر کی گہرائی میں گدلے پانی میں دیکھنے میں کوئی
شکل پیش آتی تھی۔ اس نقاب کی وجہ سے وہ گدلے پانی میں
ی ہر چیز آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ ایسی بہت سی کراماتی چیزیں
مروعیار کی زنبیل میں موجود تھیں جن کا عمروعیار نے بہت کم
استعمال کیا تھا اور کچھ چیزیں ایسی بھی تھیں جن کا عمروعیار نے
بھی استعمال تک نہ کیا تھا۔ یہ کالا نقاب ان چیزوں میں سے
ی ایک تھا جسے عمروعیار پہلی بار استعمال کرنے جا رہا تھا۔

یہ کالا نقاب عمروعیار کو ایک سمندری مہم کے دوران سمندر بابا
نے دیا تھا جنہوں نے اسے بتایا تھا کہ اگر وہ کسی دلدل میں گر
جائے اور یہ نقاب پہن لے تو اسے نہ تو سانس لینے میں کوئی
مسئلہ ہوگا اور نہ ہی دلدل میں ڈوبنے کا اور وہ دلدل میں آسانی
سے سب کچھ دیکھ بھی سکے گا۔ وہ اس نقاب کو پہن کر دلدل میں
یسے تیر سکتا تھا جیسے وہ عام جھیل کے پانی میں تیر رہا ہو۔ اسے
چانک ہی اس نقاب کا خیال آ گیا تھا اس لئے اس نے اس بار
ں کالے نقاب کو ہی آزمانے کا فیصلہ کیا تھا۔ نقاب کے ساتھ
روعیار نے زنبیل سے ایک سفید شیشے والی بوتل بھی نکال کر
تھ میں لے لی۔ اس بوتل کے منہ پر کارک لگا ہوا تھا۔

دلدل اسے بدستور نیچے کھینچتی چلی جا رہی تھی لیکن چونکہ اب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے کالا نقاب پہن لیا تھا اس لئے اسے کوئی فکر نہ تھی۔ زنبیل کے محافظ بونے نے بھی اس سے کہا تھا کہ وہ دلدل میں اتر کر ادھر ادھر جانے یا تیرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ وہ جس انداز میں دلدل میں اتر رہا ہے اسی سیدھ میں اترتا رہے۔ اسے دلدل میں نیچے جاتے ہوئے سرخ سانپ نظر آ جائے گا۔

تھوڑی ہی دیر میں عمرو عیار کا سر بھی دلدل میں ڈوب گیا۔ دلدل میں ڈوبتے ہی اسے سانس لینے میں واقعی کوئی مشکل پیش نہ آ رہی تھی۔ بلکہ نقاب پر بنے آنکھوں کے سوراخوں سے وہ دلدل میں یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہ صاف اور شفاف پانی میں موجود ہو۔ اس کی نظریں سرخ سانپ کو تلاش کر رہی تھیں جسے پکڑ کر اس نے ہلاک کرنا تھا تاکہ سامری طلسمات کا یہ طلسم بھی فنا ہو سکے۔

عمرو عیار دلدل کے بیچوں بیچ کھڑے انداز میں نیچے جا رہا تھا۔ کچھ دیر تو وہ اسی طرح بالکل سیدھا نیچے جاتا رہا پھر اچانک اس کا جسم آہستہ آہستہ ایک محور پر گھومنا شروع ہو گیا۔ اب وہ دلدل کے چاروں طرف آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ وہ کافی دیر تک دلدل میں اسی طرح گھومتا ہوا اترتا رہا لیکن اسے سرخ سانپ کہیں دکھائی نہ دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھوڑی دیر بعد اچانک عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سامنے نہایت تیزی سے سرخ رنگ کی لہر سی گزر گئی ہو۔ وہ اس سرخ لہر کو دیکھ کر چونک پڑا۔ سرخ لہر کی رفتار انتہائی تیز تھی اور وہ برق کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزری تھی لیکن عمرو عیار نے صاف دیکھ لیا تھا کہ وہ دھاگے کی طرح پتلا لیکن لمبا سرخ رنگ کا سانپ تھا۔

سرخ سانپ دیکھ کر عمرو عیار کا دل خوشی سے جھوم اٹھا اس نے فوراً ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کے منہ سے کارک نکال لیا اور ایک بار پھر دلدل میں سرخ سانپ کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک بار پھر نہایت تیزی سے سرخ سانپ اس کے سامنے سے گزرا عمرو نے بوتل کا منہ تیزی سے سرخ سانپ کی طرف کیا لیکن اتنی دیر میں سرخ سانپ اس کے سامنے سے غائب ہو گیا تھا۔ عمرو سر گھما گھما کر سرخ سانپ کو تلاش کرنے لگا لیکن سرخ سانپ اسے کہیں دکھائی نہ دیا۔ اب تک وہ دلدل کی کافی گہرائی میں پہنچ چکا تھا۔

عمرو نے سر جھکا کر نیچے دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ آٹھ سے دس فٹ کے فاصلے پر دلدل کی گہرائی میں سرخ رنگ کا لاوا ابلتا ہوا دکھائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دے رہا تھا گویا وہ دلدل کی انتہائی گہرائی میں پہنچنے ہی والا تھا اور طلسم کی پراسرار آواز نے واضح طور پر کہا تھا کہ اس کے قدم دلدل کی گہرائی میں لگنے سے پہلے اسے ہر حال میں سرخ سانپ کو پکڑنا ہے۔

نیچے چونکہ لاوا تھا اور اس کا رنگ بھی سرخ تھا اس لئے اگر عمرو نیچے پہنچ جاتا تو اسے سرخ روشنی کی وجہ سے سرخ رنگ کا سانپ دکھائی نہ دے سکتا تھا۔ عمرو بے قراری کے عالم میں سرخ سانپ کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا۔ مگر بے سود۔ مسلسل اترتے ہوئے اب وہ لاوے کے بہت نزدیک پہنچ چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ اس کے پیر لاوے پر پڑتے اچانک عمرو نے دائیں طرف سے دھاگے جیسا باریک سرخ سانپ گھوم کر اپنی طرف آتے دیکھا عمروعیار نے فوراً بوتل کا منہ سانپ کی طرف کیا اور دل میں کہا چل بوتل میں۔ اسی لمحے سانپ کو جھٹکا لگا اور وہ سیدھا بوتل کی جانب کھنچتا چلا آیا۔ دوسرے لمحے وہ بوتل میں تھا عمرو نے سرخ سانپ بوتل میں جاتے دیکھا تو اس نے فوراً بوتل کا منہ کارک سے بند کر دیا۔

کارک لگاتے ہی عمرو نے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور خنجر ابراہیمی نکال لیا۔ اس نے بوتل کا کارک منہ سے پکڑا اور اسے بوتل سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہٹا لیا ساتھ ہی اس نے خنجر ابراہیمی بوتل کے منہ کے پاس کر دیا جیسے ہی بوتل کا منہ کھلا سرخ سانپ نے فوراً سر باہر نکالا اور بوتل سے نکل کر بھاگنے ہی لگا تھا کہ عمرو عیار کا خنجر حرکت میں آیا اور سرخ سانپ کا سر کٹ گیا۔

جیسے ہی سانپ کا سر کٹا اسی لمحے سرخ دھواں سا اٹھا اور سانپ غائب ہو گیا۔ سانپ کے غائب ہونے کی دیر تھی کہ عمرو عیار کے پیر ابلتے ہوئے سرخ لاوے پر پڑ گئے اور عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے لاوے پر پیر پڑتے ہی اس کے دونوں پیر جل رہے ہوں۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جیسے ہی ڈھانچوں نے شہنشاہ افراسیاب کو تلواریں ماریں شہنشاہ افراسیاب کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلیں۔ اس کو اور کچھ نہ سوجھا اس نے فوراً منتر پڑھا اور غائب ہو گیا۔ ڈھانچوں کے پاس سے غائب ہو کر وہ دور چٹانوں کے پاس نمودار ہوا۔ اسے غائب ہوتے دیکھ کر ڈھانچے چونک پڑے اور پھر اسے دوبارہ چٹان کے پاس نمودار ہوتے دیکھ کر وہ چیختے اور تلواریں لہراتے اس کی طرف دوڑے لیکن شہنشاہ افراسیاب پھر غائب ہوا اور دوسری جگہ نمودار ہو گیا۔ اسے پھر سے غائب ہوتے اور دوسری جگہ نمودار ہوتے دیکھ کر ڈھانچے پھر ٹھٹکے اور پھر جس طرف شہنشاہ افراسیاب ظاہر ہوا اس جانب دوڑنے لگے۔ جب وہ شہنشاہ افراسیاب کے قریب پہنچے تو شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب پھر سے غائب ہو گیا اور ڈھانچے رک کر حیرت سے اسے چاروں طرف ڈھونڈنے لگے۔

شہنشاہ افراسیاب کو اب جیسے لطف آنے لگا۔ وہ ایک جگہ ظاہر ہوتا اور جب ڈھانچے تلواریں اور دوسرے ہتھیار لئے اس کی طرف دوڑ کر آتے تو وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں غائب ہو جاتا اور پھر ان سے دور دوسری جگہ نمودار ہو جاتا۔ اس طرح وہ ان ڈھانچوں کو کبھی ادھر دوڑا رہا تھا اور کبھی ادھر۔

ڈھانچے اسے ہلاک کرنے کے لئے دوڑ دوڑ کر پاگل ہوتے جا رہے تھے۔ پھر وہ ایک جگہ رک کر شہنشاہ افراسیاب کو غائب اور حاضر ہوتا ہوا دیکھنے لگے۔ شہنشاہ افراسیاب کچھ دیر انہیں اسی طرح ستاتا رہا پھر وہ اچانک دو ڈھانچوں کے قریب نمودار ہوا۔ اس نے ان ڈھانچوں کے ہاتھوں کی انگلیاں دیکھیں۔ لیکن ان کی انگلیاں اور انگوٹھے موجود تھے۔ اسے قریب دیکھ کر ڈھانچوں نے اس پر تلوار سے حملہ کرنا چاہا لیکن اسی لمحے شہنشاہ افراسیاب نے تلوار مار کر ایک ڈھانچے کے دو ٹکڑے کئے اور دوسرے ڈھانچے کی گردن پر وار کر دیا۔ ڈھانچے کی گردن اُڑ کر دور جا گری۔ قریب چند اور مسلح ڈھانچے موجود تھے۔ وہ تیزی سے شہنشاہ افراسیاب کی طرف دوڑے لیکن شہنشاہ افراسیاب غائب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو گیا۔ وہ دور دوسرے ڈھانچوں کے قریب نمودار ہوا۔ ان ڈھانچوں کے اس نے ہاتھوں کے انگوٹھے دیکھے اور پھر ان ڈھانچوں کے حملہ کرنے سے پہلے اس نے تلوار مار کر ان کی ہڈیاں اُڑائیں اور غائب ہو گیا۔

وہ بار بار ڈھانچوں کے قریب نمودار ہوتا ان کے ہاتھوں کے انگوٹھے دیکھتا اور پھر وہ ان ڈھانچوں کے حملہ کرنے سے پہلے ان پر تلوار چلاتا اور غائب ہو کر دوسری جگہ پہنچ جاتا۔ ڈھانچے اس کے پیچھے دوڑ دوڑ کر ہلکان ہوتے جا رہے تھے لیکن شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر نہ تو کوئی تھکاوٹ تھی، نہ کوئی پریشانی اور نہ کوئی خوف۔ وہ اطمینان سے ان ڈھانچوں کو فنا کرتا چلا جا رہا تھا۔ پھر وہ ایک طرف الگ کھڑے ڈھانچے کے قریب نمودار ہوا۔

اسے اچانک اپنے سامنے ظاہر ہوتے دیکھ کر ڈھانچہ چونک پڑا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ شہنشاہ افراسیاب نے اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیل گئے ۔ اس ڈھانچے کے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھے غائب تھے۔ ڈھانچہ تلوار لے کر اس کے قریب آیا۔ اس نے شہنشاہ افراسیاب کو تلوار مارنے کی کوشش کی لیکن شہنشاہ افراسیاب فوراً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غائب ہوا اور اس ڈھانچے کے عقب میں نمودار ہوا۔ اس سے پہلے کہ ڈھانچے کو یہ احساس ہوتا کہ شہنشاہ افراسیاب اس کے عقب میں ہے شہنشاہ افراسیاب تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے تلوار پوری قوت سے ڈھانچے کے عین سر پر مار دی۔ ایک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے اس ڈھانچے کی کھوپڑی کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔

ڈھانچہ لہرایا اور گرنے ہی لگا تھا کہ شہنشاہ افراسیاب کی تلوار والا ہاتھ تیزی سے چلنے لگا اور اس نے ڈھانچے کے وجود کی ہڈیوں کو تیزی سے کاٹنا شروع کر دیا۔ ڈھانچہ ٹوٹی ہڈیوں میں تبدیل ہو کر نیچے گرا ہی تھا کہ ہڈیوں میں اچانک آگ بھڑک اٹھی اور ڈھانچے کی ہڈیاں یوں جلنے لگیں جیسے خشک لکڑیاں جل رہی ہوں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہڈیاں جل کر راکھ بن گئیں۔ شہنشاہ افراسیاب نے پلٹ کر دیکھا جو ڈھانچے اس کی طرف چیختے چلاتے دوڑے چلے آ رہے تھے وہ دوڑتے دوڑتے اچانک راکھ بن بن کر ہوا میں اُڑنا شروع ہو گئے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے صحرا ان ڈھانچوں سے صاف ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف تاریکی چھا گئی۔

''شہنشاہ افراسیاب نے اپنے حصے کے دوسرے طلسم کا دوسرا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مرحلہ بھی فنا کر دیا ہے۔ اب شہنشاہ افراسیاب کو تیسرے طلسم کے پہلے مرحلے میں بھیجا جاتا ہے''۔ ــــــ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی شہنشاہ افراسیاب کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ منہ کے بل زمین پر گرا۔ اسی لمحے وہاں روشنی ہوئی اور یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب چونک پڑا کہ وہ صحرا کی بجائے ایک بڑی چٹان پر موجود ہے اور یہ چٹان ہوا میں معلق تھی۔ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلا کر نیچے دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کا سانس اس کے سینے میں اٹک کر رہ گیا کہ چٹان ایک انتہائی گہری کھائی کے اوپر معلق تھی۔ اگر شہنشاہ افراسیاب کا پاؤں پھسل جاتا تو وہ ہوا میں معلق اس چٹان سے ہزاروں فٹ گہری کھائی میں جا گرتا جس کی گہرائی لامحدود تھی۔ اس قدر اونچائی سے گر کر شہنشاہ افراسیاب کا کیا حشر ہونا تھا یہ سوچ کر ہی شہنشاہ افراسیاب کانپ کر رہ گیا۔

''شہنشاہ افراسیاب''۔ ــــــ اچانک شہنشاہ افراسیاب کو وہی پراسرار آواز سنائی دی جو اسے ہر پہلے مرحلے میں سنائی دیتی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ مجھے اس چٹان پر کیوں کھڑا کیا گیا ہے۔ اگر یہ چٹان نیچے کھائی میں گر گئی تو میرا کیا حشر ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گا"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تو تمہاری ساری ہڈیوں کا سرمہ بن جائے گا"۔ آواز آئی۔

"اوہ۔ تو بتاؤ۔ اب کیا کرنا ہے مجھے"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"میرے سوال کا جواب دو اور اس بھیانک موت سے خود کو بچا لو"۔ ــــــــ آواز آئی۔

"کون سا سوال"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"آسان سوال ہے۔ یہ بتاؤ کہ سامری جادوگر کی کتنی بیویاں تھیں اور پہلی بیوی کا نام کیا تھا"۔ ــــــــ آواز آئی تو شہنشاہ افراسیاب بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے مسکرانے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اس سوال کا جواب معلوم ہو اور یہ سوال واقعی اس کے لئے انتہائی آسان ہو۔

"سامری جادوگر میرا دیوتا ہے۔ اس کے بارے میں مجھے بہت کچھ معلوم ہے۔ اس نے کبھی شادی نہیں کی۔ اس کی ایک بھی بیوی نہیں تھی البتہ جس دور میں اس کی حکومت تھی اس دور میں اس کی سینکڑوں کنیزیں تھیں"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پہلی کنیز کا نام بتاؤ"۔ ــــــــ آواز آئی تو شہنشاہ بری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرح سے اچھل پڑا۔

''کک۔ کک۔ کیا۔ پہلی کنیز کا نام''۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جلدی بتاؤ۔ سامری جادوگر کی پہلی کنیز کا کیا نام تھا''۔ ——— آواز آئی۔

''اب اس کا نام مدھومکھی تھا یا کال کلوٹی۔ میں کیا بتاؤں''۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''تم نے ٹھیک جواب دیا شہنشاہ افراسیاب۔ سامری جادوگر کی پہلی کنیز کا نام کال کلوٹی ہی تھا''۔ ——— چیختی ہوئی آواز نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بری طرح اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی کہ اس نے تو ایسے ہی بڑبڑانے والے انداز میں دو نام لئے تھے۔ وہ کالی کلوٹی کہنا چاہتا تھا لیکن اتفاق سے اس کے منہ سے کال کلوٹی نکل گیا اور یہی نام سامری جادوگر کی پہلی کنیز کا تھا۔ یہ بھی اسے اب معلوم ہوا تھا لیکن وہ خوش تھا کہ اس نے جو نام بے خیالی میں لئے تھے ان میں سے ایک نام اصل ثابت ہوا تھا۔ چیختی ہوئی آواز ختم ہوئی تو شہنشاہ افراسیاب کو اچانک یوں محسوس ہوا جیسے اچانک لمبے لمبے ناگ اس کے جسم پر لپٹتے چلے جا رہے ہوں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ دو بڑے بڑے ناگ تھے جو اس کے جسم پر تیزی سے
لپٹ گئے تھے اور شہنشاہ افراسیاب کو ان ناگوں نے جیسے بری
طرح سے جکڑ کر بھینچنا شروع کر دیا۔ جس سے شہنشاہ افراسیاب
کو اپنے جسم کی ہڈیاں کڑکڑاتی ہوئی محسوس ہوئیں اور اس کے
منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پیروں میں جلنے کا احساس صرف چند لمحوں کے لئے تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیر ٹھوس زمین سے آ لگے ہوں اور جیسے ہی اس کے پیر ٹھوس زمین پر پڑے اس نے صاف محسوس کیا جیسے وہ گہری دلدل سے نکل کر باہر کسی کھلی فضا میں آ گیا ہو۔ لیکن اس کے آنکھوں کے سامنے یکلخت تاریکی آ گئی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو کارک لگا کر زنبیل میں رکھا اور ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے سے کالا نقاب اتارا اور زنبیل میں ڈال لیا اور منہ سے چاندی کی ٹھنڈی گولی نکال کر اسے بھی زنبیل میں ڈال لیا۔ اب اسے فرحت بخش ہوا محسوس ہو رہی تھی جو اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ واقعی دلدل سے باہر آ چکا ہے اور کھلی فضا میں موجود ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''یا اللہ تیرا شکر ہے کہ میں دلدل سے باہر آ گیا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ سرخ سانپ ہلاک ہو گیا ہے اور سامری طلسمات کا دوسرا طلسم بھی فنا ہو گیا ہے''۔۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ آپ نے واقعی سامری طلسمات کا دوسرا خوفناک طلسم بھی فنا کر دیا ہے۔ مبارک ہو آپ کو''۔۔۔۔۔۔۔ محافظ دانے کی آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمرو عیار کو جھٹکا لگا اور اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی گردن میں رسی ڈال دی ہو اور رسی ایک جھٹکے سے اوپر کھینچ لی گئی ہو۔ عمرو عیار کے حلق سے چیخ نکلی۔ اسے اپنی گردن کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا فضا میں لٹک گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ واقعی اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ جاتی یا اس کا دم گھٹ جاتا اسی لمحے اس کے پیروں کے نیچے کوئی ٹھوس چیز آ گئی اور عمرو عیار کی گردن میں پھنسی ہوئی رسی قدرے ڈھیلی ہو گئی اور اس کا سانس فوراً بحال ہو گیا۔ لیکن دوسرے لمحے عمرو عیار کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کے گرد موٹی رسی سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی لپٹتی چلی جا رہی ہو اب صورتحال یہ تھی کہ عمرو عیار کی گردن میں پھندا تھا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کا جسم رسی میں بندھا ہوا تھا عمروعیار کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ محافظ بونے سے کچھ پوچھتا اچانک وہاں روشنی پھیل گئی اور یہ دیکھ کر عمروعیار کا خوف سے رنگ زرد ہو گیا۔ وہ ایک گہرے کنویں کی منڈیر پر رکھے ہوئے تختے پر کھڑا تھا۔ کنویں کے پاس ایک درخت تھا جس کی ڈال پر رسی لٹک رہی تھی اور اسی رسی کا پھندا اس کے گلے میں تھا اگر تختہ ٹوٹ جاتا تو وہ کنویں میں گرنے کی بجائے رسی سے لٹک جاتا اور اس کی گردن کی ہڈی ایک جھٹکے سے ٹوٹ جاتی اور اسے پھانسی ہو جاتی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ مجھے اس طرح پھانسی پر کیوں لٹکایا جا رہا ہے"۔ ـــــــ عمروعیار نے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر بوکھلائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"آپ گھبرائیں نہیں آقا۔ یہ سامری طلسمات کے تیسرے طلسم کا پہلا مرحلہ ہے"۔ ـــــــ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"لل۔ لل۔ لیکن یہ تختہ تو بہت کمزور ہے اگر یہ ٹوٹ گیا تو میں سچ مچ پھانسی پر لٹک جاؤں گا۔ کچھ کرو اور اس تختے کو ٹوٹنے سے روکو"۔ ـــــــ عمروعیار نے اسی انداز میں کہا۔ اس سے پہلے کہ محافظ بونا کچھ کہتا اچانک عمروعیار کے سامنے جھماکہ ہوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور ایک سیاہ رنگ کا جادو پتلا نمودار ہوا۔

''عمروعیار تم سامری طلسمات کے دوسرے طلسم کو فنا کر کے تیسرے طلسم کے پہلے مرحلے میں پہنچ چکے ہو یہاں تم سے ایک سوال کیا جا رہا ہے۔ تمہیں اس سوال کا جواب دینا ہے۔ تمہارا صحیح جواب تمہیں تختہ دار پر لٹکنے سے بچا سکتا ہے''۔۔۔۔۔ جادو پتلے نے انتہائی تیز اور گرجدار آواز میں عمروعیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھ سے سوال کرو لیکن آسان سا۔ میں مشکل سوال کا جواب نہیں دے سکتا''۔۔۔۔۔ عمروعیار نے منمناتے ہوئے کہا۔

''عمروعیار تم سے سوال کیا جاتا ہے۔ ناریل کے درخت کی سب سے اونچی شاخ پر ایک آم لٹک رہا ہے۔ آم دیکھ کر گلہری اور بندر کے منہ میں پانی آ جاتا ہے۔ وہ تیزی سے درخت پر چڑھتے ہیں اب بتاؤ کہ ناریل کے درخت کی سب سے اونچی شاخ پر موجود آم تک گلہری پہلے پہنچے گی یا بندر۔ صحیح جواب دینا ورنہ تختہ ٹوٹ جائے گا اور تم پھانسی پر لٹک جاؤ گے''۔۔۔۔۔ جادو پتلے نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا سوال سن کر عمروعیار چکرا کر رہ گیا اس کے ذہن میں بندر اور گلہری گڈمڈ ہونے لگے دونوں ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تیز رفتاری میں اپنی مثال آپ تھے اور درختوں پر چڑھنا نہ گلہری کے لئے مشکل ہو سکتا تھا نہ بندر کے لئے۔

''اب میں کیا جواب دوں۔ یہ بندر اور گلہری کی لڑائی میں میں پھنس رہا ہوں اگر گلہری پہلے پہنچ گئی تو مشکل اور بندر نے آم پکڑ لیا تو مشکل۔ مجھے تو اپنی موت یقینی نظر آ رہی ہے''۔ عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''جلدی جواب دو عمرو عیار''۔ ـــــــ جادو پتلے نے چیختے ہوئے کہا۔

''آم تک میں کسی نہ کسی کو پہنچا دوں گا۔ تم یا تو بندر کو غائب کر دو یا گلہری کو''۔ ـــــــ عمرو عیار نے معصوم سی صورت بناتے ہوئے یوں کہا جیسے جادو پتلا اس کی بات مان لے گا۔

''جو سوال کیا گیا ہے اس کا جواب دو۔ آخری بار پوچھ رہا ہوں ورنہ میں غائب ہو جاؤں گا اور میرے غائب ہوتے ہی تختہ ٹوٹ جائے گا اور تم تختہ دار پر لٹک جاؤ گے''۔ ـــــــ جادو پتلے نے پہلے سے زیادہ گرجدار لہجے میں کہا۔

''بڑے بدتمیز ہو جادو پتلے۔ تمہیں حاضر اور غائب ہونے کے سوا کچھ نہیں آتا۔ غائب ہونے کی دھمکی نہ دو۔ میں تو سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں کہ ناریل کے درخت پر آم کیسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُگے گا جب تک آم اُگے گا نہیں تو گلہری اور بندر کی رال کیسے ٹپکے گی اور وہ کیوں درخت پر چڑھیں گے"۔ ۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ تمہارا جواب ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔۔ جادو پتلے نے کہا۔

"ہاں۔ ناریل کے درخت پر تمہارا باپ شہنشاہ افراسیاب یا سامری جادوگر بھی آم نہیں اُگا سکتا۔ اگلی بار تم جیسا پاگل جادو پتلا پوچھ بیٹھے گا کہ گدھا کتنے انڈے دیتا ہے۔ تو میں اسے کیا جواب دوں گا"۔ ۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی چونک پڑا۔

"ارے باپ رے۔ واقعی ناریل کے درخت پر آم کیسے ہو سکتا ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمروعیار کا جواب درست ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔۔ جادو پتلے نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اسے آگ لگی اور وہ جل کر بھسم ہو گیا اور عمروعیار کو جھٹکا لگا اس کے پیروں کے نیچے موجود تختہ ٹوٹ گیا۔ عمروعیار کے منہ سے چیخ نکلی۔ اس کی گردن میں جو رسی بندھی ہوئی تھی وہ بھی ٹوٹ گئی اور عمروعیار رسی سے بندھا ہوا کنویں میں گرتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمروعیار کسی نرم اور بھربھری سی مٹی کے ڈھیر پر آ گرا۔ یہاں بھی تاریکی تھی۔ عمروعیار آنکھیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کے جسم پر جس طرح رسی سانپ کی طرح بل کھاتی لپٹی تھی اسی طرح کھلتی چلی گئی اور عمروعیار آزاد ہو گیا۔ رسی کھلتے ہی عمروعیار فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''محافظ بونے''۔ ـــــــ عمروعیار نے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حکم آقا''۔ ـــــــ محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمروعیار کے چہرے پر سکون آ گیا کہ محافظ بونا بدستور اس کے ساتھ ہے۔

''کیا میں واقعی پھانسی پر لٹکنے سے بچ گیا ہوں''۔ عمروعیار نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ آپ نے صحیح جواب دیا تھا اس لئے تختے کے ساتھ وہ رسی بھی ٹوٹ گئی تھی جس میں آپ کی گردن پھنسی ہوئی تھی''۔ ـــــــ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کس قدر احمقانہ اور فضول سا سوال تھا''۔ عمروعیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آسان سا سوال تھا آقا۔ جادو پتلے نے جان بوجھ کر سوال کو لمبا کر کے آپ کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کی تھی تاکہ آپ الجھ جائیں اور غلط جواب دے سکیں لیکن آپ نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بے خیالی میں ہی سہی لیکن صحیح جواب دے دیا"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے کہا۔

"تو کیا اب میں سامری طلسمات کے تیسرے مرحلے کے دوسرے حصے میں پہنچ گیا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے پوچھا۔

"ہاں آقا۔ یہ تیسرے مرحلے کا دوسرا حصہ ہے"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"اب یہاں پر کون سا خطرہ میرے سر پر طبلہ بجانے والا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے کراہ کر کہا تو محافظ بونا بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اپنے سر پر سے پگڑی اتاریں آپ کا گنجا سر دیکھ کر کسی اور کا دل کرے نہ کرے میرا دل طبلہ بجانے کو ضرور کرے گا"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری گردن نا توڑ دوں گا"۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے غصے سے کہا۔

"گردن توڑیں گے تو میں ہلاک ہو جاؤں گا لیکن ہلاک ہونے سے پہلے میری یہ خواہش تو پوری ہو جائے گی کہ میں نے آپ کے چمکدار گنجے سر پر طبلہ بجانے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے مسکرا کر کہا تو عمروعیار کا دل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاہا کہ وہ سچ مچ کاندھے پر بیٹھے ہوئے محافظ بونے کو پکڑے اور دونوں ہاتھوں میں لے کر اسے کسی گیلے کپڑے کی طرح نچوڑ کر رکھ دے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمروعیار کو چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''عمروعیار تم سامری طلسمات کے تیسرے طلسم کے دوسرے مرحلے میں پہنچ چکے ہو۔ اس طلسم میں تمہیں ایک کمان اور تیروں سے بھرا ترکش ملے گا۔ تمہیں کمان اور ترکش کے تیر اپنے پاس محفوظ کرنے ہیں۔ تم ایک کھائی پر بنے ہوئے پتلے سے پل پر آگے بڑھو گے۔ تمہارے سامنے جادو پتلے نمودار ہوں گے جو تمہارے دوست بھی ہوں گے اور دشمن بھی۔ سیاہ پتلے تمہارے دشمن ہوں گے اور سرخ رنگ کے پتلے تمہارے دوست بن کر تمہارے سامنے آئیں گے۔ سیاہ اور سرخ جادو پتلے صرف چند لمحوں کے لئے ظاہر ہوں گے اور غائب ہو جائیں گے۔ تم نے اس پل پر آگے بڑھنا ہے جیسے جیسے تم آگے بڑھو گے تمہارے سامنے ایک لمحے کے لئے سیاہ پتلا نمودار ہو گا اور دوسرے لمحے سرخ پتلا۔ تم نے صرف سیاہ پتلوں کو نشانہ بنانا ہے جو تیر کھاتے ہی جل جائیں گے لیکن اگر تم نے اپنے دوست سرخ پتلے کو تیر مارا تو وہ جل کر راکھ ہو گا ہی لیکن اس کے ساتھ تم جس پل پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چل رہے ہو وہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ پل ٹوٹتے ہی تم ہزاروں فٹ گہری کھائی میں گرو گے۔ کھائی کی گہرائی میں نیزوں جیسے لمبے لمبے اور نوکیلے کانٹے اُگے ہوئے ہیں جن پر گرتے ہی تم ان کانٹوں میں پروئے جاؤ گے اور تمہاری موت واقع ہو جائے گی"۔ ـــــ پراسرار آواز نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہاں خاموشی چھا گئی۔ اس آواز کے ختم ہوتے ہی اندھیرا ختم ہو گیا اور ہر طرف دن کے اجالے کی طرح روشنی پھیل گئی۔ عمروعیار نے دیکھا وہ ایک انتہائی وسیع و عریض کھائی کے کنارے پر کھڑا تھا جس کا پاٹ بہت چوڑا تھا۔ عمروعیار کھائی کے کنارے پر جس جگہ کھڑا تھا وہاں رسیوں اور تختوں کا بنا ہوا ایک طویل پل نظر آرہا تھا۔ جو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چلا گیا تھا۔ بظاہر پل انتہائی مضبوط تھا لیکن پراسرار آواز نے جو عمروعیار کو بتایا تھا اسے سن کر عمروعیار کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے کہ سرخ پتلے کو نشانہ بناتے ہی پل ٹوٹ جائے گا اور وہ کھائی کی اتھاہ گہرائی میں جا گرے گا جہاں نوکیلے کانٹے نیزوں کی طرح سر اٹھائے کھڑے ہیں۔ ان پر گر کر عمروعیار کا جو حشر ہونا تھا اس کا سوچتے ہی عمروعیار پھریری لے کر رہ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کمان اور تیروں سے بھرا ترکش آپ کے پیروں کے پاس ہے آقا"۔ ——— محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔

"کمان اور ترکش کے بچے۔ ایک تو یہ پل اتنا طویل ہے اور اوپر سے مجھ سے کہا گیا ہے کہ اس پل پر سیاہ اور سرخ پتلے نمودار ہوں گے۔ مجھے صرف سیاہ پتلوں کو تیر مارنے ہیں۔ اگر میں نے غلطی سے کسی سرخ پتلے کو تیر مار دیا تو وہ جل کر راکھ ہو جائے گا اور اس کے ساتھ یہ پل بھی ٹوٹ جائے گا۔ اگر سچ مچ مجھ سے ایسی غلطی سرزد ہوگئی تو"۔ ——— عمرو عیار نے خوف کے عالم میں کہا۔

"تو پھر آپ کا انجام بھیانک ہو گا آقا"۔ ——— محافظ بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

"تت۔ تت تمہارا مطلب ہے یہ طلسم واقعی میری موت کا باعث بن سکتا ہے"۔ ——— عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ اگر آپ کو بھیانک اور اذیت ناک موت سے بچنا ہے تو پھر آپ کو نہایت احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر تیروں سے سیاہ پتلوں کو ہی نشانہ بنانا ہو گا۔ سرخ پتلے آپ کے دوست ہیں۔ وہ ظاہر ہوں گے اور غائب ہو جائیں گے"۔ ——— محافظ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بونے نے کہا۔

''اب تک کے طلسمات میں یہ زیادہ خوفناک اور خطرناک طلسم ہے۔ اس میں میری ذرا سی غلطی مجھے موت کے منہ میں پہنچا سکتی ہے''۔ ـــــــ عمروعیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا لیکن مجھے یقین ہے کہ ہمیشہ کی طرح آپ سے اس بار بھی کوئی غلطی نہیں ہوگی اور جس طرح سے آپ نے پہلے طلسمات کو فنا کیا ہے اسی طرح یہ طلسم بھی آپ فتح کر لیں گے''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''نہیں۔ نجانے کیوں مجھے اس طلسم سے خوف آ رہا ہے۔ مجھے نہیں لگ رہا کہ میں اس طلسم میں بچ سکوں گا''۔ عمروعیار نے کہا۔

''تو آپ کیا چاہتے ہیں آقا''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''کیا تم اس بار میری کوئی مدد نہیں کرو گے۔ اب تک جو کچھ بھی کر رہا ہوں میں ہی کر رہا ہوں۔ تم آرام سے میرے کاندھے پر بیٹھے باتیں ہی کر رہے ہو''۔ ـــــــ عمروعیار نے منہ بنا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''میں آپ کو مشورے دیتا ہوں آقا اور آپ کی ہمت بندھاتا ہوں۔ یہ کم ہے کیا''۔ ______ محافظ بونے نے کہا۔

''اپنے مشورے اور اپنی ہمت بندھانا اپنے پاس رکھو۔ مجھے نہ تمہارے کسی مشورے کی ضرورت ہے اور نہ ہی تمہارے ہمت بندھانے کی''۔ ______ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو کیا میں زنبیل میں چلا جاؤں''۔ ______ محافظ بونے نے کہا۔

''کیوں۔ زنبیل میں جا کر استراحت کرنا چاہتے ہو کیا''۔ عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ کیا آقا۔ آپ نے تو بڑے مشکل جملے بولنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ استراحت کیا ہوتا ہے''۔ ______ محافظ بونے نے کہا۔

''ہوتا نہیں ہوتی ہے۔ اس کا مطلب آرام کرنا ہوتا ہے جاہل بونے''۔ ______ عمرو عیار نے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں زنبیل میں جا کر آرام کرنا چاہتا ہوں''۔ ______ محافظ بونے نے کہا۔

''ہاں''۔ ______ عمرو عیار نے کہا۔

''آپ کہتے ہیں تو میں آرام کر لیتا ہوں''۔ ______ محافظ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بونے نے کہا۔

''ٹھیک ہے جاؤ۔ کرو آرام۔ جب تم نے میرے کسی کام ہی نہیں آنا تو پھر تمہارا میرے سر پر مسلط رہنا کوئی معنی نہیں رکھتا''۔ ——— عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا یہ آپ کا حکم ہے''۔ ——— محافظ بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں۔ حکم ہے۔ جاؤ چلے جاؤ''۔ ——— عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا تو محافظ بونا اس کے کاندھوں سے غائب ہو گیا۔ عمرو عیار کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوئی اور پھر ہلکی ہو گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ بونا زنبیل میں سما گیا ہے۔

''ہونہہ۔ ایسے ہی میرا سر کھا رہا تھا''۔ ——— عمرو عیار نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس نے جھک کر ایک طرف پڑی ہوئی کمان اور تیروں سے بھرا ترکش اٹھا لیا۔ اس نے ترکش میں موجود تیروں کو گنا۔ تیروں کی تعداد دس تھی۔ عمرو نے ترکش کاندھے پر لٹکایا اور کمان ہاتھ میں لے کر رسی اور تختوں کے پل کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ پل دور تک خالی دکھائی دے رہا تھا وہاں نہ کوئی سیاہ پتلا تھا اور نہ ہی سرخ جادو پتلا۔ عمرو کچھ دیر تک پل کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے زنبیل میں ہاتھ ڈالا۔ جب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کا ہاتھ زنبیل سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں شیشے کی لمبے منہ والی بوتل تھی۔ اس بوتل میں ہلکے زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ عمرو نے کاندھے سے ترکش اتارا اور زمین پر رکھ دیا پھر اس نے بوتل کا منہ کھولا اور اس کا زرد محلول تیروں پر ڈالنے لگا۔ اس نے محلول دس کے دس تیروں پر ڈال دیا اور تیروں کا رنگ زرد ہو گیا۔ عمرو نے بوتل کا منہ بند کیا اور اسے واپس زنبیل میں ڈال دیا۔ پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور بڑبڑانے والے انداز میں اسم اعظم پڑھنے لگا جو اسے سردار امیر حمزہ نے بتایا تھا۔ اس نے تین بار اسم اعظم پڑھ کر تیروں پر پھونک دیا پھر اس نے ترکش اپنے چہرے کے سامنے کیا اور پلکیں جھپکائے بغیر تیروں کو دیکھنے لگا۔

"میں چاہتا ہوں کہ یہ دس کے دس تیر پل پر نظر آنے والے سیاہ جادو پتلوں کو لگیں ایک تیر بھی پل پر نظر آنے والے سرخ جادو پتلے کو نہیں لگنا چاہئے۔ ان تیروں کو اسم اعظم کی قسم ہے"۔ یہ کہہ کر عمرو نے ترکش سے ایک تیر نکالا اور ترکش کو کاندھے سے لٹکا لیا۔ اس نے تیر کمان پر چڑھایا اور پھر اس نے اللہ کا نام لیا اور پل کی طرف بڑھ گیا۔ پل پر قدم رکھتے ہوئے وہ بے حد پرسکون تھا۔ اس نے تیروں پر جو زرد رنگ کا محلول لگایا تھا وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک جن کا دیا ہوا تحفہ تھا۔ جن نے عمرو عیار کو بتایا تھا کہ اگر وہ اس محلول کو کسی نیزے یا تیر پر لگائے گا اور پھر تیر کو جس نشانے پر لگنے کا کہے گا تو تیر ٹھیک اسی نشانے پر لگے گا چاہے وہ نشانہ اس سے کوسوں دور ہو۔ محلول لگانے کے ساتھ ساتھ عمرو عیار نے تیروں پر سردار امیر حمزہ کا بتایا ہوا ایک اسم اعظم بھی پڑھا تھا جو اس کے لئے کسی انمول خزانے سے کم نہ تھا۔ اس اسم اعظم کو پڑھ کر وہ کسی بھی ناکامی کو کامیابی میں بدل سکتا تھا اور وہ بڑی سے بڑی مصیبت سے نہ صرف نکل سکتا تھا بلکہ اس کے مقابلے میں اگر شیطانی طاقتیں بھی آ جاتیں تو اس اسم اعظم کی وجہ سے اس کے قریب نہ پھٹک سکتی تھیں اور پسپا ہو سکتی تھیں۔

پل پر آتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے رکا اس نے کمان کا چلہ کھینچا اور پھر اس نے ایک بار پھر اللہ کا نام لیا اور پل پر آہستہ آہستہ قدم بڑھانے لگا۔ رسی اور تختوں کا پل بے حد مضبوط تھا۔ ویسے بھی عمرو عیار دبلا پتلا سا آدمی تھا اس کا وزن زیادہ نہ تھا اور اس کے وزن زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے پل ڈگمگا نہیں رہا تھا۔ ابھی عمرو عیار نے دو چار قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ اچانک اس کے بیس پچیس قدموں کے فاصلے پر ایک سرخ رنگ کا پتلا نمودار ہوا۔ عمرو عیار نے تیر سیدھا کیا۔ وہ تیر چھوڑنے ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگا تھا کہ سرخ پتلے کو دیکھ کر اس کا ہاتھ رک گیا۔ پتلے نے ظاہر ہوتے ہی ایک زور دار قہقہہ لگایا اور پھر غائب ہو گیا۔ اس پتلے کے غائب ہوتے ہی وہاں سیاہ رنگ کا پتلا نمودار ہوا اور اس سیاہ پتلے کے پیچھے سرخ رنگ کا پتلا ظاہر ہوا۔ عمرو عیار نے فوراً چلہ چھوڑ دیا۔ جیسے ہی اس نے کمان کا چلہ چھوڑا۔ تیر نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے سامنے کی طرف بڑھا۔ سامنے سیاہ پتلا تھا۔ وہ غائب ہونے ہی لگا تھا کہ تیر یکلخت اس کے سینے میں جا گڑا۔ پتلا زور زور سے قہقہے لگا رہا تھا۔ تیر لگتے ہی اس کے قہقہے ختم ہو گئے۔

آگ کا شعلہ سا لپکا اور پتلا یکلخت جل کر بھسم ہوتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے نمودار ہونے والا سرخ پتلا قہقہے لگاتا ہوا غائب ہو گیا۔ عمرو عیار نے فوراً ترکش سے دوسرا تیر نکالا اور اس نے اسے کمان پر چڑھا لیا۔ وہ رکے بغیر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا پل پر چلا جا رہا تھا۔ پل پر بار بار سیاہ اور سرخ پتلے نمودار ہو رہے تھے۔ نمودار ہوتے ہوئے وہ زور زور سے قہقہے لگا رہے تھے۔ عمرو عیار نے ایک بار پھر تیر چلایا۔

اس کے سامنے سیاہ پتلا تھا۔ کمان سے تیر نکلتے ہی تیزی سے سیاہ پتلے کی طرف بڑھا لیکن پتلا قہقہے لگاتا ہوا غائب ہو گیا۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پیچھے سرخ اور سرخ پتلے کے پیچھے ایک اور سیاہ پتلا نمودار ہوا۔ سامنے سرخ پتلے کو دیکھ کر عمرو عیار کا ایک لمحے کے لئے سانس رک گیا لیکن یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر پرسکون مسکراہٹ آ گئی کہ تیر سرخ پتلے کے قریب پہنچتے ہی قدرے ترچھا ہوا اور سرخ پتلے کے پہلو سے نکلتا ہوا پیچھے موجود سیاہ پتلے کو جا لگا۔ شعلہ لپکا اور سیاہ پتلا یکلخت جل کر بھسم ہو گیا۔ سرخ پتلا غائب ہوا اور پھر پل پر یکے بعد دیگرے سرخ اور سیاہ پتلے نمودار ہوتے چلے گئے۔ عمرو عیار ترکش سے تیر نکال نکال کر ان پر مارتا رہا۔

تیر سرخ پتلوں کے سامنے آنے پر فوراً اپنا رخ پلٹ لیتا اور سرخ پتلے کے پیچھے موجود سیاہ پتلے کو جا لگتا اور سیاہ پتلا جل کر خاکستر ہو جاتا۔ عمرو عیار نے تیروں پر جو زرد محلول لگایا تھا اس کی وجہ سے اور خاص طور پر اسم اعظم کی وجہ سے اس کا ایک بھی نشانہ خطا نہ جا رہا تھا اور اس کے چلائے ہوئے تیر سرخ پتلوں کے سامنے آنے کے باوجود انہیں نہ لگ رہے تھے بلکہ سرخ پتلوں کے پیچھے نمودار ہونے والے سیاہ پتلوں کو لگ رہے تھے اور ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاتے تھے۔

ان پتلوں کو جل جل کر بھسم ہوتے دیکھ کر عمرو عیار کی ہمت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بندھ گئی تھی اس نے اور تیزی سے قدم اٹھانے شروع کر دیئے اور پھر جب وہ پل کے درمیان میں پہنچا تو اس نے پل پر تیزی سے دوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے دوڑنے کی وجہ سے پل اب ہل رہا تھا لیکن عمرو عیار کو کوئی پرواہ نہ تھی۔ وہ دوڑتے دوڑتے سامنے آنے والے پتلوں کو تیروں سے نشانہ بنا رہا تھا۔ اب اسے اس بات کی کوئی فکر نہ تھی کہ اس کے سامنے سرخ پتلے نمودار ہو رہے ہیں یا سیاہ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تیروں کے شکار صرف سیاہ پتلے ہی بنیں گے اور سرخ پتلوں کو تیر چھو کر بھی نہیں گزریں گے اور واقعی ایسا ہی ہو رہا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے عمرو عیار کے ترکش سے تیر ختم ہو گئے۔ اب اس کے سامنے نہ سرخ پتلا نمودار ہو رہا تھا اور نہ سیاہ۔ عمرو عیار نے جیسے ہی دو تین قدم مزید آگے بڑھائے تو اس کے ہاتھوں میں موجود کمان یکلخت غائب ہو گئی۔

"ارے۔ یہ کمان کہاں گیا"۔ ـــــــ عمرو عیار نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ سر جھٹک کر آگے بڑھا۔ ابھی وہ چند قدم ہی آگے گیا تھا کہ اچانک اس نے پل کو ہلتے دیکھا۔ عمرو عیار نے فوراً دونوں اطراف کے رسے پکڑ لیئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''میں نے تو سیاہ پتلوں کو ہی نشانہ بنایا ہے۔ پھر یہ پل اس طرح سے کیوں ہل رہا ہے''۔ ـــــــ عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے پل سے نیچے جھانکا تو یہ دیکھ کر اس کا دل کانپ اٹھا کہ پل کھائی کی انتہائی بلندی پر تھا۔ اگر وہ پل سے گر جاتا تو واقعی اس کی بھیانک موت واقع ہو جاتی۔

پل دوسرے کنارے پر لکڑی کے دو بڑے بڑے ستونوں کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ عمرو عیار کی نظریں ان ستونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ پل کے ہلنے سے لکڑی کے دونوں ستون بھی ہل رہے تھے اور پھر یہ دیکھ کر عمرو عیار کی تو جیسے جان ہی نکل گئی کہ پل زمین سے اکھڑ رہے تھے۔

''ارے باپ رے۔ یہ ستون اگر اکھڑ گئے تو پل ٹوٹ جائے گا اور میں پل سمیت کھائی میں جا گروں گا''۔ ـــــــ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے آؤ دیکھا اور نہ تاؤ اور ہلتے پل پر تیزی سے کنارے کی طرف دوڑنے لگا۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دوسرے کنارے پر پہنچ جانا چاہتا تھا لیکن یہ شاید اس کی بدقسمتی ہی تھی کہ وہ کنارے پر نہ پہنچ سکا اور زمین میں گڑے ہوئے دونوں ستون یکلخت زمین سے نکل آئے۔ پل کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ پل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سمیت ہزاروں فٹ گہری کھائی میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ اس کے منہ سے انتہائی دلدوز چیخ نکلی اور پھر وہ ہاتھ پاؤں مارتا ہوا کھائی کی لامحدود گہرائی میں گرتا چلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روشنی ہوئی اور یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر واقعی خوف کے تاثرات پھیل گئے کہ اس کے جسم پر دو بڑے بڑے ناگ لپٹے ہوئے تھے۔ دونوں ناگ اژدہوں جیسے دکھائی دے رہے تھے جو اس کے جسم پر لپٹ کر اس کی ہڈیاں بھینچ رہے تھے اور ان کے بڑے بڑے پھن شہنشاہ افراسیاب کے چہرے کے سامنے لہرا رہے تھے۔ ان کے منہ کھلے ہوئے تھے اور وہ شہنشاہ افراسیاب کے منہ کے پاس زور زور سے پھنکار رہے تھے۔ ان دوشاخہ سیاہ زبانیں بار بار لپلپا رہی تھیں۔ ان کے منہ سے نکلنے والی گرم ہوا شہنشاہ افراسیاب کو اپنا چہرہ جھلساتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''شہنشاہ افراسیاب'' ۔۔۔۔۔۔ اچانک شہنشاہ افراسیاب کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہی پراسرار آواز سنائی دی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ ناگ مجھے کھا جائیں گے۔ یہ۔ یہ۔ یہ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ ناگ بدستور پھنکارتے ہوئے اپنے پھن اس کے چہرے کے سامنے لہرا رہے تھے۔

"یہ سامری طلسمات کے تیسرے طلسم کو دوسرا مرحلہ ہے۔ اس طلسم میں یہ دونوں ناگ تمہارے جسم کی ہڈیاں توڑنے کی کوشش کریں گے۔ تم اگر ان ناگوں سے بچنا چاہتے ہو تو تمہیں ان دونوں ناگوں کو ہلاک کرنا ہو گا۔ یاد رہے۔ ان ناگوں کو ہلاک کرنے کے لئے تم کوئی جادو استعمال نہیں کرو گے"۔ چیختی ہوئی آواز نے کہا اور پھر وہاں خاموشی چھا گئی۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ اگر میں جادو کا استعمال نہیں کروں گا تو ان ناگوں کو کیسے ہلاک کر سکوں گا"۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے دونوں ہاتھ آزاد تھے وہ ان ناگوں کی گرم پھنکاروں سے بچنے کے لئے دونوں ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے کر رہا تھا۔ ناگ پھنکارتے تو اس کے منہ سے نکلنے والی گرم ہوا اس کے ہاتھوں اور چہرے پر پڑ رہی تھی اور اسے اپنے ہاتھ جلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ پھنکاریں مارتے ہی ناگ تیزی سے اپنے پھن پیچھے کر لیتے تھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور پھر دوبارہ پھنکاریں مارنے کے لئے وہ شہنشاہ افراسیاب کے چہرے کے سامنے پھن لاتے جیسے وہ اسی طرح پھنکاریں مار مار کر شہنشاہ افراسیاب کا چہرہ مکمل طور پر جھلسا دینا چاہتے ہوں۔

شہنشاہ افراسیاب کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ بغیر جادو کئے ان ناگوں کو کیسے ہلاک کرے۔ اس کے دونوں ہاتھ ناگوں کی زہریلی پھنکاروں سے سیاہ ہو چکے تھے اور اسے شدید تکلیف ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود وہ چہرے کے سامنے سے اپنے ہاتھ نہ ہٹا رہا تھا۔ اچانک شہنشاہ افراسیاب کو ایک خیال آیا۔ پراسرار آواز نے ان ناگوں کو جادو سے ہلاک کرنے سے منع کیا تھا۔ اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ ان ناگوں کو کسی ہتھیار سے ہلاک نہیں کر سکتا تھا اور وہ اپنے لئے جادو سے ہتھیار حاصل کر سکتا تھا۔ یہ سوچتے ہی اس نے فوراً ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک لمبے اور بڑے پھل والی تلوار آ گئی۔ اسی لمحے ناگوں کے پھن آگے آئے۔ انہوں نے پھنکار ماری۔ ان کے منہ سے آگ جیسی گرم بھاپ سی نکل کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف بڑھی۔

شہنشاہ افراسیاب نے اپنا سر دائیں طرف کرتے ہوئے تلوار پوری قوت سے ناگ کے پھن پر ماری۔ اسی لمحے ناگ کے منہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے نکلنے والی بھاپ اس کی تلوار سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھ میں موجود تلوار جل کر راکھ بن گئی۔ تلوار کو اس طرح راکھ بنتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب اور زیادہ بوکھلا گیا۔ اس کے ہاتھ میں جلی ہوئی تلوار کا دستہ باقی رہ گیا تھا۔ اس نے فوراً دستہ ایک طرف پھینکا اور ایک مرتبہ پھر ہوا میں ہاتھ مار کر ایک اور تلوار حاصل کی۔ ساتھ ہی اس نے دوسرا ہاتھ جھٹکا تو اس کے دوسرے ہاتھ میں ڈھال آ گئی۔ وہ اس ڈھال کی مدد سے ناگوں کے پھنکاروں کے زہر سے بچنا چاہتا تھا۔ ناگوں نے اس کے ہاتھ میں تلوار اور ڈھال دیکھی تو ان کے منہ اور زیادہ کھل گئے۔ ان کے منہ سے ایک ساتھ بھاپ نکل کر ڈھال اور تلوار پر پڑی۔ جھما کا ہوا اور شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھوں میں موجود تلوار اور ڈھال جل کر راکھ بن کر گرتے چلے گئے۔ اب تو شہنشاہ افراسیاب کے سچ مچ اوسان خطا ہو گئے۔

''اب میں کیا کروں۔ یہ ناگ تو مجھے کوئی ہتھیار حاصل ہی نہیں کرنے دے رہے ہیں''۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے پھر تلوار اور ڈھال حاصل کی لیکن ناگوں نے پھنکاریں مار کر پھر سے انہیں جلا دیا۔ شہنشاہ افراسیاب کو جادو سے تلوار اور ڈھال حاصل کرنے کا کوئی فائدہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہ ہو رہا تھا۔ وہ جو بھی ڈھال یا تلوار جادو سے حاصل کرتا۔ ناگ پھنکاریں مار کر اس کی ڈھال اور تلوار کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ بنا دیتے۔ شہنشاہ افراسیاب کو اور کچھ نہ سوجھا تو اس نے تلوار کی بجائے دونوں ہاتھوں میں ڈھالیں حاصل کرنا شروع کر دیں۔ ناگ ان ڈھالوں کو بھی جلا جلا کر راکھ بنا رہے تھے لیکن اس کا شہنشاہ افراسیاب کو یہ فائدہ ضرور ہوا تھا کہ ناگوں کی پھنکاروں سے نکلنے والی زہریلی بھاپ اس کے چہرے اور ہاتھوں پر نہ پڑ رہی تھی بلکہ وہ ڈھالوں پر پڑتی تھی اور ڈھالیں جل کر راکھ بن جاتی تھیں۔

شہنشاہ افراسیاب نے وقتی طور پر ناگوں کی زہریلی بھاپ سے تو خود کا بچانے کا حل ڈھونڈ لیا تھا لیکن ناگ کے وجود جو اس کے جسم پر لپٹے ہوئے تھے آہستہ آہستہ تنگ سے تنگ ہوتے جا رہے تھے جس سے شہنشاہ افراسیاب کو اپنے جسم کی ہڈیاں سکڑتی اور ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں اور اب اس کا دم بھی گھٹنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر ناگ اپنے بل اس کے جسم پر اسی طرح سے کستے رہے تو وہ اس کی ساری ہڈیاں توڑ دیں گے اور شہنشاہ افراسیاب کی موت یقینی ہو جائے گی۔

شہنشاہ افراسیاب نے کچھ سوچ کر ایک منتر پڑھا تو اچانک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے جسم پر ٹھوس فولاد کا زرہ بکتر آ گیا۔ یہ زرہ بکتر ناگوں کے بلوں کے نیچے نمودار ہوا تھا۔ اب ناگوں کی گرفت اس زرہ بکتر پر تھی جس کی وجہ سے ان کا دباؤ شہنشاہ افراسیاب کے جسم پر کم ہو گیا تھا۔ فولادی زرہ بکتر اس قدر ٹھوس تھا کہ ناگ پوری قوت بھی لگا کر اسے نہ بھینچ سکتے تھے۔ اس لئے شہنشاہ افراسیاب کو اب یہ سکون ہو گیا کہ ناگ اس کے گرد بل کس کر اس کو ہلاک نہ کر سکیں گے۔

''اس طرح تو میں یہاں ساری زندگی ان سے جان بچاتا رہ جاؤں گا۔ مجھے ان ناگوں کو ہلاک کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ آخر میں انہیں ہلاک کروں تو کیسے کروں''۔ ______ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا لیکن اسے ان ناگوں کو بغیر کسی جادو یا ہتھیار کے ہلاک کرنا ناممکن دکھائی دے رہا تھا۔ زرہ بکتر پہن کر وہ ناگوں کے دباؤ سے بچ گیا تھا اور ناگوں کی پھنکاروں کے زہر سے بچنے کے لئے وہ بار بار ہوا میں ہاتھ مار کر ڈھالیں حاصل کرتا رہا اور ناگ ان ڈھالوں پر زہر کی پھوار برسا کر انہیں راکھ بناتے جا رہے تھے۔ یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا پھر شہنشاہ افراسیاب کو اور کچھ نہ سوجھا تو اس نے جادو سے حاصل کی ہوئیں ڈھالیں ایک طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھینکیں۔ اسی لمحے ناگ پھنکارتے ہوئے اس کے چہرے کے قریب آئے تو شہنشاہ افراسیاب نے اچانک دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور پھر اس نے ہر خوف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دونوں ناگوں کی گردنیں ایک ساتھ دبوچ لیں۔ ناگ اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے کلبلانے لگے اور زور لگا کر اس کے ہاتھوں سے اپنی گردنیں چھڑانے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کے منہ سے نکلنے والے زہریلی اور گرم پھواریں بھی تیز ہو گئیں لیکن اب ان کی گردنیں چونکہ شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھوں میں تھیں اس لئے اس نے دونوں ناگوں کے منہ دوسری طرف کر دیئے تھے تا کہ ان کے منہ سے نکلنے والی گرم زہریلی بھاپ سے بچ سکے۔

''اب میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بچتے ہو''۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ اس نے دونوں ہاتھوں کا زور لگایا اور پھر اس نے دونوں ناگوں کے منہ ایک دوسرے کے سامنے کر دیئے۔ دونوں ناگوں کے منہ سے گرم اور زہریلی بھاپ نکلی اور ایک دوسرے کے منہ پر پڑی۔ دوسرے لمحے یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب حیران رہ گیا کہ جیسے ہی ناگوں کا زہر ایک دوسرے کے منہ پر پڑا۔ ان کے پھن جل کر راکھ ہو گئے اور پھر اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسم کے گرد لپٹے ہوئے ان ناگوں کے وجود بھی جل کر راکھ بن کر گرتے چلے گئے۔

''ارے۔ یہ کیا۔ یہ تو اپنے ہی زہر سے جل کر راکھ بن گئے ہیں''۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے وہاں تاریکی چھا گئی۔

''شہنشاہ افراسیاب۔ تم نے سامری طلسمات کے تیسرے مرحلے کے دوسرے حصے کو بھی فنا کر دیا ہے۔ ان ناگوں کی ہلاکت اسی صورت میں ممکن تھی کہ ان کے منہ سے نکلنے والا زہر ایک دوسرے کے منہ پر ڈال دیا جاتا۔ تم نے یہ کر دکھایا ہے۔ اب تم آخری طلسم میں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ''۔ ۔۔اچانک پراسرار اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب چونک پڑا۔ اس کے جسم کو جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گر پڑتا اسی لمحے اس کے پیروں کے نیچے ٹھوس زمین آ گئی۔ جیسے ہی اس کے پیروں کے نیچے ٹھوس زمین آئی ساتھ ہی وہاں سے تاریکی چھٹ گئی۔

روشنی ہوتے ہی شہنشاہ افراسیاب خود کو بدلی ہوئی جگہ پر دیکھ کر چونک پڑا۔ اس نے دیکھا وہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں موجود ہے۔ کمرہ خالی تھا۔ وہاں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی۔ البتہ کمرے کی چاروں دیواروں پر مشعلیں جل رہی تھیں۔ کمرے کی دیواریں چھت اور زمین کا رنگ سیاہ تھا۔ کمرے کی چاروں دیواروں میں ایک ایک دروازہ دکھائی دے رہا تھا جو بند تھے۔ ان دروازوں کے علاوہ کمرے میں نہ تو کوئی روشن دان تھا اور نہ ہی کوئی کھڑکی۔ شہنشاہ افراسیاب حیرت بھرے انداز میں گھوم گھوم کر کمرے کو دیکھ رہا تھا۔

''شہنشاہ افراسیاب۔ یہ سامری طلسمات کا ساتوں اور آخری طلسم ہے۔ اس طلسم میں تم اور عمروعیار ایک ساتھ پہنچے ہو۔ عمروعیار بھی ایسے ہی ایک کمرے میں موجود ہے جس کے چار دروازے ہیں۔ یہ بھول بھلیوں سے بھرا ایک خوفناک طلسم ہے۔ تم دونوں کو میری آواز سنائی دے رہی ہے اس لئے میں تم دونوں کو اس خوفناک طلسم کے بارے میں ایک ساتھ ہی بتانا چاہتا ہوں''۔ ــــــــ پراسرار آواز نے چیختی ہوئی مخصوص آواز میں کہا۔

''عمروعیار۔ اوہ۔ میں تو عمروعیار کو بھول ہی گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے بھی اپنے حصے کے تینوں طلسمات سر کر لئے ہیں اور اب وہ بھی میرے ساتھ اس ساتویں اور آخری طلسم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں داخل ہو چکا ہے۔ بہت خوب۔ اگر وہ اپنے حصے کے طلسمات سر نہ کرتا تو اس کے ہلاک ہونے کی وجہ سے میں بھی ہلاک ہو چکا ہوتا۔ میں زندہ ہوں تو وہ زندہ ہے اور اگر وہ زندہ ہے تو میں بھی زندہ ہوں"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اپنی بات بند کرو اور میری بات سنو شہنشاہ افراسیاب۔ میں تم سے اور عمرو عیار سے ایک ساتھ مخاطب ہوں۔ سنو۔ اس کمرے کے چار دروازے ہیں۔ ان میں سے تین دروازے نئے اور بھیانک طلسمات میں کھلتے ہیں۔ جن میں داخل ہوتے ہی تمہیں پھر سے طلسمات سر کرنے پڑیں گے جبکہ ان میں ایک دروازہ ایسا ہے جو اسی جیسے دوسرے کمرے میں کھلتا ہے۔ اگر تم نے وہ دروازہ کھول لیا تو تم ایسے ہی دوسرے کمرے میں پہنچ جاؤ گے جہاں اسی طرح چار دیواروں کے چار دروازے ہوں گے۔ ان چار دِروازوں میں بھی تین دروازے خوفناک طلسمات میں جانے والے راستے ہوں گے اور چوتھا کمرہ تمہیں ایسے ہی خالی کمرے میں پہنچا دے گا جہاں پھر سے تمہیں اسی جیسا کمرہ ملے گا۔ تمہیں ایسے سات کمروں میں جانا ہے۔ جیسے ہی تم ساتویں خالی کمرے میں پہنچو گے تم اس راستے سے سامری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طلسمات کے اس کنویں میں پہنچ جاؤ گے جہاں سامری جادوگر کا خزانہ موجود ہے۔ وہ سارا خزانہ تمہارا ہو جائے گا۔

یاد رکھنا۔ تین دروازوں کے پیچھے طلسمات ہیں۔ موت کے طلسمات جنہیں یا تو تمہیں سر کرنا ہو گا یا پھر ان طلسمات میں تمہاری موت واقع ہو جائے گی۔ اس لئے سوچ سمجھ کر دروازہ کھولنا اور ایک بات یاد رکھنا۔ تم جیسے ہی دروازہ کھولو گے اسے بند کرنا تمہارے بس میں نہ ہو گا۔ دروازہ کھلتے ہی تمہیں دوسری طرف دھکیل دیا جائے گا۔ پھر تم ایسے ہی کسی عام اور خالی کمرے میں پہنچو یا کسی طلسم میں یہ تمہاری قسمت ہو گی''۔ پراسرار آواز نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ سامری جادوگر نے واقعی یہ ساتوں طلسم بے حد خوفناک بنائے ہیں۔ یہاں بھی سات سات طلسمات ہیں۔ اگر میں نے خالی کمرے کا دروازہ نہ کھولا اور کسی طلسماتی کمرے میں چلا گیا تو پھر سے مجھے نئی مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ تو حد ہو گئی''۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمرو عیار۔ عمرو عیار۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم میری آواز سن سکتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو"۔ ــــــــ کچھ سوچ کر شہنشاہ افراسیاب نے عمرو عیار کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز پورے کمرے میں گونج اٹھی لیکن اسے جواب میں عمرو عیار کی آواز سنائی نہ دی۔

"یہ عمرو عیار میری بات کیوں نہیں سن رہا۔ پراسرار آواز نے تو کہا تھا کہ وہ بھی اس طلسم میں موجود ہے"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے چیخ چیخ کر عمرو عیار کو آوازیں دیں لیکن اسے عمرو عیار نے کوئی جواب نہ دیا۔ عمرو عیار کا جواب نہ پا کر شہنشاہ افراسیاب خاموش ہو گیا۔

"شاید عمرو عیار اس بھول بھلیوں کے دور کسی کمرے میں ہے جہاں تک میری آواز نہیں جا رہی"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور پھر وہ ایک دیوار کی طرف بڑھا اور دروازے کے سامنے آ کر رک گیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"کیا ہو سکتا ہے اس دروازے کے پیچھے"۔ ــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے دروازے کو ہاتھ لگایا لیکن کچھ نہ ہوا۔ کچھ سوچ کر اس نے دروازے سے کان لگائے اور دوسری طرف کی سن گن لینے لگا لیکن دوسری طرف سے اسے کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

"اندر سے تو کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی۔ کیا اسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دروازے کے پیچھے بغیر طلسم والا خالی کمرہ ہے"۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے سوچا پھر اس نے دروازے کا کنڈا پکڑا اور اس دروازے کو کھولنے ہی لگا تھا کہ رک گیا۔

"نہیں۔ مجھے جلد بازی نہیں کرنی چاہئے۔ پہلے مجھے دوسرے دروازوں کا جائزہ لے لینا چاہئے۔ اگر دوسرے کمروں کے دروازوں کے پیچھے سے مجھے کوئی آواز سنائی دی تو یقیناً وہاں طلسمات ہوں گے ورنہ یہی دروازہ ہوسکتا ہے جسے کھول کر میں دوسرے خالی کمرے میں پہنچ سکتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ افراسیاب نے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوسری دیوار کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دوسرے دروازے کو چھوا اس سے کان لگائے لیکن اس دروازے کے پیچھے بھی خاموشی تھی۔

"کیا مطلب۔ اس دروازے کے پیچھے سے بھی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی۔ کیا یہ بھی خالی کمرہ ہے"۔۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔ وہ تیسرے اور پھر چوتھے دروازے کی طرف گیا۔ دروازوں کو چھو چھو کر دیکھنے کے بعد اس نے ان دروازوں سے کان لگا کر دوسری طرف سے آوازیں سننے کی کوشش کی لیکن چاروں کمروں کے پیچھے سے اسے کوئی آواز سنائی نہ دی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''یہ کیا۔ کسی دروازے کے پیچھے سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔ اب میں کیا کروں۔ کون سا دروازہ کھولوں جو مجھے تین دروازوں کے پیچھے چھپے ہوئے طلسمات سے بچا کر ایسے ہی خالی کمرے میں پہنچا سکتا ہے''۔ ــــــــشہنشاہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار اور گھوم گھوم کر ان چاروں دروازوں کو دیکھ رہا تھا لیکن اسے کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا کہ وہ کس دروازے کو کھولے۔

''جادو پتلا۔ ہاں مجھے جادو پتلے کو بلانا چاہئے۔ وہ دیواروں کے پیچھے جھانکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان دروازوں کے پیچھے دیکھ کر مجھے بتا سکے کہ کن دروازوں کے پیچھے طلسمات ہیں اور کون سا ایسا دروازہ ہے جو مجھے اس جیسے خالی کمرے میں لے جا سکتا ہے''۔ ــــــــشہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے کوئی منتر پڑھ کر دونوں ہاتھ زور سے زمین پر جھٹکے تو اچانک زمین پھٹی اور اس میں سے ایک سیاہ رنگ کا جادو پتلا اچھل کر باہر آ گیا۔

''حکم آقا''۔ ــــــــجادو پتلے نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جادو پتلے۔ ان دروازوں کے پیچھے جھانکو اور مجھے بتاؤ کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان میں سے کن کمروں میں طلسمات ہیں اور وہ کون سا دروازہ ہے جس کے پیچھے ایسا ہی خالی کمرہ موجود ہے جہاں میں موجود ہوں"۔ ــــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے جادو پتلے سے مخاطب ہو کر انتہائی کڑک دار لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا"۔ ــــــــــ جادو پتلے نے کہا اور تیزی سے وہ ایک دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ دروازے کے سامنے کھڑا ہو کر غور سے دوسری طرف دیکھتا رہا پھر وہ شہنشاہ افراسیاب کی طرف مڑا۔

"اس کمرے میں تاریکی اور خاموشی مسلط ہے آقا"۔ جادو پتلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دوسرے کمرے کے دروازے کے پاس جاؤ"۔ ــــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو جادو پتلا غائب ہوا اور دوسری دیوار کے دروازے کے سامنے نمودار ہوا۔ اس نے دوسرے دروازے کی طرف گھورنا شروع کر دیا پھر وہ شہنشاہ افراسیاب کی طرف مڑا۔

"یہ کمرہ بھی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے آقا"۔ ــــــــــ جادو پتلے نے جواب دیا تو شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہونہہ۔ تیسرے دروازے کی طرف جاؤ"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو جادو پتلا دوسرے دروازے کے سامنے سے غائب ہو کر تیسرے کمرے کے دروازے کے سامنے نمودار ہوا۔ اس نے تیسرے دروازے کے پیچھے بھی جھانک کر دیکھا لیکن اسے وہاں بھی تاریکی اور خاموشی کے سوا کچھ دکھائی نہ دیا۔ یہ بات اس نے شہنشاہ افراسیاب کو بتائی تو شہنشاہ افراسیاب پریشان ہو گیا۔ اس کے کہنے پر جادو پتلا چوتھے کمرے کے دروازے کی طرف گیا اور جب شہنشاہ افراسیاب کو ویسا ہی جواب ملا تو اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم دوسری طرف نہیں جھانک سکتے اور مجھے یہ نہیں بتا سکتے کہ ان دروازوں کے پیچھے کیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصیلی نظروں سے جادو پتلے کو گھورتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے آقا۔ چاروں کمروں میں تاریکی اور خاموشی مسلط ہے"۔ ـــــــ جادو پتلے نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو شہنشاہ افراسیاب کا غصہ اور بڑھ گیا۔ اس کا دل چاہا کہ وہ ابھی منتر پڑھ کر اس جادو پتلے کو جلا کر بھسم کر دے لیکن اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اچھا۔ کیا تم ان کمروں میں جا سکتے ہو''۔ ـــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کچھ سوچ کر کہا۔

''میں کوشش کرتا ہوں آقا''۔ ـــــــــ جادو پتلے نے کہا اور پھر غائب ہو گیا لیکن اسے غائب ہوئے ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ پھر ظاہر ہو گیا۔ وہ پھر غائب ہوا اور پھر ظاہر ہو گیا۔ وہ بار بار غائب ہو رہا تھا لیکن فوراً ہی ظاہر ہو جاتا تھا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو احمق جادو پتلے۔ بار بار غائب بھی ہو رہے ہو اور فوراً ظاہر بھی ہو جاتے ہو''۔ ـــــــــ شہنشاہ نے چیخ کر کہا۔

''میں غائب ہو کر ان کمروں میں جانے کی کوشش کر رہا ہوں آقا لیکن ہر بار یہیں ظاہر ہو جاتا ہوں۔ غائب ہو کر کمروں میں جان کی میری کوشش ناکام ہو رہی ہے''۔ ـــــ جادو پتلے نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ہونہہ۔ تو یہاں بھی کوئی جادو میرے کام نہیں آئے گا۔ یہاں بھی مجھے اپنے ہی دم پر کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا''۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''آپ نے مجھے کوئی حکم دیا آقا''۔ ـــــــــ جادو پتلے نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پوچھا۔

''نہیں۔تم جاؤ''۔ ______ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

''جو حکم آقا''۔ ______ جادو پتلے نے کہا اور وہ زمین کے جس حصے سے نکل کر باہر آیا تھا اسی میں سما گیا اور اس کے زمین میں جاتے ہی زمین دوبارہ برابر ہوگئی۔

''سامری جادوگر نے یہاں ایسی کوئی نشانی بھی نہیں چھوڑی ہے جس سے اس بات کا پتہ چل سکے کہ کس دروازے کے پیچھے کیا ہے''۔ ______ شہنشاہ افراسیاب نے ایک بار پھر ان دروازوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے اندازے سے ہی کسی ایک دروازے کو کھولنا ہوگا۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے''۔ ______ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد شہنشاہ افراسیاب نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا شمالی دیوار کے دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے کنڈا پکڑا اور دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ اس نے پھر کنڈے سے ہاتھ ہٹا لیا۔

''نہیں۔ یہ نہیں۔ مجھے دوسرا دروازہ کھولنا چاہئے''۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور مغربی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مغربی دروازے کے پاس آ کر پھر اس کا خیال بدلا اور وہ جنوبی دیوار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پاس آ گیا۔ اس نے کنڈا پکڑا اور پھر رک گیا۔

''ہونہہ۔ مجھے اس دروازے کے پیچھے بھی گڑ بڑ معلوم ہوتی ہے۔ مجھے چوتھے دروازے کو ہی کھولنا چاہئے''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور پھر وہ شمالی دیوار کے دروازے کے پاس آ گیا۔

اس نے دروازے کا کنڈا پکڑا تو یکلخت اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اب یہ اس کی قسمت تھی کہ وہ دروازہ کھول کر ایسے ہی کسی خالی کمرے میں پہنچتا یا پھر کسی نئے طلسم میں داخل ہو جاتا۔ اس نے چند لمحے توقف کیا اور پھر ایک جھٹکے سے کنڈا کھینچ کر دروازہ کھول لیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پراسرار آواز عمرو عیار نے بھی سنی تھی۔ جس نے اسے اور شہنشاہ افراسیاب کو ان بھول بھلیوں اور چار دروازوں کے بارے میں تفصیل بتائی تھی کہ ان چار دروازوں میں سے تین دروازوں کے پیچھے طلسمات ہیں جبکہ چوتھے دروازے کے پیچھے وہ ایسے ہی خالی کمرے میں پہنچ کر ان طلسمات میں جانے سے بچ سکتے تھے۔

کھائی میں گرنے کے بعد عمرو عیار اچانک اس کمرے میں ظاہر ہوا تھا اور پھر وہ خود کو چار دروازوں والے خالی کمرے میں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ عمرو عیار بھی کافی دیر تک ان دروازوں کو دیکھتا رہا۔ اس نے دروازوں کو چھو کر اور ان کے ساتھ کان لگا کر دوسری طرف سے سن گن لینے کی کوشش کی تھی لیکن اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری جانب سے کوئی آواز سنائی نہ دی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے دروازوں کے پیچھے کمرے خالی ہوں اور اس پراسرار آواز نے محض اسے اور شہنشاہ افراسیاب کو ڈرانے کے لئے تین دروازوں کے پیچھے خوفناک طلسمات ہونے کی بات کی تھی۔

''مجھے ان میں سے کون سا دروازہ کھولنا چاہئے''۔ عمروعیار کمرے کے بیچوں بیچ کھڑا باری باری ان دروازوں کو دیکھ کر سوچ رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک تذبذب کے عالم میں کھڑا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور پھر وہ جنوبی دروازے کی طرف بڑھ آیا۔

''مجھے یہ دروازہ کھولنا چاہئے۔ پھر جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا''۔ ـــــــ عمروعیار نے کہا اور پھر اس نے دروازے کا کنڈا پکڑا۔ دل ہی دل میں اللہ کا نام لیا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ اس نے دروازے کے پیچھے چھپ کر سر باہر نکالا اور پھر وہ دوسرے کمرے میں جھانکنے لگا۔ دوسری طرف تاریکی تھی۔ اندر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

''شاید۔ یہ خالی کمرہ ہے''۔ ـــــــ عمروعیار نے کہا اور پھر وہ دروازے کی اوٹ سے نکل آیا۔ دروازے کی اوٹ سے نکل کر وہ جیسے ہی کمرے کے سامنے آیا اسی لمحے اس کے منہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کمرے میں جا گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے عقب سے اسے پوری قوت سے اس کمرے میں دھکا دے دیا ہو۔ وہ ہوا میں اچھل کر منہ کے بل کمرے میں گرا تھا۔ اگر اس نے بروقت دونوں ہاتھ آگے نہ کر دیئے ہوتے تو ٹھوس زمین سے ٹکرا کر یقیناً اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔ وہ جیسے ہی اس کمرے میں گرا اس کے پیچھے کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔ عمروعیار چند لمحے وہاں پڑا رہا اور تاریکی میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا رہا لیکن کمرے میں اس قدر خاموشی تھی۔ اگر وہاں کوئی چیونٹی بھی رینگتی تو اسے اس کے رینگنے کی آواز بھی سنائی دے جاتی۔ وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دوسرے لمحے وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک کسی نے اس کے سر پر گرز مار دیا ہو۔ اسے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمروعیار نے غلط کمرے کا انتخاب کیا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ عمروعیار کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم ختم کرنا پڑے گا تب وہ دوسرے خالی کمرے میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی"۔ ـــــــ چیختی ہوئی آواز نے کہا تو عمرو کو اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ جس کمرے کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خالی سمجھ رہا تھا وہ طلسماتی کمرہ ثابت ہوا تھا اور اب اس کے سامنے نجانے کون سا طلسم کھلنے والا تھا جو اس کی موت کا بھی باعث بن سکتا تھا۔ اسی لمحے اچانک کمرے کی دیواروں پر لگی ہوئی مشعلیں خود بخود جلنا شروع ہو گئیں اور کمرے میں روشنی ہو گئی۔ یہ کمرہ ہو بہو اس کمرے جیسا تھا جس کمرے سے نکل کر عمرو عیار یہاں آیا تھا۔ اس کمرے میں صرف اتنا فرق تھا کہ اس کمرے کی دیواروں میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ کمرے میں نہ کوئی روشن دان تھا اور نہ کھڑکی۔ یہ چاروں طرف سے بند کمرہ تھا۔

''کمرہ تو خالی ہے۔ کہاں ہے اس کمرے کا طلسم''۔ عمرو عیار نے حیرت سے اس کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا اسی لمحے اس کے سامنے زمین پر زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی آواز سن کر وہ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ جس جگہ زمین پر دھماکہ ہوا تھا وہاں اچانک سیاہ رنگ کا دھواں اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس دھوئیں نے ایک خوفناک اور انتہائی ڈراؤنی شکل والے دیو کا روپ دھار لیا۔ دیو بے حد لحیم شحیم اور طاقتور تھا۔ دیو کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمرو عیار کو دیکھ رہا تھا۔ دیو کا رنگ انتہائی سیاہ تھا۔ اس نے زیریں حصے پر سرخ رنگ کا جانگیہ پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھوں اور پیروں میں سونے کے موٹے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موٹے کڑے دکھائی دے رہے تھے۔

''عمرو عیار یہ اس طلسماتی کمرے کا کالا دیو ہے۔ تمہیں اس کا مقابلہ کر کے اسے ہلاک کرنا ہے۔ جب تک تم اسے ہلاک نہیں کرو گے تم اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکو گے''۔ اچانک وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تو تم ہو وہ آدم زاد جو مجھ سے مقابلہ کرنے آئے ہو''۔ کالے دیو نے عمرو عیار کی جانب حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں آیا نہیں۔ زبردستی یہاں بھیجا گیا ہوں''۔ ـــــــ عمرو نے بے خوفی سے کہا۔ اس نے چونکہ سابقہ طلسم میں سردار امیر حمزہ کا بتایا ہوا اسم اعظم پڑھ رکھا تھا اس لئے اس کے دل سے سارا خوف زائل ہو چکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس قدر بھیانک اور ڈراؤنی شکل والے طاقتور دیو کو بھی دیکھ کر وہ ذرہ برابر خوفزدہ نہ ہوا تھا۔

''جو بھی ہے۔ اب تمہاری موت طے ہے۔ میں اپنی تلوار سے تمہارے ٹکڑے اُڑا دوں گا''۔ ـــــــ کالے دیو نے گرج کر کہا۔ عمرو عیار نے فوراً زنبیل سے تلوارِ حیدری نکال لی۔ اسے تھیلے سے تلوار نکالتے دیکھ کر کالا دیو ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے ہاتھ میں لمبی چوڑی اور بڑے پھل والی تلوار تھی جبکہ عمرو عیار کے ہاتھ میں موجود تلوار اس کے وجود کے سامنے بے حد چھوٹی دکھائی دے رہی تھی۔

''تو تم مجھ سے اس چھوٹی اور ننھی منی سی تلوار سے مقابلہ کرو گے''۔۔۔۔۔ کالے دیو نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''بظاہر تمہارے لئے یہ چھوٹی اور ننھی منی سی تلوار ہے لیکن اس کی کاٹ کا تمہیں تب پتہ چلے گا جب یہ تمہارے جسم پر پڑے گی۔ تمہارا جسم فولاد کا بھی بنا ہوا ہو گا تو یہ اسے بھی کاٹ کر رکھ دے گی''۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ بات ہے۔ تو پھر آؤ۔ کرو اس تلوار سے میرا مقابلہ''۔ کالے دیو نے کہا اور پھر وہ تیز سے تلوار لے کر عمرو عیار کی جانب لپکا۔ اس نے تلوار گھما کر پوری قوت سے عمرو عیار کی گردن پر مارنے کی کوشش کی جیسے وہ ایک ہی وار میں عمرو عیار کی گردن اُڑا دے گا۔ لیکن عمرو عیار پہلے سے ہی تیار تھا۔ جیسے ہی کالے دیو نے تلوار گھمائی وہ تیزی سے نیچے جھک گیا۔ کالے دیو کی گھومتی ہوئی تلوار اس کے اوپر سے گزرتی چلی گئی۔ چونکہ کالے دیو کی تلوار بڑی اور انتہائی بھاری تھی اور اس نے تلوار پوری قوت سے گھما کر عمرو عیار کی گردن پر مارنے کی کوشش کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی اس لئے جیسے ہی اس کا وار خطا ہوا وہ تلوار کے ساتھ خود بھی دوسری طرف گھوم گیا۔ عمرو عیار کے لئے موقع اچھا تھا وہ سیدھا ہوا اور چھلانگ لگا کر کالے دیو کے پیروں کے پاس آ گیا۔ اس سے پہلے کہ کالا دیو مڑتا عمرو عیار نے تلوارِ حیدری کالے دیو کی دائیں ٹانگ کی پنڈلی پر ماری تو کالے دیو کی ٹانگ کٹ کر دور جا گری۔ کالے دیو کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ الٹ کر گر پڑا۔

''کیوں کالے منحوس دیو۔ دیکھی میری تلوار کی کاٹ''۔ عمرو نے چھلانگ لگا کر اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔ کالے دیو نے غرا کر اسے پھر تلوار مارنے کی کوشش کی لیکن عمرو عیار اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اور پھر اس نے تلوار کا وار کر کے کالے دیو کا ایک ہاتھ کاٹ دیا۔ کالا دیو بری طرح سے چیخنے لگا۔ وہ زمین پر پڑے پڑے عمرو عیار کو تلوار مارنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن عمرو عیار کے جسم میں تو جیسے پارہ سا دوڑ رہا تھا وہ نہ صرف کالے دیو کی تلوار سے بچنے کے لئے اچھل کود رہا تھا بلکہ موقع ملتے ہی تلوارِ حیدری سے کالے دیو کے جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ کاٹ دیتا تھا۔ کالے دیو کے منہ سے نکلنے والی دردناک چیخیں بے حد تیز ہو گئی تھیں۔ پھر عمرو عیار کو جیسے ہی موقع ملا اس نے تلوارِ حیدری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالے دیو کی گردن پر ماری اور کالے دیو کی گردن اس کے دھڑ سے الگ ہو کر دور جا گری۔ جیسے ہی کالے دیو کی گردن کٹی اس کی کٹی ہوئی گردن سے خون فوارے کی طرح اچھلنے لگا اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا اور پھر چند ہی لمحوں میں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا۔

''خس کم جہاں پاک''۔ ــــــــــ عمرو عیار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے تیز زناٹے دار آواز سنائی دی تو عمرو عیار چونک پڑا۔ اس نے فوراً تلوار سیدھی کر لی جیسے اسے خطرہ ہو کہ اس دیو کے ہلاک ہوتے ہی وہاں دوسرا دیو آ جائے گا۔ لیکن پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ وہاں کوئی اور دیو نمودار نہ ہوا تھا بلکہ شمالی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا تھا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس دروازے کی دوسری طرف خالی کمرہ دکھائی دے رہا تھا۔

''عمرو عیار نے بھول بھلیوں کے طلسمات کا پہلا طلسم ختم کر لیا ہے۔ اب عمرو عیار کو پھر خالی کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کمرے میں جا کر عمرو عیار کو پھر سے فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کمرے میں موجود چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے''۔ اچانک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر ہر طرف خاموشی چھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئی۔ عمرو عیار نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دروازہ کھلتے ہی شہنشاہ افراسیاب چونک پڑا۔ اس نے کمرے میں جھانک کر دیکھا۔ کمرہ خالی تھا۔

"یہ کیا۔ یہ کمرہ تو خالی ہے۔ شاید میں نے ٹھیک دروازہ کھولا ہے"۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے مسرت بھرے ۔ میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی وہ دروازے کے قریب آیا اسے پیچھے سے کسی نے زور سے دھکا دیا تو شہنشاہ افراسیاب کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ دوڑتے ہوئے انداز میں کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے جا کر گر جاتا اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ اس نے غصے سے مڑ کر پیچھے دیکھا کہ اسے دھکا دینے والا کون ہے لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ البتہ یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ کمرے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔ کمرے میں اندھیرا تھا لیکن ابھی شہنشاہ افراسیاب اندھیرے میں دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک کمرے میں روشنی ہوتی چلی گئی۔ یہ روشنی کمرے کی دیواروں پر لگی ہوئی مشعلیں جلنے سے ہوئی تھی۔ ہر دیوار پر ایک ایک مشعل تھی جو روشن ہو گئی تھی۔ روشنی ہوتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے دیواروں کی طرف دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ کمرے کی دیواروں پر کوئی دروازہ نہ تھا۔ ساری دیواریں سپاٹ تھیں۔

''یہ کیا۔ یہاں تو کوئی دروازہ نہیں ہے جبکہ پراسرار آواز نے کہا تھا کہ اگر میں خالی کمرے میں گیا تو وہاں بھی چار دروازے ہی ہوں گے''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''شہنشاہ افراسیاب''۔ ـــــــ اچانک وہی پراسرار آواز گونجی تو شہنشاہ افراسیاب اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''شہنشاہ افراسیاب۔ تم نے غلط کمرے کا دروازہ کھولا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ اب تمہیں اس طلسماتی کمرے سے نکلنے کے لئے ایک طلسم کو پار کرنا پڑے گا''۔ ـــــــ چیختی ہوئی پراسرار آواز نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب کا رنگ فق ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''اوہ۔تو کیا مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں غلط کمرے میں آ گیا ہوں''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک اسے تیز غراہٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک پڑا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر خوف عود کر آیا کہ اس کے عقب میں چار بڑے بڑے اور انتہائی خوفناک بھیڑیئے کھڑے تھے۔ بھیڑیئے عام جنگلی بھیڑیوں سے کہیں زیادہ بڑے اور طاقتور تھے۔ ان کی آنکھیں سرخ تھیں اور ان کے جبڑے کھلے ہوئے تھے جن سے ان کے لمبے اور نوکیلے دانت صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھ کر انتہائی خوفناک انداز میں غرا رہے تھے۔

''ارے باپ رے۔تو کیا اب مجھے ان چار بھیڑیوں سے لڑنا پڑے گا''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹ رہا تھا۔ بھیڑیئے چند لمحے اسے دیکھ کر غراتے رہے پھر وہ قدم بہ قدم شہنشاہ افراسیاب کی طرف بڑھنے لگے۔ انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے الٹے قدموں پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ بھیڑیئے اس پر نظریں جمائے خونخوار انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''رر۔ رر۔ رک جاؤ۔ میرے قریب مت آؤ میں کہتا ہوں وہیں رک جاؤ''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے چیختے ہوئے کہا لیکن بھیڑیئے بھلا اس کی بات کہاں سننے والے تھے۔ اور پھر اچانک ہی وہ تیزی سے اچھلے اور شہنشاہ افراسیاب پر ایک ساتھ جھپٹے۔ شہنشاہ افراسیاب جو الٹے قدموں پیچھے ہٹ رہا تھا یکلخت پیچھے دیوار سے جا لگا اور پھر اس نے جیسے ہی ان بھیڑیوں کو اپنی جانب چھلانگیں لگاتے دیکھا اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ وہ فوراً غائب ہوا اور دوسری دیوار کے قریب نمودار ہو گیا۔ بھیڑیئے جنہوں نے اچھل کر ایک ساتھ شہنشاہ افراسیاب پر حملہ کیا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب کے اچانک غائب ہوتے ہی وہ پوری قوت سے دیوار سے ٹکرائے تھے۔ ان کے منہ سے عجیب سی آوازیں نکلیں اور وہ دھب دھب کرتے ہوئے نیچے گرے۔

نیچے گرتے ہی وہ فوراً اٹھے اور پھر مڑ کر دوسری دیوار کے پاس کھڑے شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھنے لگے۔

''آؤ۔ آؤ۔ رک کیوں گئے۔ آؤ کرو مجھ پر حملہ''۔ شہنشاہ افراسیاب نے ان بھیڑیوں کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر بھیڑیئے غرائے اور پھر پلٹ کر تیزی سے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف دوڑ پڑے۔ قریب آتے ہی انہوں نے پھر ایک ساتھ شہنشاہ افراسیاب پر چھلانگیں لگائیں لیکن شہنشاہ افراسیاب جادو سے غائب ہو گیا اور چاروں بھیڑیئے ایک بار پھر دیوار سے ٹکرائے اور دھب دھب کرتے نیچے گرتے چلے گئے۔ شہنشاہ افراسیاب ان کے کچھ فاصلے پر نمودار ہوا تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں افراسیاب ہوں شہنشاہ افراسیاب۔ طلسم ہوشربا کے جادوگروں کا شہنشاہ"۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کروفر بھرے لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک بھاری کلہاڑا آ گیا۔ سب سے پہلے ایک بھیڑیا اٹھا اس نے اپنی گردن جھٹکی اور پھر وہ تیزی سے شہنشاہ افراسیاب کی طرف بڑھا۔ شہنشاہ افراسیاب کلہاڑا اٹھائے اپنی جگہ تن کر کھڑا ہو گیا اور پھر جیسے ہی بھیڑیا اس کے قریب آیا وہ فوراً دائیں طرف ہٹا۔ بھیڑیا اس کے قریب سے گزر رہا ہی تھا کہ شہنشاہ افراسیاب نے کلہاڑا پوری قوت سے اس بھیڑیئے کی کمر پر مار دیا۔ بھیڑیئے کے یکلخت دو ٹکڑے ہو گئے۔ وہ زمین پر گرا اور فوراً جل کر راکھ ہو گیا۔ اسی لمحے دو بھیڑیئے ایک ساتھ اچھل کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف آئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن شہنشاہ افراسیاب غائب ہو گیا۔ بھیڑیئے ٹھیک اس جگہ گرے جہاں ایک لمحہ قبل شہنشاہ افراسیاب موجود تھا۔ وہ زمین پر گرے ہی تھے کہ شہنشاہ افراسیاب ان کے قریب نمودار ہوا اور اس نے کلہاڑے سے وار کر کے دوسرے بھیڑیئے کی گردن اڑا دی۔ گردن کٹتے ہی بھیڑیا جل کر راکھ بن گیا۔ یہ بھیڑیئے چونکہ جادوئی تھے اس لئے ہلاک ہونے کی بجائے اسی طرح جل کر فنا ہو رہے تھے۔ تیسرے بھیڑیئے نے بھڑک کر شہنشاہ افراسیاب کی ٹانگ پر کاٹنا چاہا لیکن شہنشاہ افراسیاب پھر سے غائب ہو گیا۔ اس بار شہنشاہ افراسیاب دیوار کے پاس پڑے ہوئے چوتھے بھیڑیئے کے قریب نمودار ہوا تھا۔ چوتھا بھیڑیا دیوار سے اس بری طرح سے ٹکرایا تھا کہ اس کا سر پھٹ گیا تھا اور وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا گر رہا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب نے اس پر کلہاڑا چلایا اور اسے بھی جلا کر بھسم کر دیا۔ تیسرا بھیڑا اب غراتا ہوا شہنشاہ افراسیاب کی طرف بڑھ رہا تھا اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔ اس کا انداز بے حد جارحانہ تھا جیسے وہ اس بار شہنشاہ افراسیاب پر اس انداز میں چھلانگ لگائے گا کہ اپنے دانت شہنشاہ افراسیاب کی گردن میں گاڑ سکے اور پھر اس نے یہی کیا۔ اس نے اچانک چھلانگ لگائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور پھر کسی پرندے کی طرح ہوا میں تیرتا ہوا شہنشاہ افراسیاب کی طرف لپکا۔ شہنشاہ افراسیاب نے کلہاڑے والا ہاتھ گھمایا اور قریب آتے ہوئے بھیڑیئے کے سر پر کلہاڑا مار دیا۔ کلہاڑا لگتے ہی بھیڑیئے کے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ وہ نیچے گرا اور گرتے ہی راکھ بنتا چلا گیا۔

''بس۔ یہی چار بھیڑیئے تھے۔ اور ہیں تو سامنے آ جائیں۔ میں شہنشاہ افراسیاب ان بھیڑیوں سے نہیں ڈرتا۔ سامنے آؤ تاکہ میں تمہارے بھی ٹکڑے کر سکوں''۔ ______ شہنشاہ نے چاروں طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اسے تیز گونج کی آواز سنائی دی وہ بھڑک کر پلٹا اور پھر یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ جنوبی دیوار میں اچانک ایک دروازہ نمودار ہو گیا تھا۔ جو کھلا ہوا تھا۔

''شہنشاہ افراسیاب نے بھول بھلیوں کے طلسمات کا پہلا طلسم ختم کر لیا ہے۔ اب شہنشاہ افراسیاب کو پھر خالی کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کمرے میں جا کر شہنشاہ افراسیاب کو پھر سے فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کمرے میں موجود چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے''۔ ______ اچانک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ہر طرف خاموشی چھا گئی تو شہنشاہ افراسیاب نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ کلہاڑا کاندھے پر رکھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دوسرے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ بھی پہلے کمرا جیسا تھا جس کی دیواروں پر مشعلیں جل رہی تھیں اور ہر دیوار میں ایک دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

"اب مجھے سوچ سمجھ کر اور خوب دیکھ بھال کر کمرے کا دروازہ کھولنا ہے تاکہ میں پھر ایسے ہی کمرے میں پہنچ سکوں نہ کہ کسی اور طلسماتی کمرے میں پہنچ جاؤں"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

وہ ایک ایک دروازے کے پاس گیا اور اس نے ان دروازوں کو غور سے دیکھا۔ ان سے کان لگا کر ان گن لینے کی کوشش کی لیکن ان کمروں میں بھی خاموشی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب نے ان کمروں کے دروازوں پر جھریاں تلاش کرنے کی کوشش کی تاکہ وہ دوسرے کمرے میں جھانک کر دیکھ سکے لیکن دروازے سپاٹ تھے۔ ان میں کوئی جھری موجود نہ تھی۔

"ہونہہ۔ ایسے کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ کس کمرے میں لیا ہے۔ مجھے ہر بار رسک لینا ہی پڑے گا۔ اب یہ میری قسمت کہ کمرے کا دروازہ مجھے پھر کسی طلسم میں پہنچاتا ہے یا پھر ایسے ہی کمرے میں"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے کہا اور پھر اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے آگے بڑھ کر مشرقی دیوار کا دروازہ کھول لیا۔ دروازہ کھلتے ہی اسے پھر سے جھٹکا لگا اور وہ اڑتا ہوا دوسری طرف کمرے کے وسط میں جا گرا۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب گرتے ہی تیزی سے اٹھا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے کمرے کی دیواروں پر لگی ہوئیں مشعلیں روشن ہوئیں اور یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ وہ پھر سے طلسماتی کمرے میں پہنچ گیا ہے کیونکہ اس کمرے میں بھی کوئی دروازہ نہ تھا۔

''شہنشاہ افراسیاب نے پھر غلط کمرے کا انتخاب کیا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ شہنشاہ افراسیاب کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم بھی ختم کرنا پڑے گا تب وہ دوسرے خالی کمرے میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی''۔۔۔۔ چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

''اب یہاں کون سا طلسم ہے۔ مجھے کس کا مقابلہ کرنا ہے''۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کلہاڑا ہاتھ میں لئے گھوم گھوم کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ شائد کمرے میں پھر سے خونخوار درندے نمودار ہوں گے اور اسے ان درندوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا لیکن اس بار ایسا نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوا۔

"کیا معاملہ ہے۔ کوئی درندہ نمودار کیوں نہیں ہو رہا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اسے اچانک تیز گرمی کا احساس ہونے لگا تھا۔ اس کی نظریں کمرے کی زمین، دیواروں اور چھت پر پڑیں جو سیاہ رنگ کی تھیں لیکن اب ان کا رنگ سرخ ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"شہنشاہ افراسیاب۔ یہ دہکتا ہوا کمرہ ہے۔ اس کمرے کی دہکتی آگ سے تم نے خود کو بچانا ہے اور اس کمرے کو ٹھنڈا کرنا ہے ورنہ تم اس کمرے میں جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔۔۔۔ چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب بوکھلا گیا۔ اس نے کلہاڑا ہوا میں اچھالا تو کلہاڑا فوراً غائب ہو گیا۔ کمرے کی زمین، چھت اور دیواریں تیزی سے سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں کمرہ کسی تنور کی طرح دہکنے لگا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب کے پیر جلنا شروع ہوئے تو وہ پاگلوں کے سے انداز میں اچھل کود کرنے لگا۔

"ارے ارے۔ میں جل رہا ہوں۔ بچاؤ۔ مجھے بچاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بری طرح سے ناچتے ہوئے کہا۔ اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فوراً ایک منتر پڑھا اور پھر اس کے پیر زمین سے اٹھتے چلے گئے۔ وہ کمرے کے وسط میں معلق ہو گیا۔ ہوا میں معلق ہونے کی وجہ سے اس کے پیر تو سرخ ہوتی ہوئی زمین سے جلنے سے بچ گئے تھے لیکن کمرہ کی ہر چیز آگ کی طرح سرخ ہو گئی تھی اور کمرہ اس قدر گرم ہو گیا کہ شہنشاہ افراسیاب کو اپنا جسم حقیقت میں جھلستا ہوا محسوس ہونے لگا اور اس کے منہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی انتہائی اذیت بھری چیخیں نکلنے لگیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار کو معلوم تھا کہ وہ ان دروازوں کے پیچھے نہیں جھانک سکتا اور نہ ہی دوسرے کمروں کی کوئی آواز سن سکتا ہے اسے اپنے ہی طور پر فیصلہ کرنا تھا کہ وہ کس کمرے کا دروازہ کھولے اور بغیر کسی طلسماتی کمرے میں گھسے ایسے ہی چار دروازوں والے کمرے میں پہنچ جائے۔ وہ پہلے مشرقی دیوار کے دروازے کی طرف بڑھا لیکن پھر کچھ سوچ کر وہ مغربی دیوار کے دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر اللہ کا نام لے کر دروازے کا کنڈا پکڑا اور دروازہ کھول دیا۔

دروازہ کھلتے ہی اسے دھکا لگا اور وہ کھلے ہوئے دروازے سے دوسرے کمرے میں پہنچ گیا اور اس کمرے میں آتے ہی اس کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''باپ رے۔ پھر طلسماتی کمرہ''۔۔۔۔ عمروعیار نے کمرے کی سپاٹ دیواریں دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اگر یہ طلسماتی کمرہ نہ ہوتا تو یقیناً وہاں دیواروں میں چار دروازے ہوتے اور عمروعیار بغیر کسی طلسماتی کمرے میں گھسے بھول بھلیوں کے اس طلسم کا ایک کمرہ پار کر جاتا لیکن اس بار بھی اس سے غلطی ہوگئی اور وہ پھر طلسماتی کمرے میں آ گیا تھا۔ کمرے میں آتے ہی دیواروں پر لگی مشعلیں جل اٹھی تھیں اس لئے عمروعیار کو سپاٹ دیواریں دکھائی دے رہی تھیں۔

''عمروعیار نے پھر سے غلط کمرے کا انتخاب کیا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ عمروعیار کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم بھی ختم کرنا پڑے گا تب وہ دوسرے خالی کمرے میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی''۔۔۔۔ چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

تلوارِ حیدری ابھی تک عمروعیار کے ہاتھ میں تھی۔ وہ چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے کی چھت میں ایک بڑا سا سوراخ بنا اور دوسرے لمحے عمروعیار کو تیز چڑ چڑاہٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمروعیار ابھی دیکھ ہی رہا تھا کہ چھت میں ہونے والے سوراخ سے بڑی بڑی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چمگادڑیں نکل نکل کر باہر آنے لگیں۔ چمگادڑیں ایک تو عا
چمگادڑوں سے کہیں زیادہ بڑی تھیں دوسرے ان کے پنجے۔
حد لمبے اور نوکیلے تھے اور ان کے کھلے ہوئے منہ سے لمبے لمبے
دانت بھی جھانکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

چھت کے سوراخ سے نکلتے ہی چمگادڑیں چیختی ہوئیں کمرے
میں چکرانے لگیں۔ ان خوفناک چمگادڑوں کو دیکھتے ہی عمرو عیا
سمجھ گیا کہ یہ چمگادڑیں آدم خور چمگادڑیں ہیں جو ایک بار کسی
انسان سے چمٹ جائیں تو نہ صرف اس کا خون پی جاتی ہیں بلکہ
اس کا گوشت بھی کھا جاتی ہیں۔ ایک مہم میں اس کا پہلے بھی ایسی
چمگادڑوں سے پالا پڑ چکا تھا اس لئے وہ ان چمگادڑوں کو دیکھ کر
سہم گیا تھا اور پیچھے دیوار سے جا لگا تھا۔ چمگادڑوں نے ابھی
تک عمرو عیار پر حملہ نہیں کیا تھا لیکن وہ مسلسل سوراخ سے نکل
نکل کر کمرے میں آ رہی تھیں اور چھت کے ساتھ ساتھ چکر
رہی تھیں۔ ان کی تعداد مسلسل بڑھتی چلی جا رہی تھی اور عمرو عیار کو
یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تھوڑی ہی دیر میں یہ کمرہ چمگادڑوں
سے بھر جائے گا۔ اس نے فوراً زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور زنبیل
سے مقدس چھتری نکال لی۔ اس نے چھتری کھول کر اپنے سر پر
تان لی۔ تھوڑی ہی دیر میں واقعی کمرہ خونی چمگادڑوں سے بھر گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور پھر اچانک چھت میں ہونے والا سوراخ بند ہو گیا۔ جیسے ہی سوراخ بند ہوا چمگادڑیں چیختی ہوئی تیزی سے عمروعیار کی طرف لپکیں۔ وہ جیسے ہی عمروعیار کے قریب آئیں اچانک انہیں جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے وہ اچھل اچھل کر عمروعیار کے سر پر تنی ہوئی مقدس چھتری کے گرد الٹا لٹکنا شروع ہو گئیں۔

عمروعیار کی یہ مقدس چھتری ایسی ہی تھی۔ اسے جب بھی عمروعیار اپنے سر پر تان لیتا تو اس پر حملہ کرنے والا جادوگر ہو جانور یا خونخوار پرندہ ہو یا پھر جن اور دیو وہ فوراً اس چھتری کے گرد الٹا لٹک کر بے بس ہو جاتا تھا۔ عمروعیار نے کمرے میں سینکڑوں کی تعداد میں خونخوار چمگادڑوں کو دیکھ کر مقدس چھتری نکالی تھی تاکہ وہ اس پر حملہ نہ کر سکیں۔ کمرے میں موجود چمگادڑیں مسلسل عمروعیار کی طرف لپک رہی تھیں اور اس پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن جیسے ہی وہ مقدس چھتری کے نیچے آتیں انہیں ایک جھٹکا لگتا اور وہ الٹا لٹک جاتیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے عمروعیار کی مقدس چھتری کے نیچے ان چمگادڑوں کی لٹکتی ہوئی قطاریں لگ گئیں اور تھوڑی ہی دیر میں ساری کی ساری چمگادڑیں اس چھتری کے نیچے لٹک گئی تھیں۔ وہ سب بھیانک آوازوں میں چیخ رہی تھیں۔ اور خود کو جھٹک جھٹک کر مقدس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھتری کے نیچے سے نکالنے کے لئے زور لگا رہی تھیں لیکن مقدس چھتری کے نیچے سے نکلنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔

عمروعیار نے چھتری گھما گھما کر ان لٹکتی ہوئی چمگادڑوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ ساری سیاہ رنگ کی چمگادڑیں تھیں لیکن ان میں ایک چمگادڑ ایسی تھی جس کا وجود تو سیاہ رنگ کا تھا لیکن اس کا سر سرخ رنگ کا تھا۔ عمروعیار غور سے اس چمگادڑ کو دیکھنے لگا۔

''ساری چمگادڑیں ایک جیسی ہیں لیکن اس چمگادڑ کا سر سرخ رنگ کا کیوں ہے''۔ ــــــ عمروعیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ کافی دیر تک اس چمگادڑ کو دیکھتا رہا لیکن اسے سمجھ ہی نہ آ رہا تھا کہ اس چمگادڑ کے سر کا رنگ سرخ کیوں ہے۔

''لگتا ہے مجھے اس پاگل بونے کو زنبیل سے پھر سے نکالنا پڑے گا۔ وہی مجھے بتائے گا کہ اس چمگادڑ کا سر سرخ کیوں ہے اور میں ان چمگادڑوں کے طلسم کو کیسے ختم کر سکتا ہوں''۔ عمروعیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے زنبیل کا منہ کھولا اور اس میں جھانکنے لگا۔

''محافظ بونے''۔ ــــــ عمروعیار نے محافظ بونے کو آواز دی تو محافظ بونا فوراً زنبیل کے کنارے پر ظاہر ہو گیا۔

''حکم آقا''۔ ــــــ محافظ بونے نے بڑے مؤدبانہ لہجے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لہا۔

"زنبیل سے باہر آؤ"۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا اور اچک کر

ا زنبیل سے باہر آ گیا۔

"ارے واہ۔ آقا آپ نے تو مقدس چھتری تلے خونخوار

اڑوں کا میلہ لگا رکھا ہے"۔ ـــــــ محافظ بونے نے

ری کے چاروں طرف الٹی لٹکتی چمگادڑوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے سجایا ہے میں نے ان کا میلہ۔ تم کہتے ہو نا

م ہمیشہ بھوکے رہتے ہو اور زنبیل میں تمہیں پیٹ بھر کھانے کو

ں ملتا تو یہ ساری چمگادڑیں لے جاؤ اور انہیں بھون بھون کر

نا شروع کر دو۔ آج کے بعد تم یہ نہیں کہو گے کہ تم بھوکے

ا رہتے ہو"۔ ـــــــ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ یہ میں نے آپ سے کب کہا تھا کہ میں زنبیل

بھوکا رہتا ہوں"۔ ـــــــ محافظ بونے نے حیرت بھرے

میں کہا۔

"میں نے کہا ہے تو بس کہا ہے۔ میں تمہارا آقا ہوں۔ میری

ت پر ہاں کہنا اور ماننا تمہارا فرض ہے"۔ ـــــــ عمرو عیار

رعب بھرے لہجے میں کہا تو محافظ بونا ہنس پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''جو حکم آقا''۔ ـــــــ محافظ بونے نے بڑی سعاد
مندی سے کہا تو اس کی سعادت مندی دیکھ کر عمرو عیار مسکرا دیا۔
''میں نے ان خونخوار چمگادڑوں سے بچنے کے لئے زنبیل
سے مقدس چھتری نکالی تھی اور ان سب چمگادڑوں کو اس چھتر
تلے لٹکا لیا ہے۔ میں نے تمام چمگادڑیں دیکھیں سب ایک جیسی
بڑی اور خوفناک ہیں لیکن ان میں ایک چمگادڑ عجیب ہے۔ اس کا
قد کاٹھ دوسری چمگادڑوں جیسا ہے لیکن اس کا سر سرخ رنگ کا
ہے۔ ایسا کیوں ہے''۔ ـــــــ عمرو عیار نے سنجیدہ ہوتے ہوئے
کہا۔

''یہ اس طلسم کا توڑ ہے آقا''۔ ـــــــ محافظ بونے نے
جواب دیا تو عمرو عیار چونک پڑا۔

''طلسم کا توڑ۔ کیا مطلب''۔ ـــــــ عمرو عیار نے چونکتے
ہوئے کہا۔

''اس طلسم میں آپ کو ان چمگادڑوں سے بچنے کے لئے اس
سرخ سر والی چمگادڑ کو ڈھونڈنا تھا اور اسے ہلاک کرنا تھا۔ اس
چمگادڑ کو ہلاک کر کے ہی آپ اس طلسم سے زندہ بچ کر نکل سکتے
تھے لیکن چونکہ یہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اس لئے اگر یہ ایک
ساتھ آپ پر حملہ کرتیں تو یہ واقعی آپ کو کچا چبا جاتیں اور آپ کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکلنے کا کوئی موقع نہ دیتیں اور آپ کو ان میں سے سرخ سر چمگادڑ کو ڈھونڈنا ناممکن ہو جاتا۔ یہ آپ نے عقلمندی کی کہ چمگادڑوں سے بچنے کے لئے آپ نے پہلے ہی سر پر مقدس ی تان لی تھی"۔ ـــــــ محافظ بونے نے جواب دیتے ئے کہا۔

"کیوں نہ کرتا عقلمندی۔ عقلمند عمروعیار جو ہوں"۔ ـــــــ عمرو سینہ تان کر کہا تو محافظ بونا بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں آقا۔ آپ واقعی عقلمند ہیں"۔ ـــــــ محافظ بونے کہا۔

"یہ تم واقعی مانتے ہو یا مجھ پر طنز کر رہے ہو"۔ ـــــــ عمروعیار اسے گھورتے ہوئے کہا۔

'اوہ نہیں۔ میں بھلا اپنے آقا پر طنز کیسے کر سکتا ہوں۔ میں ہ رہا ہوں۔ آپ عقلمند اور بے حد بہادر انسان ہیں"۔ محافظ نے کہا۔

پھر ٹھیک ہے"۔ ـــــــ عمروعیار نے کہا تو محافظ بونا ار پھر مسکرا دیا۔

چھا اب بتاؤ مجھے کیا کرنا ہے۔ کیا اس طلسم کو ختم کرنے ئے میں اس سرخ سر والی چمگادڑ کو ہلاک کر دوں"۔ عمروعیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

''ہاں آقا۔ آپ جیسے ہی اس سرخ سر والی چمگادڑ کو ہلا
کریں گے باقی چمگادڑیں بھی خود بخود فنا ہو جائیں گی اور آ
اس طلسم کو بھی سر کر لیں گے''۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا
عمرو عیار نے زنبیل سے ایک بار پھر تلوارِ حیدری نکالی اور پھر ا
نے تلوار سے سرخ سر والی چمگادڑ کو ہلاک کر دیا۔ جیسے ہی
سر والی چمگادڑ ہلاک ہوئی۔ آگ کے شعلے پیدا ہوئے ا
عمرو عیار کی مقدس چھتری کے گرد لٹکتی ہوئی چمگادڑیں جل جل
اور راکھ بن بن کر گرتی چلی گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے سا
چمگادڑیں جل کر راکھ بن گئیں۔

''بہت خوب آقا۔ آپ نے اس طلسم کو فنا کر دیا ہے۔ بہ
خوب''۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا تو اپنی تعریف سن
عمرو عیار کا کمزور سا سینہ چوڑا ہو گیا۔

اسی لمحے اسے تیز گونج کی آواز سنائی دی وہ پلٹا اور پھ
دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ مشرقی دیوار میں اچانک ایک درو
نمودار ہو گیا تھا۔ جو کھلا ہوا تھا۔

''عمرو عیار نے بھول بھلیوں کے طلسمات کا دوسرا طلسم ختم
لیا ہے۔ اب عمرو عیار کو پھر خالی کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے میں جا کر عمرو عیار کو پھر سے فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کمرے میں موجود چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے"۔

اچانک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ہر طرف خاموشی چھا گئی تو عمرو عیار نے ایک طویل سانس لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دوسرے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ پہلے کمرہ جیسا تھا جس کی دیواروں پر مشعلیں جل رہی تھیں اور ہر دیوار میں ایک دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ اس بار مجھے کس کمرے کا دروازہ کھولنا چاہئے"۔ ــــــــ عمرو عیار نے کمرے میں آتے ہی محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں آقا۔ بظاہر سارے کمرے خالی ہیں۔ کمرے کا طلسم تب کھلتا ہے جب کوئی کمرے میں داخل ہوتا ہے ورنہ نہیں"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"تو کیا تم ان کمروں میں جا کر یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ان میں سے کن کمروں میں طلسم ہیں اور کون سا کمرہ اس جیسا ہے جس میں چار دروازے ہیں"۔ ــــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"نہیں آقا۔ میں ان کمروں میں بھی نہیں جا سکتا۔ یہ بھول بھلیوں کا طلسم ہے جو آپ کو کہیں بھی لے جا سکتا ہے اور اگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آپ کی جگہ میں کسی طلسماتی کمرے میں گیا تو پھر آپ کو مسئلہ ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔ محافظ بو نے کہا۔

"کیسا مسئلہ"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے چونک کر کہا۔

"آپ ہمیشہ کے لئے اسی کمرے کے قیدی بن کر رہ جائیں گے۔ یہ قید آپ کو اس وقت تک گزارنی پڑے گی جب تک کوئی اور ان سامری طلسمات میں داخل ہو کر نئے سرے سے سارے طلسمات طے کرتا ہوا یہاں تک نہ پہنچ جائے اور اس میں ظاہر ہے صدیاں لگ سکتی ہیں اور کوئی انسان صدیوں تک زندہ نہیں رہ سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ محافظ بو نے کہا تو عمرو عیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ اگر اندازے سے ہی کام کرنا ہے تو اس بار تم اندازہ لگاؤ کہ مجھے شمالی دیوار کا دروازہ کھولنا چاہئے یا جنوبی یا پھر مشرقی یا مغربی دیوار کا دروازہ"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

"یہ فیصلہ آپ خود کریں آقا۔ اگر میرا اندازہ غلط ہو گیا تو آپ نے میرے ہی سر پر جوتیاں مارنی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ میرا سر آپ کے سر سے کس قدر کمزور ہے۔ میں تو آپ کی ایک جوتی کی مار بھی نہ سہہ پاؤں گا اور اللہ کو پیارا ہو جاؤں گا"۔۔۔۔۔۔ محافظ بو نے معصومیت سے کہا تو عمرو عیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی بات سن کر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر میں اس بار مشرقی دروازہ کھولتا ہوں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ ——— عمرو عیار نے کہا اور مشرقی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کنڈا پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول لیا۔ دروازہ کھلتے ہی اسے پہلے کی طرح دھکا لگا اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے بمشکل خود کو گرنے سے سنبھالا تھا۔

"یہ کون بدتمیز ہے جو دروازہ کھلتے ہی مجھے اس طرح اندر دھکیل دیتا ہے"۔ ——— عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں سامری جادوگر کی شیطانی طاقتیں ہیں آقا۔ وہی ایسا کرتی ہیں تاکہ آپ اس کمرے سے نکل کر دوسرے کسی دروازے کی طرف نہ جا سکیں"۔ ——— محافظ بو نے کہا۔

"کمرے میں اندھیرا ہے۔ دروازہ بھی بند ہو گیا ہے۔ یہ مشعلیں کیوں نہیں جلیں اب تک۔ پتہ تو چلے کہ میں نے صحیح کمرہ منتخب کیا ہے یا پھر نئے طلسماتی کمرے میں آ گیا ہوں"۔ عمرو عیار نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"عمرو عیار نے اس بار عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس بار عمرو عیار نے طلسماتی کمرہ نہیں بلکہ اگلے طلسم میں جانے والے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے کا دروازہ کھولا ہے اس لئے عمرو عیار کو تیسرے کمرے کے طلسم کا فاتح قرار دیا جاتا ہے"۔ ______ چیختی ہوئی آواز نے کہا تو عمرو عیار مسرت بھرے انداز میں اچھل پڑا۔ اسی لمحے دیواروں پر مشعلیں روشن ہوئیں اور یہ دیکھ کر عمرو عیار کا دل بلیوں اچھل پڑا کہ اس کمرے کی چاروں دیواروں میں دروازے موجود تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب کو اپنا جسم بری طرح سے جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ کمرے کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ حدت میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب کے جسم پر زرہ بکتر تھا جو تیزی سے سرخ ہونا شروع ہو گیا تھا جس سے اسے اپنے جسم میں آگ بھڑکتی ہوئی محسوس ہونے لگی اس لئے وہ بے اختیار چیخنے پر مجبور ہو گیا۔

"مجھے کچھ کرنا چاہئے ورنہ میں اس کمرے میں جل کر بھسم ہو جاؤں گا"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے اپنی چیخوں پر قابو پاتے ہوئے انتہائی اذیت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے فوراً آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح سے پڑھتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھول

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیں۔ اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے چاروں طرف دیکھا اور پھر اس نے منہ کھول کر زور زور سے پھونکیں مارنی شروع کر دیں۔ اس کے منہ سے اچانک پھونکوں کے ساتھ پانی کی تیز پھواریں سی نکلیں اور کمرے کی دیواروں پر پڑنے لگیں اور دوسرے لمحے کمرے میں تیز شوں شوں کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ ایسی ہی آوازیں تھیں جیسے جلتی ہوئی آگ پر پانی ڈال کر اسے بجھایا جائے۔ شہنشاہ افراسیاب کا ہوا میں معلق جسم آہستہ آہستہ چاروں جانب گھوم رہا تھا اور اس کے منہ سے نکلنے والی پانی کی تیز پھواریں ہر طرف پڑھ رہی تھیں اور سرخ ہونے والا کمرہ تیزی سے سیاہ ہو کر سرد ہوتا چلا جا رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں چھت، دیواریں اور زمین سیاہ ہو گئی اور کمرے میں موجود حدت بھی ختم ہو گئی۔ اب ہر طرف بھاپ سی اٹھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب نے منہ سے جو پانی کی دھاریں نکالی تھی وہ گرم ہو کر بھاپ میں بدل گئی تھی اور بھاپ ہوا میں اٹھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر وہ بھاپ بھی ختم ہو گئی اور کمرہ پہلے جیسا بن گیا جس میں نہ کوئی دروازہ تھا نہ کھڑکی اور نہ کوئی روشن دان۔ شہنشاہ افراسیاب نے ایک لمحہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

توقف کیا اور پھر اس نے اپنا منہ بند کیا اور آہستہ آہستہ زمین پر اترنا شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں میں اس کے پیر زمین سے آ لگے اور یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ اب زمین گرم نہیں تھی۔

''شہنشاہ افراسیاب نے بھول بھلیوں کے طلسمات کا تیسرا طلسم ختم کر لیا ہے۔ اس طلسم کو کوئی جادوگر منہ سے پانی برسا کر ہی ختم کر سکتا تھا اور شہنشاہ افراسیاب نے ایسا ہی کیا ہے۔ اب شہنشاہ افراسیاب کو چوتھے خالی کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کمرے میں جا کر شہنشاہ افراسیاب کو پھر سے یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کمرے میں موجود چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے''۔ ——— اچانک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ دوسرے لمحے سامنے دیوار میں کھلا ہوا دروازہ نمودار ہوا تو شہنشاہ افراسیاب اطمینان بھرے انداز میں اس کمرے میں چلا گیا۔ کمرے میں چاروں دیواروں پر مشعلیں روشن تھیں اور ہر دیوار میں ایک بند دروازہ موجود تھا۔ شہنشاہ افراسیاب نے ان دروازوں کی طرف دیکھا اور پھر وہ مغربی دیوار کی طرف بڑھا اور اس بار اس نے بغیر سوچے سمجھے دروازے کا کنڈا پکڑ کر زور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کھینچا تو دروازہ فوراً کھل گیا۔ شہنشاہ افراسیاب رکے بغیر اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ چونکہ وہ خود ہی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا اس لئے اسے اس بار کوئی دھکا نہ لگا تھا۔ جیسے ہی شہنشاہ افراسیاب کمرے میں داخل ہوا کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔ کمرے میں پہلے جیسا اندھیرا تھا۔

''شہنشاہ افراسیاب نے اس بار عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس بار شہنشاہ افراسیاب نے طلسماتی کمرہ نہیں بلکہ اگلے طلسم میں جانے والے کمرے کا دروازہ کھولا ہے اس لئے شہنشاہ افراسیاب کو چوتھے کمرے کے طلسم کا فاتح قرار دیا جاتا ہے''۔ چیختی ہوئی آواز نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب بے اختیار مسرت بھرے انداز میں اچھل پڑا۔ اسی لمحے دیواروں پر مشعلیں روشن ہوئیں اور یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب خوش ہو گیا کہ اس کمرے کی چاروں دیواروں میں دروازے موجود تھے۔

''اس کا مطلب ہے کہ مجھے چوتھے طلسماتی کمرے کو سر نہیں کرنا پڑے گا اور اب میں پانچویں کمرے میں جا رہا ہوں''۔ شہنشاہ افراسیاب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اس نے صحیح دروازہ کھولا تھا اور وہ طلسماتی کمرے میں جانے سے بچ گیا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ اسے اب بھی مغربی دیوار کا دروازہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھولنا چاہئے۔ چنانچہ وہ تیزی سے مغربی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کنڈا پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اسے دھکا دے کر کمرے میں پہنچاتا وہ تیزی سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہو گیا اور شہنشاہ افراسیاب تاریک کمرے میں آ گیا۔

''شہنشاہ افراسیاب نے پانچویں طلسم کا غلط کمرے کا دروازہ کھولا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ شہنشاہ افراسیاب کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم بھی ختم کرنا پڑے گا تب وہ دوسرے خالی کمرے میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی''۔ چیختی ہوئی آواز نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اسی لمحے کمرے میں مشعلیں جل اٹھیں تو شہنشاہ افراسیاب کو چاروں طرف سپاٹ دیواریں دکھائی دیں۔ وہ بھول بھلیوں کے پانچویں طلسم میں تھا جہاں اس کے ساتھ نجانے کیا ہونے والا تھا۔ وہ انتظار کرنے لگا پھر تھوڑی ہی دیر میں اس نے اپنے اردگرد سیاہ رنگ کی بدروحوں کو نمودار ہوتے دیکھا۔ ان بدروحوں نے سیاہ رنگ کے لبادے پہنے ہوئے تھے جن میں ان کے سر اور چہرے ڈھکے ہوئے تھے۔ بدروحوں کے ہاتھوں میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تلواریں تھیں اور وہ شہنشاہ افراسیاب کے سامنے قطاروں کی شکل میں نمودار ہوئی تھیں۔

ان بدروحوں کی تعداد دس تھی اور وہ شہنشاہ افراسیاب کے سامنے یوں بے چین کھڑی تھیں جیسے وہ ابھی حرکت میں آئیں گی اور ایک ساتھ شہنشاہ افراسیاب پر تلواریں لے کر پل پڑیں گی اور اس کے ٹکڑے اُڑا دے گی اور پھر یہی ہوا۔ اچانک ان دس کی دس بدروحوں نے زوردار چیخیں ماریں اور تلواریں لے کر انتہائی تیزی سے شہنشاہ افراسیاب کی طرف دوڑ پڑیں۔ شہنشاہ افراسیاب انہیں اس طرح اچانک تیزی سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بوکھلا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار کے لئے تیسرا طلسم ختم ہو گیا تھا اب وہ چوتھے کمرے میں موجود تھا جہاں سے اسے ایک دروازے کو کھول کر چوتھے طلسم میں داخل ہونا تھا اور اس کے لئے وہی مسئلہ بنا ہوا تھا کہ وہ کون سا دروازہ کھولے۔

"کیا سوچ رہے ہیں آقا"۔ ـــــــــــ محافظ بونے نے عمروعیار کو خاموش دیکھ کر کہا۔

"تمہارا سر"۔ ـــــــــــ عمروعیار نے منہ بنا کر کہا۔

"ارے۔ میرے سر کے بارے میں کیوں کہہ رہے ہیں۔ ں سر سے تو میں اپنے لئے سوچ سکتا ہوں۔ اگر آپ نے سوچنا ہے تو اپنے سر کے لئے سوچیں"۔ ـــــــــــ محافظ بونے نے کہا ؛ عمروعیار اسے گھور کر رہ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تم تھوڑی دیر کے لئے اپنی چونچ بند نہیں رکھ سکتے''۔ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چونچ۔ کیا مطلب۔ چونچیں تو پرندوں کی ہوتی ہیں۔ میں کوئی پرندہ تو نہیں ہوں جو آپ مجھے چونچ بند رکھنے کا کہہ رہے ہیں۔ میں تو آپ کا ہمشکل بونا ہوں۔ زنبیل کا محافظ بونا''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''بس کرو۔ مجھے سوچنے دو''۔ ـــــــ عمرو عیار نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''لیکن آپ سوچ کیا رہے ہیں''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''یہی کہ اب میں کس کمرے کا دروازہ کھولوں کہ طلسماتی کمرے سے بچ کر نکل سکوں''۔ ـــــــ عمرو عیار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں لگ رہا کہ ہر بار قسمت آپ کا ساتھ دے گی''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب''۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

''یہ میرا احساس ہے اور کچھ نہیں اور احساس صرف اس بات کا ہے کہ آپ کو اس بار خالی کمرہ نہیں ملے گا۔ آپ کو پھر کسی نہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کسی طلسم میں ہی جانا پڑے گا"۔ ـــــــ محافظ بونے نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں ایسا احساس کیوں ہو رہا ہے"۔ ــــ عمروعیار نے کہا۔

"ایسے ہی"۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

"ایسے ہی تو نہیں ہو سکتا۔ ضرور کوئی بات ہے جو تم مجھ سے چھپانے کی کوشش کر رہے ہو"۔ ـــــــ عمروعیار نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں آقا۔ میں آپ سے جھوٹ نہیں بول رہا۔ جو بات میرے دل میں آئی وہ میں نے آپ کو بتا دی۔ یہ احساس صرف اس قدر ہے کہ آپ اس بار خالی کمرے میں نہیں جائیں گے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ طلسم کیا ہو گا اور آپ اس طلسم کو کیسے فنا کریں گے"۔ ـــــــ محافظ بونے نے جواب دیا تو عمروعیار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ محافظ بونا واقعی اس سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔

"تو پھر یوں کہو کہ تمہارا اندازہ ہے کہ میں اس بار خالی کمرے میں نہیں بلکہ کسی بھی طلسماتی کمرے میں پہنچوں گا"۔ عمروعیار نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ہاں۔ یہ اندازہ ہی ہے اور گہرا اندازہ''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''اگر تمہارا اندازہ غلط ہوا تو''۔ ـــــــ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو آپ کا فائدہ ہے آپ کو کسی خوفناک طلسم سے نجات مل جائے گی''۔ ـــــــ محافظ بونے نے جواباً مسکرا کر کہا تو عمروعیار اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''بہت تیز ہو۔ بات کو زبردست انداز میں گھما لیتے ہو۔ میں تو سمجھا تھا کسی انعام دینے کی بات کرو گے''۔ ـــــــ عمروعیار نے ہنستے ہوئے کہا تو محافظ بونا بھی ہنس پڑا۔

''میں کہاں سے لاؤں گا انعام۔ میں تو خود آپ کی زنبیل میں پڑا رہتا ہوں''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''اچھا چھوڑو ان باتوں کو۔ میں دروازہ کھولتا ہوں دیکھتے ہیں اس بار میری قسمت کیا رنگ لاتی ہے''۔ ـــــــ عمروعیار نے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار کچھ سوچ کر شمالی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کنڈا پکڑا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ محافظ بونے نے اسے دروازہ کھولنے سے روک دیا۔

''ابھی دروازہ نہ کھولیں آقا''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''کیوں۔ اب کیا ہوا''۔ ـــــــ عمروعیار نے چونک کر کہا۔

''میری پراسرار طاقتیں اس دروازے کو کھول کر اندر جانے سے پہلے آپ کو ایک مشورہ دینے کا کہہ رہی ہیں''۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''کیسا مشورہ''۔ ـــــــ عمروعیار نے چونک کر کہا۔

''آپ کے پاس کابوتا جن کی جلنے والی کھوپڑی ہے۔ آپ زنبیل سے اسے نکال کر ہاتھ میں لے لیں۔ اس جلنے والی کھوپڑی کو لے کر اگر آپ اندر جائیں تو آپ کے لئے بہتر ہو گا''۔ ـــــــ عمروعیار نے کہا۔

''کابوتا کی جلنے والی کھوپڑی۔ یہ وہی کھوپڑی ہے نا جو سیاہ ڈنڈے پر لگی ہوئی ہے اور یہ مجھے اس وقت ایک نیک بزرگ نے دی تھی جس کے کہنے پر میں پاتال کی تاریک دنیا میں گیا تھا۔ اس تاریک دنیا میں چونکہ کسی بھی آگ سے روشنی نہیں کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جا سکتی تھی تو اس نیک بزرگ نے کہا تھا کہ کابوتا کی جلنے والی کھوپڑی سے شیطانی تاریک دنیا میں بھی روشنی پھیل جائے گی اور یہ روشنی جیسے ہی کسی شیطان پر پڑے گی وہ اندھا ہو جائے گا نہ صرف وہ اندھا ہو جائے گا بلکہ اگر کسی شیطانی طاقت نے کوئی روپ بھی دھار رکھا ہو تو کابوتا کی جلنے والی کھوپڑی کی روشنی میں مجھے اس کا اصل چہرہ بھی دکھائی دے جائے گا"۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

"ہاں آقا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے اس طلسماتی کمرے میں آپ کا تاریکی سے ہی سامنا ہونے والا ہے اور کابوتا کی روشنی نہ صرف آپ کو اس تاریکی سے بچائے گی بلکہ کمرے میں موجود کسی شیطانی ذریت سے بھی"۔۔۔۔۔ محافظ بو نے کہا۔

"اوہ۔کون ہے وہ شیطانی ذریت"۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے چونک کر کہا۔

"مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ جس طرح آپ انسانوں کی چھٹی حس ہوتی ہے اور آپ کو ہر خطرے سے آگاہ کرتی ہے اسی طرح میرے پاس میری پراسرار طاقتیں ہیں جو مجھے آنے والے خطرات سے آگاہ کرنے کے ساتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ محتاط رہنے کی ہدایات کرتی ہیں"۔ ______ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار نے اثبات میں سر ہلایا اور زنبیل سے ایک سیاہ رنگ کا ڈنڈا نکال لیا۔ اس ڈنڈے پر ایک بڑی اور زرد رنگ کی کھوپڑی جڑی ہوئی تھی۔ کھوپڑی بے حد خوفناک تھی اور کسی جن کی معلوم ہو رہی تھی۔ کھوپڑی کی آنکھوں، ناک اور منہ کے سوراخوں سے سفید، سرخ اور سیاہ رنگ کا ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا۔ عمرو عیار نے اسے زور سے جھٹکا تو اچانک کھوپڑی پر آگ بھڑک اٹھی اور اس آگ کی روشنی عام آگ کی روشنی سے بہت تیز تھی۔ روشنی چاروں طرف پھیل گئی۔ عمرو عیار نے پھر کھوپڑی کو جھٹکا تو کھوپڑی پر لگی ہوئی آگ بجھ گئی البتہ اس کے آنکھوں، ناک اور منہ کے سوراخوں سے اسی طرح سے ہلکا ہلکا رنگ برنگا دھواں نکل رہا تھا۔

"ویسے اس کھوپڑی کی کیا ضرورت ہے۔ میں اب تک جن کمروں میں گیا ہوں وہاں ہر دیوار پر مشعل جل رہی ہوتی ہے جس کی تیز روشنی ہر طرف پھیلتی ہے"۔ ______ عمرو عیار نے کہا۔

"اس بار شاید اس کمرے میں روشنی کا انتظام نہ ہو۔ بہر حال یہ میں نے احتیاط کے لئے آپ سے زنبیل سے نکلوائی ہے۔ ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو اور مجھے جو خطرہ محسوس ہو رہا ہے وہاں کچھ بھی نہ ہو"۔ ــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمروعیار نے دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ تیزی سے اندر آنے کی وجہ سے اسے کسی نے دھکا نہ دیا تھا۔ اندر تاریکی تھی۔ اس کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا تو کمرے میں اور زیادہ تاریکی پھیل گئی۔ عمروعیار نے کھوپڑی جھٹک کر اسے روشن کرنا چاہا لیکن محافظ بونے نے اسے روک دیا۔

"ابھی نہیں آقا۔ جب ضرورت ہو گی تب آپ میرے کہنے پر کابوتا کی کھوپڑی روشن کرنا"۔ ــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"عمروعیار نے چوتھے طلسم کا غلط کمرے کا دروازہ کھولا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ عمروعیار کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم بھی ختم کرنا پڑے گا تب وہ دوسرے خالی کمرے میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی اور اس بار عمروعیار کے سامنے کمرے کی بجائے ایک غار کا دہانہ کھولا جائے گا۔ غار میں ایک ظالم اور ایک مظلوم ہے۔ عمروعیار کو مظلوم کی مدد کرنی ہو گی اور اس کی جان بچانے کے لئے ظالم کو ہلاک کرنا پڑے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ظالم اور مظلوم کی پہچان عمروعیار کے لئے ضروری ہے۔ اگر عمروعیار سے غلطی ہوئی اور اس نے ظالم کی بجائے مظلوم کو ہلاک کر دیا تو ظالم عمروعیار کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا اور عمروعیار کسی طور اس سے اپنی جان نہ بچا سکے گا''۔۔۔۔۔ چیختی ہوئی آواز نے کہا تو عمروعیار چونک پڑا۔ اسی لمحے وہاں ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی۔ یہ دیکھ کر عمروعیار چونک پڑا کہ وہ اس بار کسی کمرے میں نہیں بلکہ ایک غار کے دہانے کے پاس کھڑا تھا۔ اس کے پیچھے سرسبز پہاڑیاں تھیں۔ غار کافی طویل تھا لیکن کچھ ہی فاصلے پر عمروعیار کو ایک بھیانک شکل والا دیو دکھائی دے رہا تھا۔ دیو کے سر پر لمبے اور نوکیلے سینگ تھے۔ اس کا سارا سر گنجا تھا۔ اس کے چہرے کی کھال سکڑی ہوئی تھی اور اس کی چھوٹی اور نوکیلی سی داڑھی تھی جبکہ اس کی مونچھیں کافی گھنی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس دیو کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں جن میں ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ دیو کے ہاتھوں کی انگلیاں لمبی تھیں جن کے ناخن چھریوں کی طرح تیز اور نوکیلے تھے۔ اس دیو کے سامنے ایک نہایت معصوم اور خوبصورت لڑکی سہمے ہوئے انداز میں پیچھے کی طرف جھکی ہوئی تھی جیسے وہ دیو کے نوکیلے اور تیز ناخنوں سے بچنے کی کوشش کر رہی ہو۔ لڑکی کے سر پر تاج تھا اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے شہزادیوں جیسا زرق برق لباس پہنا ہوا تھا۔

دیو بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ اس خوبصورت شہزادی کی گردن دبوچ کر اسے ہلاک کرنا چاہتا ہو۔

"اوہ۔ یہ ظالم دیو اس معصوم شہزادی کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو کیا مجھے اس ظالم دیو کو ہلاک کرنا ہے"۔ ــــــ عمرو عیار نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں آقا۔ آنکھوں دیکھے کچھ حال اصل حال سے مختلف ہوتا ہے۔ آپ کابوتا جن کی کھوپڑی روشن کریں۔ آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ اصل ظالم کون ہے اور مظلوم کون ہے"۔ محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو عیار نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈنڈے کو جھٹکا تو اچانک کابوتا جن کی کھوپڑی روشن ہو گئی۔ کھوپڑی کی روشنی سے پورا غار منور ہو گیا۔ جیسے ہی تیز روشنی غار میں پھیلی یہ دیکھ کر عمرو عیار چونک پڑا کہ وہ جس دیو کو ظالم اور جس لڑکی کو مظلوم سمجھ رہا تھا اب اس کے الٹ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ اب دیو مظلوم دکھائی دے رہا تھا جبکہ شہزادی کی شکل انتہائی ڈراؤنی اور بھیانک چڑیل کی بن چکی تھی اور وہ نوکیلے اور لمبے ناخنوں والی انگلیوں سے دیو کی گردن دبوچ رہی تھی جیسے وہ ناخن مار کر اس دیو کی گردن ادھیڑنا چاہتی ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''میں تمہارا خون پینا چاہتی ہوں کانگو دیو۔ مجھ اپنا خون پلاؤ''۔ ــــــــ چڑیل خوفناک آواز میں کہہ رہی تھی اور دیو اس قدر سہما ہوا تھا کہ اس میں اتنی ہمت بھی نہ ہو رہی تھی کہ وہ اس چڑیل سے کہیں دور بھاگ جائے۔

''اوہ۔ تو یہ سب مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ مجھے مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم بنا کر دکھایا جا رہا تھا۔ یہ کسی ملک کی شہزادی نہیں بلکہ چڑیل ہے''۔ ــــــــ عمرو عیار نے کہا۔

''ہاں آقا۔ مجھے ایسا ہی خوف محسوس ہو رہا تھا جیسے اس طلسم میں آپ کے ساتھ کوئی دھوکہ ہونے والا ہے اسی لئے میں نے آپ کو کابوتا جن کی جلنے والی کھوپڑی ساتھ لے جانے کے لئے کہا تھا''۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فوراً زنبیل سے خنجر ابراہیمی نکالا اور پھر اس نے خنجر کو نوک سے پکڑا اور چڑیل کا نشانہ لے کر اس پر کھینچ مارا۔ خنجر بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں گھومتا ہوا گیا اور چڑیل کی عین گردن میں جا کر دھنس گیا۔ چڑیل کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ایک طرف گری اور بری طرح سے تڑپنے لگی۔ مظلوم دیو نے عمرو عیار کی جانب تشکر بھری نظروں سے دیکھا اور پھر مڑ کر تیزی سے غار کے دوسرے حصے کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوڑتا چلا گیا۔

چڑیل کچھ دیر تڑپتی رہی اور پھر ساکت ہو گئی۔ چڑیل کے مرتے ہی عمرو عیار کے عقب میں غار کا دہانہ بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمرو عیار کے ہاتھ میں موجود کابوتا کی کھوپڑی پر لگی ہوئی آگ بھی بجھ گئی اور وہاں تاریکی چھا گئی۔ عمرو عیار کا خنجر ابراہیمی غائب ہو کر واپس اس کی زنبیل میں پہنچ گیا تھا۔

''عمرو عیار نے بھول بھلیوں کے طلسمات کا چوتھا طلسم اپنی ذہانت سے ختم کر لیا ہے۔ اس طلسم میں ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم دکھایا گیا تھا اور عمرو عیار کو ان میں سے مظلوم کی پہچان کر کے ظالم کو ہلاک کرنا تھا اور عمرو عیار نے ایسا ہی کیا ہے۔ اب عمرو عیار کو پانچویں خالی کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کمرے میں جا کر عمرو عیار کو پھر سے یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کمرے میں موجود چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے''۔ چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی تو عمرو عیار کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ دوسرے لمحے دیوار میں کھلا ہوا دروازہ نمودار ہوا تو عمرو عیار اطمینان بھرے انداز میں اس کمرے میں چلا گیا۔ کمرے میں چاروں دیواروں پر مشعلیں روشن تھیں اور ہر دیوار میں ایک بند دروازہ موجود تھا۔ عمرو عیار نے محافظ بونے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے کہنے پر کابوتا جن کی جلنے والی کھوپڑی واپس زنبیل میں ڈال لی اور پھر اس نے ان دروازوں کی طرف دیکھا اور پھر وہ مغربی دیوار کی طرف بڑھا اور اس بار اس نے بغیر سوچے سمجھے دروازے کا کنڈا پکڑ کر زور سے کھینچا تو دروازہ فوراً کھل گیا۔ عمروعیار رکے بغیر اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ چونکہ وہ اس بار بھی خود ہی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا اس لئے اسے اس بار بھی کوئی دھکا نہ لگا تھا۔ جیسے ہی عمروعیار کمرے میں داخل ہوا کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔ کمرے میں پہلے جیسا اندھیرا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدروحوں کو دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کے ایک لمحے کے لئے اوسان خطا ہوئے لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ اس سے پہلے کہ بدروحیں تلواریں لے کر اس کی طرف لپکتیں اور اس پر حملہ کرتیں شہنشاہ افراسیاب نے فوراً ایک منتر پڑھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر ان بدروحوں کی طرف جھٹکے تو اس کے ہاتھوں سے آگ کا ایک بڑا سا گولا نکل کر تیزی سے بدروحوں کی طرف بڑھا۔

آگ کے گولے کو دیکھ کر بدروحیں گھبرا گئیں۔ وہ تیزی سے دائیں بائیں ہٹیں لیکن آگے بڑھتا ہوا آگ کا گولا تیزی سے پھیلا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے آگ کے اس گولے نے پھیل کر آگ کی بڑی سی چادر کا روپ دھار لیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب ساری بدروحیں آگ کی اس چادر کے پیچھے چھپ سی گئیں۔ وہ پیچھے ہٹیں لیکن دوسرے لمحے آگ کی چادر ان پر جا پڑی۔ دوسرے لمحے کمرہ ان بدروحوں کی تیز اور انتہائی دردناک چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ آگ کی چادر کی لپیٹ میں آ کر بدروحیں بری طرح سے جلنے لگیں۔ ان کے ہاتھوں سے تلواریں گر گئیں اور وہ آگ کے شعلے بنی ادھر ادھر دوڑنے بھاگنے لگیں۔ شہنشاہ افراسیاب ایک طرف کھڑا بڑے اطمینان سے انہیں آگ میں جلتا ہوا دیکھنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے بدروحیں جل کر بھسم ہوگئیں اور پھر وہ جلتی ہوئی وہاں سے غائب ہوتی چلی گئیں۔

''ان بدروحوں کی کیا مجال جو مجھ پر حملہ کرتیں۔ میں نے الٹا انہیں ہی آگ میں جلا کر بھسم کر دیا ہے''۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑے رعب بھرے لہجے میں کہا اور وہاں یکلخت تاریکی چھا گئی۔

''شہنشاہ افراسیاب نے ان بدروحوں کے حملہ کرنے سے پہلے ہی انہیں آگ میں جلا کر بھسم کر دیا ہے۔ بھول بھلیوں کے طلسمات کا پانچواں طلسم ختم ہوتا ہے۔ اب شہنشاہ افراسیاب کو چھٹے خالی کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کمرے میں جا کر شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب کو پھر سے یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے"۔ ـــــــ چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب مسکرا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک بار پھر چار دروازوں والے کمرے میں موجود تھا۔

شہنشاہ افراسیاب نے کچھ دیر سوچا اور پھر وہ ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی دروازہ بند ہوا اور وہاں تاریکی چھا گئی۔

"شہنشاہ افراسیاب نے چھٹے طلسم کے غلط کمرے کا دروازہ کھولا ہے۔

یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ شہنشاہ افراسیاب کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم بھی ختم کرنا پڑے گا تب وہ دوسرے خالی کمرے میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی"۔ چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ پھر سے خالی کمرے کی بجائے طلسماتی کمرے میں پہنچ گیا تھا۔ اسی لمحے کمرے میں دیواروں پر لگی ہوئیں مشعلیں روشن ہوئیں اور شہنشاہ افراسیاب غور سے دیکھنے لگا کہ اس طلسم میں اس کے سامنے کیا آتا ہے اور وہ اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے کیا کرے گا۔ کافی دیر گزر گئی لیکن نہ تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب کے سامنے کچھ ظاہر ہوا اور نہ ہی وہاں کوئی آواز سنائی دی۔

"یہ کیا۔ اس کمرے کا طلسم کب کھلے گا۔ کیا ہے یہاں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"طلسم کھل چکا ہے شہنشاہ افراسیاب۔ اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے تمہیں اس کمرے کو تاریک کرنا ہے۔ اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے تمہیں بہت کم وقت دیا جائے گا۔ کمرے کی چھت سے وقفے وقفے سے دس پتھر گریں گے۔ دسویں پتھر کے گرنے سے پہلے اگر تم کمرے میں تاریکی کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ طلسم ختم ہو جائے گا ورنہ یہ کمرہ ڈھے جائے گا اور تم اس کمرے کے ملبے تلے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دب کر ہلاک ہو جاؤ گے"۔ ـــــــ پراسرار آواز نے چیختے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب چونک پڑا۔

"کمرہ تاریک کرنا ہے۔ کیا مطلب"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے چھت کا ایک حصہ اکھڑا اور ایک بڑا سا پتھر شہنشاہ افراسیاب کے قریب آ گرا۔ شہنشاہ افراسیاب فوراً اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

"ارے۔ یہ پتھر میرے سر پر گر جاتا تو میری کھوپڑی ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ٹوٹ جاتی"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے فوراً منتر پڑھا اور دونوں ہاتھ جھٹک دیئے۔ اس کے ہاتھ جھٹکتے ہی کمرے میں تاریکی پھیل گئی۔ اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب یہ سمجھتا کہ اس کا منتر کامیاب ہو گیا ہے اور وہ کمرے میں تاریکی لانے میں کامیاب ہو گیا ہے اسی لمحے کمرہ پھر روشن ہو گیا۔

"یہ کیا۔ میں نے تو جادو سے کمرے کو تاریک کیا تھا پھر یہ روشنی کہاں سے آ گئی"۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ایک بار پھر منتر پڑھا اور ہاتھ جھٹکے لیکن اس بار کمرہ ویسے ہی روشن رہا البتہ چھت سے ایک اور پتھر ٹوٹ کر نیچے آ گرا۔

شہنشاہ افراسیاب نے ہونٹ چباتے ہوئے بار بار مختلف منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ وہ منتر پڑھ پڑھ کر ہر طرف پھونک رہا تھا۔ اس کا کوئی منتر ایک لمحے کے لئے کمرے میں تاریکی پھیلا دیتا لیکن دوسرے ہی لمحے کمرہ پھر روشن ہو جاتا۔ یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب پریشان ہو گیا۔ چھت کے مختلف حصوں سے پتھر ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے اور اب تک شہنشاہ افراسیاب کا کوئی بھی جادو کمرے میں مکمل طور پر تاریکی پھیلانے میں کامیاب نہ ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سکا تھا۔ اب تک آٹھ پتھر گر چکے تھے اور شہنشاہ افراسیاب کو اپنی روح فنا ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگی کہ مزید دو پتھر گرنے کے بعد یہ پورا کمرہ تباہ ہو جائے گا اور پھر یہ کمرہ ہی اس کا مدفن بن جائے گا۔

اس نے ایک بار پھر منتر پڑھا۔ اسی لمحے ایک اور پتھر گرا۔ اب ایک ہی پتھر گرنا باقی تھا اور پھر شہنشاہ افراسیاب کا خاتمہ یقینی ہو جاتا کہ اچانک شہنشاہ افراسیاب کی نظریں دیواروں پر جلتی ہوئی مشعلوں پر پڑیں تو اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ اس نے منتر پڑھ کر ایک مشعل پر پھونک ماری تو مشعل بجھ گئی۔ اس نے دوسری مشعل پر منتر پڑھ کر پھونک ماری تو وہ بھی بجھ گئی۔ اسی طرح اس نے تیسری اور پھر چوتھی مشعل پر منتر پڑھ پڑھ کر پھونکیں ماریں تو ساری مشعلیں بجھ گئیں اور کمرے میں یکلخت تاریکی چھا گئی اور شہنشاہ افراسیاب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا کہ اس بار بھی روشنی نہ ہو جائے لیکن جب کافی لمحے گزر گئے اور کوئی روشنی نہ ہوئی تو اس کی امید بندھ آئی۔

"شہنشاہ افراسیاب نے مشعلیں بجھا کر کمرے میں تاریکی کر دی ہے۔ یہ شہنشاہ افراسیاب کی چھٹی کامیابی ہے۔ اس نے بھول بھلیوں کے سات طلسمات میں سے چھ کو فنا کر دیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب شہنشاہ افراسیاب کو ساتویں اور آخری خالی کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کمرے میں جا کر شہنشاہ افراسیاب کو پھر سے یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کمرے میں موجود چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے''۔ ______ چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب نے سکون کا سانس لیا۔ عین آخری لمحات میں اسے مشعلوں کو دیکھ کر انہیں بجھانے کا خیال آ گیا تھا ورنہ وہ اپنے جادو کے زور سے ہی کمرہ تاریک کرنے میں لگا ہوا تھا۔

اگر اسے ذرا سی بھی دیر ہو جاتی اور چھت سے دسواں پتھر گر جاتا تو اس کے ساتھ ہی اس کا کھیل ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا۔ پورا کمرہ تباہ ہو جاتا اور وہ اس کمرے میں ہمیشہ کے لئے دفن ہو جاتا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک بار پھر چار دروازوں والے کمرے میں موجود تھا۔

شہنشاہ افراسیاب نے سکون کا سانس لیا کہ اب وہ ساتویں اور آخری کمرے میں تھا۔

اب وہ خالی کمرے میں پہنچتا یا پھر کسی طلسماتی کمرے میں اس کے بعد وہ سیدھا اس کنویں میں پہنچ جاتا جہاں سامری جادوگر کے خزانے موجود تھے۔ ان خزانوں والے کنویں میں ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالوت جن کا شہنشاہ تاج گرا ہوا تھا جسے حاصل کرنے کے لئے اس نے اس قدر طویل اور ناقابل یقین اور انتہائی خوفناک طلسمات سر کئے تھے۔ اس نے کچھ دیر سوچا اور پھر وہ ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی دروازہ بند ہوا اور وہاں تاریکی چھا گئی۔

''شہنشاہ افراسیاب نے ساتویں اور آخری طلسم کا بھی غلط کمرے کا دروازہ کھولا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ شہنشاہ افراسیاب کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم بھی ختم کرنا پڑے گا تب وہ خزانے کے کنویں میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی''۔۔۔۔۔ چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی تو شہنشاہ افراسیاب ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ پھر سے خالی کمرے کی بجائے ساتویں طلسماتی کمرے میں پہنچ گیا تھا۔ اسی لمحے کمرے کی دیواروں پر لگی ہوئیں مشعلیں روشن ہوئیں اور شہنشاہ افراسیاب کے سامنے بند کمرہ ظاہر ہو گیا۔ شہنشاہ افراسیاب غور سے دیکھنے لگا کہ اس طلسم میں اس کے سامنے کیا آتا ہے اور وہ اس طلسم کو ختم کرنے کے لئے کیا کرے گا۔

''شہنشاہ افراسیاب کو آخری طلسم کے بارے میں بتایا جاتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے کہ اس کمرے کی دو دیواریں چلیں گی۔ دونوں دیواریں چلتی ہوئی ایک دوسرے کے قریب آئیں گی اور پھر آپس میں مل جائیں گی۔ اگر شہنشاہ افراسیاب اس کمرے میں رکا رہا تو وہ ان دیواروں کے بیچ میں پھنس جائے گا اور دیواریں اسے بھینچ دیں گی اور شہنشاہ افراسیاب ان دیواروں میں پچک جائے گا۔ بظاہر کمرے سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے لیکن شہنشاہ افراسیاب کو اس کمرے سے نکلنا ہے ہر صورت میں" ــــــ وہی چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ اس لمحے شہنشاہ افراسیاب کو گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس نے شمالی اور جنوبی دیواروں کو حرکت کرتے دیکھا۔ دونوں دیواریں آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع ہو گئیں تھیں اور شہنشاہ افراسیاب بے چین نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ وہ ان دیواروں کے ایک دوسرے کے قریب پہنچنے سے پہلے اس کمرے سے کیسے نکل سکتا ہے۔

وہ چاروں طرف دیکھ رہا تھا لیکن اسے وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ دیواریں آہستہ آہستہ سرکتی ہوئی اس کے قریب آتی جا رہی تھیں اور شہنشاہ افراسیاب کی بے چینی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ کمرے میں ایسا کوئی راستہ نہیں تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہاں سے وہ بچ کر اس کمرے سے نکل سکتا ہو۔ کچھ ہی دیر میں دیواریں کافی قریب آ گئیں اور انہیں اس قدر قریب آتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کو ایک بار پھر خوف سے پسینہ آنا شروع ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیواروں پر موجود مشعلیں روشن ہوئیں اور یہ دیکھ کر عمرو عیار کا منہ بن گیا کہ وہ پھر سے طلسماتی کمرے میں آ گیا تھا۔ اس کمرے میں کوئی دروازہ نہ تھا۔

”عمرو عیار نے پانچویں کا بھی غلط کمرے کا دروازہ کھولا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ عمرو عیار کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم بھی ختم کرنا پڑے گا تب وہ چھٹے کمرے میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی“۔ ——— چیختی ہوئی پراسرار آواز نے مخصوص الفاظ دوہراتے ہوئے کہا تو عمرو عیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اسی لمحے کمرے میں دیواروں پر لگی ہوئی مشعلیں روشن ہوئیں اور عمرو عیار کے سامنے بند کمرہ ظاہر ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کیا ہو گا اس طلسم میں''۔ ــــــــ عمروعیار نے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''مجھے کچھ اندازہ نہیں ہو رہا ہے آقا۔ میری پراسرار طاقتیں بھی خاموش ہیں ورنہ میں آپ کو بتا دیتا کہ اس طلسم میں کیا ہے''۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا تو عمروعیار نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کچھ بھی اندازہ نہیں لگا سکتے تم''۔ ــــــــ عمروعیار نے کہا۔

''نہیں آقا''۔ ــــــــ محافظ بونے نے جواب دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے میں سونے کی اشرفیوں کا ایک ڈھیر سا نمودار ہوا۔ سونے کی اشرفیوں کو دیکھ کر عمروعیار کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''اوہ اشرفیاں۔ وہ بھی سونے کی''۔ ــــــــ عمروعیار نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ واقعی سونے کی ہی اشرفیاں ہیں''۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''کیا یہ سب میرے لئے ہیں''۔ ــــــــ عمروعیار نے لالچ بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا آقا۔ وہ پراسرار آواز بتائے گی کہ یہاں سونے کی اشرفیوں کا ڈھیر کیوں لگایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے اسی سونے کے اشرفیوں کے ڈھیر میں کوئی طلسم چھپا ہوا ہو''۔ محافظ بونے نے کہا۔

''سونے کی اشرفیوں میں طلسم۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نادان بونے۔ سونے کی اشرفیاں خزانہ ہوتی ہیں۔ اس میں کسی طلسم کا کیا کام''۔ ـــــــ عمروعیار نے منہ بنا کر کہا۔ اسی لمحے آواز سنائی دی۔

''عمروعیار کو بتایا جاتا ہے۔ پانچویں طلسم میں سونے کی دس لاکھ اشرفیاں موجود ہیں۔ عمروعیار کو ان میں سے ایک اشرفی اٹھانی ہے اور اس ایک اشرفی کے اٹھانے سے سونے کی اشرفیوں کا یہ ڈھیر غائب ہو جانا چاہیے۔ اگر اشرفی اٹھانے کے باوجود یہ سونے کا ڈھیر غائب نہ ہوا تو اسے عمروعیار کی ناکامی تصور کیا جائے گا اور عمروعیار کو آگ کے کنویں میں پھینک دیا جائے گا جہاں گرتے ہی وہ ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جائے گا۔ سونے کی اشرفیوں کے ڈھیر میں ایک ہی ایسی اشرفی ہے جس کے اٹھاتے ہی ساری اشرفیاں غائب ہو سکتی ہیں۔ اگر اس ایک اشرفی کو اٹھانے کی بجائے عمروعیار نے کوئی اور اشرفی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اٹھائی تو عمروعیار کے لئے موت یقینی ہو گی"۔ ـــــــ وہی چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"دیکھا آقا۔ میں نے کہا تھا نا ان اشرفیوں کے خزانے میں کوئی طلسم چھپا ہوا ہے۔ اب آپ نے خود سن لیا۔ آپ کو اس ڈھیر سے ایک ایسی اشرفی اٹھانی ہے جس کے اٹھاتے ہی ساری اشرفیاں غائب ہو جائیں۔ اگر آپ نے اس مخصوص اشرفی کی بجائے کوئی دوسری اشرفی اٹھائی تو پھر آپ کے مقدر میں یقینی موت ہو گی"۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔ عمروعیار نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ نئے طلسم کا یہ عجیب وغریب طلسم اسے سمجھ نہ آیا تھا۔ وہاں لاکھوں کی تعداد میں اشرفیاں پڑی تھیں اور سب کی سب ایک جیسی دکھائی دے رہی تھیں۔ اب ان میں سے کون سی ایسی اشرفی ہے جس کے اٹھانے سے ساری اشرفیاں غائب ہو سکتی تھیں اس کے بارے میں عمروعیار کو کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور غور سے ان اشرفیوں کو دیکھنے لگا۔

"یہ تو عجیب وغریب طلسم ہے۔ یہاں اشرفیوں کا ڈھیر ہے اور مجھ سے کہا گیا ہے کہ مجھے ان میں سے صرف ایک اشرفی اٹھانی ہے اور وہ بھی ایسی اشرفی کہ جسے اٹھاتے ہی اشرفیوں کا خزانہ غائب ہو جائے۔ اب بھلا مجھے کیا پتہ کہ وہ خاص اشرفی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کون سی ہے جسے اٹھا کر خزانہ غائب کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ اشرفی اس ڈھیر کے نیچے یا درمیان میں کہیں ہوئی تو"۔ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ خاص اشرفی کہیں بھی موجود ہو سکتی ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"تو پھر میری مدد کرو احمق بونے اور مجھے بتاؤ کہ اس خزانے کے ڈھیر میں وہ خاص اشرفی کون سی ہے"۔ ـــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"میں ڈھونڈ رہا ہوں آقا لیکن مجھے تو ساری کی ساری اشرفیاں ایک جیسی ہی دکھائی دے رہی ہیں"۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

"تو پھر ڈوب مرو کہیں جا کر۔ جو تم میری کوئی بھی مدد نہیں کر سکتے تو"۔ ـــــــ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کہیں اور جا کر ڈوبنے کی کیا ضرورت ہے آقا۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اس خزانے کے ڈھیر میں کود جاؤں۔ میں اس خزانے کی ساری اشرفیوں کو اچھی طرح سے دیکھوں گا ہو سکتا ہے کہ مجھے وہ خاص اشرفی مل جائے جسے اٹھاتے ہی باقی کا خزانہ غائب ہو جائے"۔ ـــــــ محافظ بونے نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''نہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم یوں اس خاص اشرفی کو ڈھونڈ سکو گے''۔ ــــــــ عمروعیار نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا کریں''۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''ابھی تو میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں تمہاری گردن مروڑ دوں اور تمہیں یہیں کسی جگہ دفن کر دوں''۔ ــــــــ عمروعیار نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے۔ میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو آپ میری گردن مروڑنا اور مجھے دفنانا چاہتے ہیں''۔ ــــــــ محافظ بونے نے چونک کر کہا۔

''تمہاری فضول کی بک بک مجھے اس وقت اچھی نہیں لگ رہی۔ اگر تم میرے ہاتھوں سے مرنا نہیں چاہتے تو بس چپ ہو جاؤ''۔ ــــــــ عمروعیار نے کہا۔

''ٹھیک ہے آقا۔ میں چپ ہو جاتا ہوں۔ لیکن میں چپ ہوا تو پھر آپ اگر مجھ سے کچھ پوچھیں گے تو میں اس کا جواب کیسے دوں گا''۔ ــــــــ محافظ بونے نے کہا۔

''یہ تم چپ ہوئے ہو''۔ ــــــــ عمروعیار نے اسے گھور کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"جی ہاں۔ یہ لیں میں ہو گیا چپ"۔ ——— محافظ بونے نے کہا اور اس نے سچ مچ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ لی جیسے اس بار اس نے واقعی کچھ نہ بولنے کی قسم کھا لی ہو۔

"یہ تم نے منہ پر انگلی کیوں رکھ لی ہے۔ چپ کرنے کے لئے کیا منہ پر انگلی رکھنا ضروری ہوتا ہے"۔ ——— عمرو عیار نے منہ بنا کر کہا لیکن محافظ بونے نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔

"ہاں اب واقعی تم چپ ہوئے ہو۔ شاباش اسی طرح چپ چاپ کاندھے پر بیٹھے رہو"۔ ——— عمرو عیار نے کہا پھر وہ سونے کی اشرفیوں کے قریب جا کر اور غور سے دیکھنے لگا۔ وہ خزانے کے ڈھیر کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ ایک ایک اشرفی جو اس کے سامنے تھی اسے باریک بینی سے دیکھ رہا تھا کہ شاید اسے ان اشرفیوں میں کوئی ایسی اشرفی دکھائی دے جائے جسے اٹھاتے ہی سارا خزانہ غائب ہو جائے۔

"اس بار لگتا ہے مجھے جان بوجھ کر اس خزانے کے چکر میں پھنسایا گیا ہے تاکہ میں اس طلسم کو پورا نہ کر سکوں اور میری موت ہو جائے۔ مجھے تو ان اشرفیوں میں ایسی کوئی اشرفی دکھائی نہیں دے رہی جو جادو کی ہو اور جس کے اٹھانے سے باقی سارا خزانہ غائب ہو سکتا ہو۔ میں تو اس بار واقعی پھنس گیا ہوں"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کی بات کا محافظ بونے نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بدستور منہ پر انگلی رکھے بیٹھا تھا۔

''محافظ بونے''۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے کچھ سوچ کر محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا لیکن محافظ بونا چپ تھا۔

''میں تمہیں کہہ رہا ہوں احمق بونے۔ کیا تم میری بات سن رہے ہو''۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے کاندھے پر بیٹھے ہوئے محافظ بونے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو محافظ بونے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اگر سن رہے ہو تو پھر تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے''۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا کروں آقا۔ اگر میں بولوں تو آپ مجھ سے ناراض ہوتے ہیں نہ بولوں تو غصہ دکھاتے ہیں''۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم بس اتنا بولا کرو جتنا تم سے بولنے کو کہا جائے''۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بتائیں اب مجھے کیا بولنا ہے''۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں تو اس خزانے کے چکر میں واقعی بری طرح سے الجھ گیا ہوں۔ میری مدد کرو۔ آخر میں ان اشرفیوں میں سے کون سی اشرفی اٹھاؤں کہ باقی کی ساری اشرفیاں غائب ہو جائیں اور کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ مجھے ان اشرفیوں کو غائب کرنا ہی نہ پڑے اور ساری کی ساری اشرفیاں میری ہو جائیں"۔ ـــــ عمرو عیار نے کہا۔

"تو آپ اٹھا لیں سارا خزانہ اور ڈال لیں اپنی زنبیل میں۔ یہاں آپ کو روکنے والا کون ہے"۔ ـــــ محافظ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمرو عیار حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

"یہ تم مسکرا کیوں رہے ہو"۔ ـــــ عمرو عیار نے حیرانی سے پوچھا۔

"کیوں۔ کیا آپ کو اب میرا مسکرانا بھی برا لگ رہا ہے۔ کہتے ہیں تو میں یہ بات رونی سی صورت بنا کر کہہ دیتا ہوں۔ آقا۔ اٹھا لیں یہ خزانہ۔ یہاں آپ کو روکنے والا کون ہے"۔ محافظ بونے نے اس بار واقعی رو دینے والے لہجے میں کہا تو عمرو عیار جس کے چہرے پر سنجیدگی کی تہہ چڑھی ہوئی تھی محافظ بونے کا انداز دیکھ کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم واقعی احمق بونے ہو"۔ ـــــ عمرو عیار نے ہنستے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے کہا۔

''آپ کا ہی غلام ہوں''۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں تمہارا احمق آقا ہوں''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے ایک بار پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''میں نے تو ایسا نہیں کہا۔ آپ خود کو ایسا سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہی ہو گا''۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو عمرو عیار غصے سے اچھل پڑا۔ اس نے محافظ بونے کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔ وہ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''تم حد پار کر رہے ہو محافظ بونے''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''نہیں آقا۔ میں تو بڑے اطمینان سے آپ کے کاندھے پر بیٹھا ہوں''۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''ہونہہ۔ بتاؤ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا یہ خزانہ میں حاصل نہیں کر سکتا تو تم مسکرائے کیوں تھے۔ بتاؤ۔ جلدی بتاؤ''۔ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اگر آپ یہ خزانہ حاصل کر لیں تو خزانہ واقعی غائب ہو جائے گا آقا۔ بس اسی بات پر میں مسکرا دیا تھا کہ آپ اس طلسم کا راز سمجھ گئے ہیں لیکن اگر آپ اب بھی کچھ نہیں سمجھ پائے تو پھر میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں کہ میرا آپ کی عقل پر ماتم کرنے کو دل کر رہا ہے"۔ ـــــ محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار غصے سے کھول کر رہ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے محافظ بونے نے اس کے سر پر بھاری بھرکم گرز مار دیا ہو۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ اب میں سمجھ گیا۔ میں بالکل سمجھ گیا۔ واقعی یہ خزانہ صرف ایک اشرفی اٹھانے سے ہی غائب ہوسکتا ہے اور یہ سارے کا سارا خزانہ میرا ہوسکتا ہے۔ اوہ اوہ۔ مجھے اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اوہ اوہ"۔ ـــــ عمرو نے مسلسل اوہ اوہ کرتے ہوئے کہا۔

"چلیں اوہ اوہ کرنے سے آپ کے دماغ کی موم بتی تو جلی۔ اب آپ کو سمجھ آیا کہ میں کیوں مسکرا رہا تھا"۔ ـــــ محافظ بونے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ یہ خزانہ میرا ہے۔ صرف میرا اور دیکھو میں ایک اشرفی اٹھا کر اس سارے خزانے کو کیسے غائب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرتا ہوں''۔ ـــــــ عمروعیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک اشرفی اٹھائی اور اپنی زنبیل میں ڈال لی۔

''سارا خزانہ میری زنبیل میں پہنچ جائے''۔ ـــــــ عمروعیار نے اشرفی زنبیل میں ڈال کر تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فرش پر پڑا ہوا سارا خزانہ غائب ہو گیا۔ عمروعیار کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوئی اور پھر ہلکی ہوتی چلی گئی۔ جس کا مطلب تھا کہ خزانہ غائب ہو کر سیدھا اس کی زنبیل میں پہنچ گیا ہے۔ عمروعیار کی زنبیل کی یہ خاصیت تھی کہ عمروعیار کو اگر خزانے کا بڑا ڈھیر بھی اپنی زنبیل میں منتقل کرنا ہوتا تو وہ خزانے کی کوئی ایک چیز اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال لیتا اور پھر زنبیل کو حکم دیتا تو اس ایک چیز کی وجہ سے زنبیل خود بخود باقی خزانہ اپنے اندر کھینچ لیتی تھی اور اب بھی یہی ہوا تھا۔ اسے محض ایک اشرفی اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالنا پڑی تھی اور اس کے حکم پر زنبیل نے اشرفیوں کے خزانے کو اپنے اندر کھینچ لیا تھا۔

''عمروعیار نے بھول بھلیوں کے طلسمات کا پانچواں طلسم اپنی ذہانت سے ختم کر لیا ہے۔ اس نے ایک اشرفی اٹھا کر باقی سارے خزانے کو غائب کیا ہے اس لئے اسے اس طلسم کا فاتح قرار دیا جاتا ہے۔ اب عمروعیار کو چھٹے خالی کمرے میں بھیجا جاتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔ اس کمرے میں جا کر عمرو عیار کو پھر سے یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کمرے میں موجود چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے"۔۔۔۔۔۔ چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی تو عمرو عیار کے چہرے پر سکون کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ دوسرے لمحے دیوار میں کھلا ہوا دروازہ نمودار ہوا تو عمرو عیار بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ ایک مرتبہ پھر ایسے کمرے میں آ گیا جس کے چار دروازے تھے۔

"اس طلسم میں تو میرا فائدہ ہوا ہے۔ سامری طلسمات کے خزانوں تک پہنچنے سے پہلے مجھے اشرفیوں کا بڑا خزانہ مل گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے آپ اتنے خوش ہیں"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے کہا۔

"خزانہ پا کر مجھے خوشی نہیں ہو گی تو کیا رونا آئے گا پاگل بونے"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

"اب آپ چھٹے طلسم کا دروازہ کھولیں آقا"۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے کہا۔

"کون سا دروازہ کھولوں"۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''میری نظروں کے سامنے تو سارے کمرے ہی ایک جیسے ہیں۔ خالی اور ان میں خاموشی چھائی ہوئی ہے اس لئے میں آپ کو بھلا کیا مشورہ دے سکتا ہوں''۔ ——— محافظ بونے نے کہا۔ عمرو عیار نے اس کی بات کا جواب نہ دیا اور مڑ مڑ کر چاروں دروازوں کی طرف دیکھنے لگا پھر وہ جنوبی دروازے کی طرف بڑھ آیا۔

''میرا خیال ہے مجھے اس کمرے کا دروازہ کھولنا چاہئے۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس کمرے میں کوئی طلسم نہیں ہے میں چھٹا طلسم فنا کئے بغیر ایسے ہی چار دروازوں والے کمرے میں پہنچ جاؤں گا''۔ ——— عمرو عیار نے کہا۔

''تو کھول لیں''۔ ——— محافظ بونے نے کہا تو عمرو عیار نے ہاتھ بڑھایا اور دروازے کا کنڈا پکڑ لیا۔ اس نے جھٹکا دیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا عمرو عیار کو پیچھے سے زور دار دھکا لگا اور کسی اندیکھی طاقت نے اسے کمرے میں دھکیل دیا۔ عمرو عیار دوڑنے والے انداز میں کمرے میں گیا اور اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو وہ جس طرح دوڑنے والے انداز میں کمرے میں آیا تھا منہ کے بل گر جاتا تو یقیناً اس کے چہرے کا حلیہ بگڑ جاتا۔ عمرو عیار نے پلٹ کر دیکھا لیکن اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پیچھے کوئی نہ تھا البتہ کمرے کا دروازہ بند ہو رہا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی کمرے میں تاریکی پھیل گئی۔

''عمرو عیار نے چھٹے طلسم کا بھی غلط کمرے کا دروازہ کھولا ہے۔ یہ طلسماتی کمرہ ہے۔ عمرو عیار کو اس طلسماتی کمرے کا طلسم بھی ختم کرنا پڑے گا تب وہ ساتویں کمرے میں پہنچے گا ورنہ اسی کمرے میں اس کی موت ہو جائے گی''۔ ــــــ چیختی ہوئی پراسرار آواز نے مخصوص الفاظ دوہراتے ہوئے کہا تو عمرو عیار کا منہ بن گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیواروں کو مسلسل اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر شہنشاہ کے چہرے پر اب خوف کے تاثرات ابھرنا شروع ہو گئے تھے۔ اس نے منتر پڑھ پڑھ کر جادو کے زور سے ان دیواروں کو چلنے سے روکنے کی کوشش کی لیکن اس کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو رہی تھی۔ دیواریں مسلسل چل رہی تھیں اور کمرہ سکڑتا چلا جا رہا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب کی آنکھوں کے سامنے موت کے سائے ناچنا شروع ہو گئے تھے کیونکہ اسے اس کمرے سے نکلنے کا اب تک کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ دیواریں کچھ ہی دیر میں ایک دوسرے کے قریب پہنچنے والی تھیں اور پھر جیسے ہی یہ دیواریں آپس میں مل جاتیں شہنشاہ افراسیاب کا کچومر نکل جاتا اور اس کی ہلاکت یقینی ہو جاتی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''کاش میرے ساتھ ملکہ حیرت جادو ہوتی۔ وہ مجھ سے لاکھ درجہ ذہین ہے۔ اس خوفناک طلسم سے بچنے کا وہ کوئی نہ کوئی راستہ ضرور ڈھونڈ لیتی۔ میرے لئے بھول بھلیوں والے اس کمرے کا طلسم واقعی خوفناک بن گیا ہے۔ بچنے کا کوئی بھی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ سوچ کر ایک دیوار کی طرف بڑھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے اور اپنے جسم کا زور لگا کر اس دیوار کو آگے بڑھنے سے روکنے کی کوشش کرنے لگا لیکن ٹھوس اور بڑی دیوار کو بھلا وہ ایسے کیسے روک سکتا تھا۔ دیوار مسلسل چل رہی تھی اور شہنشاہ افراسیاب کے پیر دیوار کے ساتھ فرش پر گھسٹنا شروع ہو گئے تھے۔

''نہیں۔ میں اپنی طاقت سے دیوار نہیں روک سکتا اور ویسے بھی اس پراسرار آواز نے کہا تھا کہ مجھے اس کمرے سے نکلنا ہے۔ ان دیواروں کو روکنے کے لئے نہیں کہا تھا اس نے مجھے''۔ شہنشاہ افراسیاب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

دیواریں اب بہت قریب آ گئی تھیں اور شہنشاہ افراسیاب کے لئے کمرے میں جگہ تنگ سے تنگ ہوتی چلی جا رہی تھی۔ پھر شہنشاہ افراسیاب ان دیواروں کے درمیان پھنسنے لگا۔ وہ سکڑتا جا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہا تھا لیکن دیواریں چلتی ہوئیں اس کے اور قریب آتی جا رہی تھیں۔ شہنشاہ افراسیاب کو اب موت قریب اور قریب آتی صاف محسوس ہونے لگی۔ اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔

''بس اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں اس طلسم میں ہار رہا ہوں۔ میری موت یقینی ہے۔ اب میں نہیں بچ سکوں گا۔ میرا کھیل ختم''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے نہایت افسردہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ مجھے یہ ایک کوشش کر کے دیکھ لینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے میں اس طلسم سے بچ جاؤں''۔ ــــــ شہنشاہ افراسیاب نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں اچانک ایک سرخ رنگ کی گیند آ گئی۔ یہ شیشے کی بنی ہوئی ایک گیند تھی جس کے اندر جیسے آگ بھری ہوئی تھی۔ گیند میں نیلے، زرد اور سرخ شعلے سے ناچ رہے تھے۔ شہنشاہ افراسیاب نے جادو سے گیند حاصل کرتے ہی اسے زور سے زمین پر مارا تو یکلخت ایک زور دار دھماکہ ہوا اور زمین اور دیواریں بری طرح سے لرز کر رہ گئیں۔ جس جگہ اس نے گیند پھینکی تھی وہاں دھواں سا پھیل گیا تھا لیکن دھواں فوراً تحلیل ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گیا اور پھر یہ دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کے چہرے پر مسرت کے تاثرات پھیل گئے کہ جس جگہ گیند پھٹا تھا وہاں ایک بڑا سا سوراخ بن گیا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب تیزی سے اس سوراخ کی طرف بڑھا اور پھر یہ دیکھ کر اس کا دل بلیوں اچھل پڑا کہ نیچے ایک اور کمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ شہنشاہ افراسیاب نے آؤ دیکھا اور نہ تاؤ اس نے فوراً پھٹی ہوئی زمین میں چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی وہ نیچے کودا اسی لمحے اوپر دیواریں آپس میں مل گئیں۔ اگر شہنشاہ افراسیاب کو چند لمحوں کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ ان دیواروں کے درمیان بھنچ جاتا اور اس کا واقعی کچومر نکل جاتا۔

شہنشاہ افراسیاب نیچے گرا تو اس کی آنکھوں کے سامنے منظر ہی بدل گیا۔ اس بار وہ کسی چار دروازوں والے کمرے میں نہیں بلکہ ایک بڑے کنویں میں پہنچا تھا۔ کمرے میں ہر طرف خزانوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے جن میں ہیرے جواہرات، سونے چاندی کے زیورات اور خاص طور پر سونے کی بڑی بڑی اینٹیں موجود تھیں۔ ہر طرف خزانہ جگمگاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ اوہ۔ میں خزانے والے کنویں میں پہنچ گیا۔ میں خزانے والے کنویں میں پہنچ گیا۔ میں نے سامری جادوگر کے طلسمات کو مکمل طور پر فنا کر دیا ہے۔ میں پہنچ گیا۔ میں خزانے کے کنویں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں پہنچ گیا''۔ ــــــــ خزانے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ پاگلوں کی طرح سچ مچ ناچنا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر وہ ناچتا رہا پھر اچانک اسے عمرو عیار کا خیال آیا۔ عمرو عیار بھی ان طلسمات میں موجود تھا۔ شہنشاہ افراسیاب زندہ سلامت خزانوں کے کمرے میں پہنچا تھا جس کا مطلب تھا کہ عمرو عیار بھی زندہ ہے اور وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے شہنشاہ افراسیاب نے سوچا کہ عمرو عیار کے یہاں پہنچنے سے پہلے اسے کالوت جن کا شہنشاہ تاج تلاش کر لینا چاہئے۔ اس نے بے تابی سے چاروں طرف دیکھا اور پھر اس کی نظریں سفید ہیروں سے بھرے ہوئے ایک صندوق پر جم گئیں۔ سفید ہیروں پر ایک سیاہ رنگ کا تاج پڑا ہوا تھا۔ تاج زیادہ بڑا نہیں تھا اور نہ ہی اتنا خوبصورت تھا لیکن اس تاج پر تین بڑے بڑے ہیرے جڑے ہوئے تھے جن میں دو سبز رنگ کے ہیرے تھے اور ایک سرخ رنگ کا۔ سرخ رنگ کا ہیرا تاج کے درمیان میں جڑا ہوا تھا جبکہ اس کے دائیں بائیں سبز ہیرے تھے۔ یہ شہنشاہ تاج تھا۔ شہنشاہ افراسیاب تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فوراً تاج اٹھا لیا اور اسے نہایت مسرت بھرے انداز میں دیکھنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالوت جن کا شہنشاہ تاج اس کے ہاتھ لگ گیا تھا اور عمرو عیار کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں تھا کہ وہ سامری طلسمات کے کس مرحلے میں ہے۔

''مجھے یہ تاج ابھی اپنے سر پر رکھ لینا چاہئے۔ اس تاج کو سر پر پہنتے ہی میں کالوت قبیلے کے جنات کا سردار بن جاؤں گا اور کالوت قبیلے کے تمام جنات میرے غلام بن جائیں گے اور پھر میں ان جنات کی مدد سے پوری دنیا پر حکومت کرسکوں گا اور خاص طور پر جنات کی فوج سے سردار امیر حمزہ اور اس کی ساری فوج کو تباہ و برباد کر دوں گا''۔ ـــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے شہنشاہ افراسیاب کے سامنے ایک سایہ سا نمودار ہوا۔ اس سائے کو دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب چونک پڑا۔ وہ اس سائے کو بخوبی پہچانتا تھا۔ یہ سامری جادوگر کا سایہ تھا۔

''شہنشاہ افراسیاب۔ میں سامری جادوگر ہوں''۔ ـــــ سائے نے چیختے ہوئے کہا تو شہنشاہ افراسیاب کی گردن اس کے سامنے خود بخود جھکتی چلی گئی۔

''میں نے آپ کو پہچان لیا ہے آقا''ـــــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم نے اپنے حصے کے تمام طلسمات سر کر لئے ہیں شہنشاہ افراسیاب اور کامیاب ہو کر میرے خزانے کے کنویں میں آ گئے ہو اور تم نے شہنشاہ تاج بھی حاصل کر لیا ہے جس کی مدد سے تم کالوت قبیلے کے طاقتور اور لاکھوں جنات کے سردار بن سکتے ہو۔ میرا تم سے مشورہ ہے کہ تم اس تاج کو ابھی اپنے سر پر نہ رکھو۔ تم ابھی میرے طلسمات میں ہو۔ تم یہاں سے غائب ہو کر واپس طلسم ہوشربا جاؤ اور وہاں جا کر اپنا دربار سجاؤ اور پھر تمام درباریوں کے سامنے اپنی ملکہ حیرت جادو کے ہاتھوں تاجپوشی کی رسم ادا کرو۔ ملکہ حیرت جادو جب تمہارے سر پر یہ تاج رکھے گی تو تمہاری شان میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ وہ تمہاری خیر خواہ ہے۔ اس لئے یہ کام تم اس کے ہاتھوں سے کراؤ تو تمہارے حق میں بہت اچھا ہو گا"۔ ـــــــ سامری روح نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا۔ ملکہ حیرت جادو واقعی میری خیر خواہ ہے۔ اس نے ہمیشہ میرا اچھا ہی چاہا ہے۔ میں آپ کے حکم پر ضرور عمل کروں گا آقا اور اب میں شہنشاہ تاج اپنی ملکہ حیرت جادو کے ہاتھوں سے ہی اپنے سر کی زینت بنواؤں گا۔ آپ کا بہت شکریہ آقا جو آپ نے مجھے اتنا اچھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مشورہ دیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔شہنشاہ افراسیاب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم جاؤ۔ اگر چاہو تو اپنے ساتھ یہ سارے خزانے لے جاؤ۔ تم عمرو عیار سے پہلے یہاں پہنچے ہو اس لئے ان سارے خزانوں پر تمہارا حق ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔سامری روح نے کہا۔

"نہیں آقا۔ مجھے ان خزانوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے بس یہ تاج چاہئے تھا۔ ایک بار یہ تاج میں اپنے سر پر پہن لوں پھر جنات کے سب سے بڑے کالوت قبیلے کا میں سردار بن جاؤں گا۔

جنات کو اپنا غلام بنا لینے کے بعد میں یہاں آ کر سارے خزانے لے جاؤں گا۔ عمرو عیار یہاں آ جائے تب بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا میں جاتے ہوئے اس کنویں کو ہمیشہ کے لئے بند کر جاؤں گا۔ عمرو عیار خزانوں کے اس کنویں میں پہنچ تو جائے گا لیکن وہ خزانے لے کر یہاں سے کبھی نہیں نکل سکے گا۔ وہ بھوک پیاس سے یہیں تڑپ تڑپ اور سسک سسک کر مر جائے گا۔ میں جانے سے پہلے یہاں بند جادو کر کے جاؤں گا جس کا توڑ عمرو عیار نہ کر سکے گا۔ اس کی موت خزانوں کے اس کنویں میں ہو گی۔ اب وہ یہاں سے کبھی باہر نہیں نکل سکے گا۔ کبھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سامری روح نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس کا سایہ وہاں سے غائب ہو گیا۔

"تم مجھ سے ہار چکے ہو عمرو عیار۔ تم سے پہلے میں خزانے کے کنویں میں پہنچا ہوں۔ میں نے شہنشاہ تاج بھی حاصل کر لیا ہے اور اب یہ سارے خزانے بھی میرے ہیں۔ اب تم یہاں آ بھی جاؤ تو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تم یہاں آ تو سکتے ہو لیکن تمہارے لئے یہاں سے واپس جانا ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے کہا اس نے ایک منتر پڑھا اور پھر زور سے پھونک دیا۔ اسی لمحے اس کے منہ سے دھواں نکلا اور ہر طرف پھیلتا چلا گیا۔ دھواں گہرا نہیں تھا۔ دھواں ہونے کے باوجود وہاں ہر چیز صاف دکھائی دے رہی تھی لیکن شہنشاہ افراسیاب جانتا تھا کہ یہ ہلکا دھواں عمرو عیار کے لئے ختم کرنا ناممکن ہو گا۔ جب تک وہ اس دھویں کو ختم نہ کر دے اس وقت تک وہ اس کنویں سے باہر نہ جا سکے گا اور یہاں پڑا رہ جائے گا۔

شہنشاہ افراسیاب نے نہ صرف شہنشاہ تاج حاصل کر کے کامیابی حاصل کر لی تھی بلکہ اس نے خزانے کے کنویں میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار کو ہمیشہ کے لئے قید کرنے کا بھی انتظام کر دیا تھا۔ اس لئے وہ خوش تھا۔ بے حد خوش۔ اس نے ایک اور منتر پڑھا اور پھر شہنشاہ تاج لے کر وہاں سے غائب ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"**اب** اس غلط چھٹے کمرے میں کیا ہے"۔ ——— عمرو عیار نے پراسرار چیختی ہوئی آواز کی بات سن کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کی دیواروں پر لگی ہوئیں مشعلیں روشن ہو گئیں اور عمرو عیار کے سامنے کمرہ واضح ہو گیا۔ عمرو عیار نے کمرے کے طلسم کے کھلنے کا انتظار کرنے لگا۔ اس کا یہ انتظار زیادہ طویل ثابت نہ ہوا۔

کمرے میں اچانک چار جگہ دھماکے ہوئے۔ چاروں جگہ سے دھواں اٹھا اور دھواں تیزی سے بلند ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس دھوئیں نے لمبے تڑنگے اور انتہائی طاقتور جنوں کا روپ دھار لیا۔ یہ جنات پہلوان جیسے تھے ان کے ہاتھوں میں بھاری گرز تھے اور ان پہلوان جنوں نے سرخ رنگ کے لنگوٹ کسے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے۔ جنات کے سر گنجے تھے اور ان کے چہروں پر سفاکی، بے رحمی اور درندگی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ عمرو عیار ان پہلوان نما جنوں کو دیکھ کر بوکھلا گیا۔

''ارے باپ رے۔ کیا اب مجھے ان پہلوان جنوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا''۔ ——— عمرو عیار نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ لگ تو ایسا ہی رہا ہے''۔ ——— محافظ بو نے نے کہا۔

''یہ تو بے پناہ طاقتور اور انتہائی بے رحم پہلوان ہیں۔ میں تو ان کا ایک ہاتھ بھی نہ سہہ سکوں گا۔ میری جگہ تم ان سے لڑ لو''۔ عمرو عیار نے کہا۔

''آپ ان کا ایک ہاتھ نہ سہہ سکیں گے اور میں تو ان کی ایک پھونک کی مار ہوں۔ آپ ہی لڑیں ان سے''۔ ——— محافظ بونے نے کہا۔ عمرو عیار نے پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے دیکھا۔

''کیا ڈھونڈ رہے ہیں آقا''۔ ——— محافظ بونے نے کہا۔

''بھاگنے کا راستہ''۔ ——— عمرو عیار نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''عمروعیار کو بتایا جاتا ہے۔ چھٹے طلسم میں ان پانچ پہلوان
جنوں کے ساتھ عمروعیار کو لڑنا ہوگا اور انہیں زیر کر کے ہلاک کرنا
ہے ورنہ یہ جنات عمروعیار کو ہلاک کر دیں گے''۔۔۔۔۔۔۔ وہی
چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

''دیکھا وہی بات ہوئی نا۔ اب میں ان ہٹے کٹے اور بے رحم
گوشت کے پہاڑوں سے کیسے لڑوں یہ تو منٹوں میں میری چٹنی
نا کر رکھ دیں گے''۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے منہ بنا کر کہا۔

''واقعی یہ جن تو بے حد طاقتور ہیں۔ آپ ان کا مقابلہ کیسے
کریں گے۔ یہ تو آپ کو لمحوں میں چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے
آقا''۔۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے بھی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ایسے ہی چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے۔ میں انہیں ایسا کرنے کا
موقع ہی نہیں دوں گا''۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب''۔۔۔۔۔۔۔ محافظ بونے نے حیرت سے کہا۔

''یہ مجھ سے لڑنے کی بجائے آپس میں لڑنے پر مجبور ہو
جائیں گے اور ایک دوسرے سے لڑ لڑ کر ایک دوسرے کا ہی
بھرکس نکال دے گے''۔۔۔۔۔۔۔ عمروعیار نے کہا اور اس نے
فوراً زنبیل سے ایک چھوٹی سی گیند نکالی۔ یہ سبز رنگ کی گیند تھی۔
ایسا لگ رہا تھا جیسے اس گیند میں سبز رنگ کا دھواں بھرا ہوا ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنات ابھی عمرو عیار سے کافی فاصلے پر تھے۔ عمرو عیار نے فوراً گیند ان کی طرف اچھال دی۔ گیند جنوں کے پیروں کے پاس جا کر پھٹی اور اس میں سے سبز دھواں سا نکل کر پھیل گیا۔ جنات اس سبز دھویں میں چھپ گئے۔ چند ہی لمحوں میں دھواں ختم ہوا تو جن حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"اب ان کا تماشا شروع ہو جائے گا"۔ ـــــــ عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جنوں نے زور زور سے چیخیں ماریں اور کاندھوں سے گرز اتار کر ایک دوسرے پر پل پڑے۔ سبز دھویں نے ان کے دماغ پلٹ دیئے تھے اور وہ عمرو عیار پر حملہ کرنے کی بجائے ایک دوسرے کو اپنا دشمن سمجھ کر لڑنا شروع ہو گئے تھے۔ ان کے پاس گرز تھے۔ ان کے گرز ایک دوسرے کے گرزوں سے ٹکرا رہے تھے۔ ایک دوسرے کو گرز مارتے ہوئے ان کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک دوسرے پر یوں حملے کرنا شروع ہو گئے جیسے ایک دوسرے کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہی دم لیں گے۔ گرز مار مار کر انہوں نے ایک دوسرے کو لہولہان کر کے رکھ دیا تھا۔ ان کی لڑائی میں شدت آتی جا رہی تھی وہ پاگلوں کے سے انداز میں لڑ رہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے۔ پھر ان میں سے ایک جن گر گیا۔ جیسے ہی وہ جن گرا باقی تین جن گرزوں سے اس پر پل پڑے اور انہوں نے گرنے والے جن کو گرز مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیا۔ اس جن کو ہلاک کرتے ہی وہ تینوں پھر ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ دوسرا جن گرا تو دو جنوں نے اسے گرز مار کر ہلاک کر دیا۔ عمرو عیار نے کچھ سوچ کر زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر کاندھوں پر اوڑھی اور غائب ہو گیا اور پھر اس نے زنبیل سے تلوار حیدری نکال کر ہاتھ میں لی اور تیسرے جن کے گرنے کا انتظار کرنے لگا۔

جلد ہی تیسرا جن بدحال ہو کر گرا تو چوتھے جن نے گرز مار کر اس کے سر کے پرخچے اُڑا دیئے۔ اب وہاں ایک ہی جن تھا جو بری طرح سے زخمی تھا۔ وہ چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''کہاں ہے عمرو عیار۔ میں اس کا بھی ان تینوں جنوں کی طرح بھرکس نکال کر رکھ دوں گا''۔ ـــــــ اس جن نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا لیکن عمرو عیار تو سلیمانی چادر اوڑھ کر غائب ہو چکا تھا وہ بھلا اسے کیسے دکھائی دیتا۔ اس پر سے شاید سبز دھویں کا اثر ختم ہو گیا تھا اس لئے اب وہ عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے اسے ڈھونڈ رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمروعیار غیبی حالت میں اس کے قریب گیا اور پھر اس نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس جن کی گردن اُڑا دی۔ جن کی گردن کٹ کر گری اور اس کا دھڑ خون کے فوارے اُڑاتا ہوا نیچے گرا اور کچھ دیر تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا۔ اس جن کے ہلاک ہوتے ہی وہاں یکلخت تاریکی چھا گئی۔

''عمروعیار نے عیاری سے کام لے کر چاروں پہلوان جنات کو ہلاک کر کے چھٹا طلسم بھی ختم کر دیا ہے۔ اب عمروعیار کو ساتویں اور آخری خالی کمرے میں بھیجا جاتا ہے۔ اس کمرے میں جا کر عمروعیار کو پھر سے یہی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کمرے میں موجود چار دروازوں میں سے کون سا دروازہ کھولنا ہے''۔ چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی تو عمروعیار نے سکون کا سانس لیا۔ اسی لمحے روشنی ہوئی اور کمرے کی ایک دیوار میں کھلا ہوا دروازہ نمودار ہو گیا۔ عمروعیار اطمینان بھرے انداز میں اس دروازے سے گزر کر ساتویں کمرے میں پہنچ گیا جہاں چار دروازے تھے۔ ان چار دروازوں کو دیکھ کر عمروعیار کچھ دیر سوچتا رہا پھر وہ مغربی دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھینچا تو دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی اسے اندر دھکیل دیا گیا اور اس کے کمرے میں پہنچتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ کمرے کی دیواریں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپاٹ تھیں۔ ان میں کوئی دروازہ نہیں تھا۔ دیواروں پر مشعلیں جل رہی تھیں۔

''عمرو عیار کو آخری طلسم کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کمرے کی دو دیواریں چلیں گی۔ یہ دونوں دیواریں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ایک دوسرے کے قریب آئیں گی اور پھر آپس میں مل جائیں گی۔ جس میں پھنس کر عمرو عیار کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن سکتا ہے۔ کمرے سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے اس کے باوجود عمرو عیار کو جلد سے جلد اس کمرے سے نکلنا ہے۔ اگر عمرو عیار اس کمرے سے نکل گیا تو سامری جادوگر کے خزانہ کنویں میں پہنچ جائے گا ورنہ اس کی موت ہو جائے گی''۔ وہی چیختی ہوئی پراسرار آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی تو عمرو عیار بوکھلا گیا۔ اس لمحے عمرو عیار کو گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور اس نے مشرقی اور مغربی دیواروں کو حرکت کرتے دیکھا۔ دونوں دیواریں آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع ہو گئیں تھیں۔

''ارے باپ رے۔ یہ دیواریں تو چلنا شروع ہو گئی ہیں۔ یہاں سے نکلنے کا تو کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر یہ دیواریں آپس میں مل گئیں تو میرا تو کچومر ہی نکل جائے گا''۔ ــــــ عمرو عیار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بے چین نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا لیکن اسے وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ یہ طلسم شہنشاہ افراسیاب کے آخری طلسم جیسا ہی تھا جس کا فرش وہ دھماکے سے توڑ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔ دیواریں آہستہ آہستہ سرکتی ہوئیں اس کے قریب آتی جا رہی تھیں اور عمرو عیار کا خوف بڑھتا جا رہا تھا۔

''آقا۔ آپ کے پاس دو نگوں والی انگوٹھی ہے۔ اسے نکال کر اپنی انگلی میں پہن لیں''۔۔۔۔۔۔ محافظ بو نے کہا۔

''دو نگوں والی انگوٹھی۔ اس سے کیا ہو گا''۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے کہا۔

''اس انگوٹھی کی مدد سے آپ ایک لمحے میں غائب ہو کر دوسری جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ یہ آخری مرحلہ ہے۔ اس کمرے سے بچنے کا یہی طریقہ ہے کہ آپ دو نگینوں والی انگوٹھی پہنیں اور اسے حکم دیں کہ وہ آپ کو موت کے اس کمرے سے نکال کر سامری جادوگر کے خزانے والے کنویں میں پہنچا دے۔ اگر اس انگوٹھی نے کام کیا تو آپ اس طلسم سے بچ جائیں گے''۔ محافظ بو نے کہا تو عمرو عیار نے فوراً زنبیل سے دو رنگوں والی انگوٹھی نکالی اور اسے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن لی۔ اس وقت تک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیواریں کافی قریب آ گئی تھیں۔

"دو نگینوں والی انگوٹھی۔ مجھے یہاں سے غائب کرو اور سامری جادوگر کے خزانے والے کنویں میں پہنچا دو۔ فوراً"۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا تو اچانک اسے جھٹکا لگا۔ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے سے دھند چھٹی تو وہ خود کو بدلی ہوئی جگہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کے سامنے خزانوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ اتنے بڑے خزانے دیکھ کر عمرو عیار کی آنکھیں پھٹ پڑیں اور وہ ہونقوں کی طرح ان خزانوں کو دیکھنے لگا۔

"اوہ اوہ۔ میں خزانے والے کنویں میں پہنچ گیا۔ میں خزانے والے کنویں میں پہنچ گیا۔ میں نے سامری جادوگر کے طلسمات کو مکمل طور پر فنا کر دیا ہے۔ میں پہنچ گیا۔ میں خزانے کے کنویں میں پہنچ گیا"۔ ـــــــ خزانے دیکھ کر عمرو عیار نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے مسرت بھرے انداز میں اچھل اچھل کر احمقوں کی طرح ناچنا شروع کر دیا۔ وہ خوش تھا کہ محافظ بونے کے کہنے پر اس نے دو نگوں والی انگوٹھی پہنی تھی اور اس کی مدد سے موت کے کمرے سے نکل کر سامری جادوگر کے خزانوں والے کنویں میں پہنچ گیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یہ سارے خزانے میرے ہیں۔ سب کچھ میرا ہے۔ سامری جادوگر کے خفیہ خزانوں تک سب سے پہلے میں پہنچا ہوں اس لئے ان خزانوں پر میرا حق ہے صرف میرا۔ اب شہنشاہ افراسیاب یہاں آ جائے تو میں اسے یہاں سے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ لینے دوں گا"۔ ــــــ عمرو عیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ پاگلوں کی طرح خزانوں کے ڈھیروں کو دیکھنے اور انہیں چھونے لگا۔

"آقا"۔ ــــــ اچانک محافظ بونے نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے اس وقت تمہاری آواز سنائی نہیں دے رہی ہے محافظ بونے۔ ان خزانوں کے ڈھیر نے میری آنکھوں کے ساتھ کانوں کی بینائی بھی ختم کر دی ہے"۔ ــــــ عمرو عیار نے کہا۔

"بینائی آنکھوں کی ہوتی ہے اور کانوں سے سنا جاتا ہے آقا۔ اسے قوت سماعت کہا جاتا ہے"۔ ــــــ محافظ بونے نے منہ بنا کر کہا۔

"جو بھی کہا جاتا ہے مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا۔ مجھے صرف یہاں خزانے دکھائی دے رہے ہیں۔ صرف خزانے۔ اور یہ سب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میرے ہیں'' ۔۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے خزانوں کی ایک ایک چیز اٹھا اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالنا شروع کر دی۔ وہ جیسے ہی خزانے کی کوئی چیز اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالتا اور ساتھ ہی زنبیل کو حکم دیتا کہ یہ خزانہ اس کی زنبیل میں آ جائے تو اسی لمحے خزانے کا ڈھیر غائب ہو جاتا اور عمرو عیار کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوتی اور پھر ہلکی ہو جاتی۔ عمرو عیار نے اس وقت تک اپنے ہاتھ نہ روکے جب تک اس نے سارے خزانے اپنی زنبیل میں نہ منتقل کر لئے۔ وہ بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔ سامری جادوگر کے اتنے بڑے خزانے حاصل کر کے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھیں یوں چمک رہی تھیں جیسے ان میں ایک ساتھ سینکڑوں دیئے جل اٹھے ہوں۔

''ہاں۔ تم مجھ سے کچھ کہہ رہے تھے محافظ بونے۔ اب بولو کیا کہہ رہے تھے تم''۔ ۔۔۔۔۔۔۔ عمرو عیار نے مسرت بھرے لہجے میں محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شہنشاہ افراسیاب یہاں ہم سے پہلے آ کر جا چکا ہے آقا'' محافظ بونے نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا تو عمرو عیار چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ شہنشاہ افراسیاب مجھ سے پہلے یہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آ چکا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اگر وہ یہاں آیا تھا تو پھر اس نے یہ سارے خزانے یہاں کیوں چھوڑ دیئے۔ وہ خزانے لے کر کیوں نہیں گیا"۔ ——— عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ یہاں خزانے لینے نہیں بلکہ کالوت جن کا شہنشاہ تاج لینے کے لئے آیا تھا آقا اور وہ کالوت جن کا شہنشاہ تاج لے کر یہاں سے جا چکا ہے"۔ ——— محافظ بونے نے کہا تو عمرو بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ خوف کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے۔

"کک۔ کک۔ کیا۔ تم سچ کہہ رہے ہو کہ وہ یہاں سے کالوت جن کا شہنشاہ تاج لے جا چکا ہے"۔ ——— عمرو عیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ شہنشاہ افراسیاب یہاں سے صرف کالوت جن کا شہنشاہ تاج لے کر ہی نہیں گیا بلکہ اس نے جاتے جاتے یہاں ایک ایسا جادو کر دیا ہے کہ آپ ہمیشہ کے لئے اس کنویں میں قید ہو کر رہ جائیں۔ خزانے تو آپ نے حاصل کر کے اپنی زنبیل میں ڈال لئے ہیں لیکن شہنشاہ افراسیاب نے جاتے جاتے یہاں ایک جادو چلا دیا ہے اس جادو کی وجہ سے اب آپ یہاں سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کبھی نہیں نکل سکیں گے اور ہمیشہ کے لئے یہیں قید رہ جائیں گے"۔ ــــــ محافظ بو نے کہا تو عمروعیار کے چہرے پر خوف لہرانے لگا۔

"کک کک۔ کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ شہنشاہ افراسیاب مجھ سے پہلے یہاں کیسے پہنچ گیا۔اور اور"۔ ــــــ عمروعیار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے یہاں سے گئے کافی دیر ہو چکی ہے آقا۔ میں اسے طلسم ہوشربا کے دربار میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ بڑی شان سے اپنے تخت پر بیٹھا ہے۔ اس کے سامنے درباری موجود ہیں۔ مجھے اس کے قریب ملکہ حیرت جادو دکھائی دے رہی ہے۔ ملکہ حیرت جادو کے ہاتھوں میں کالوت جن کا شہنشاہ تاج دکھائی دے رہا ہے جسے وہ ان درباریوں کے سامنے شہنشاہ افراسیاب کے سر پر رکھنے والی ہے۔ اس تاج کے پہنتے ہی شہنشاہ افراسیاب کالوت جنات کے قبیلے کا سردار بن جائے گا اور اس کی طاقتیں ہزاروں بلکہ لاکھوں گنا بڑھ جائیں گی"۔ ــــــ محافظ بو نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو عمروعیار کے چہرے پر بھی خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ۔اگر اس نے تاج پہن لیا تو وہ پہلے سے زیادہ طاقتور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور شیطان صفت بن جائے گا۔ وہ جنات کی فوج کی مدد سے سردار امیر حمزہ کی فوج پر حملہ کرائے گا اور جنات سردار امیر حمزہ کی فوج کو واقعی کچل کر رکھ دیں گے۔ اسے روکو۔ اسے روکو محافظ بونے۔ ملکہ حیرت جادو کو روکو کہ وہ شہنشاہ افراسیاب کے سر پر تاج نہ رکھے۔ روکو اسے"۔ ____ عمرو عیار نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں اسے کیسے روک سکتا ہوں آقا۔ یہ کام آپ کو ہی کرنا ہے لیکن کیسے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے"۔ ____ محافظ بونے نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تمہاری سمجھ میں تو تب آئے گا نا جب تمہارے سر میں عقل نام کی کوئی چیز ہو گی۔ میں عمرو عیار ہوں۔ برق رواں، شعلہ تپاں اور موت جادوگراں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ ملکہ حیرت جادو، شہنشاہ تاج کیسے شہنشاہ افراسیاب کے سر پر رکھتی ہے"۔ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا آقا۔ آپ کو طلسم ہوشربا اور شہنشاہ افراسیاب کے دربار تک پہنچنے میں بہت وقت لگ جائے گا اور میں ملکہ حیرت جادو کو تاج لے کر شہنشاہ افراسیاب کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ بس چند لمحوں کی بات ہے وہ تاج شہنشاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افراسیاب کے سر پر رکھ دے گی اور پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا"۔_____ محافظ بونے نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو عیار بے چین ہو کر رہ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی جیسے اسے کوئی انوکھی ترکیب سمجھ آ گئی ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب کا دربار کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہاں جشن کا سا سماں تھا۔ اس کے سامنے دربار میں درباری جادوگر اپنی مخصوص نشستوں پر بیٹھے تھے۔ وہ سب کے سب بے حد مسرور دکھائی دے رہے تھے۔ شہنشاہ افراسیاب نے انہیں کالوت قبیلے کے جنات کے تاج کے بارے میں بتا دیا تھا۔ اس نے درباریوں کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ اس نے سامری جادوگر کے خزانے کے کنویں میں ایک ایسا جادو کر دیا ہے کہ اگر عمرو عیار وہاں پہنچ کر وہاں سے سارے خزانے بھی حاصل کر لے تو بھی وہ اس کنویں سے باہر نہیں آ سکتا۔ اس نے جادو کی مدد سے اس کنویں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا تھا اور عمرو عیار کو وہیں بھوکا پیاسا مرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہنشاہ افراسیاب نے اعلان کرایا تھا کہ وہ سب کے سامنے شہنشاہ تاج اپنی ملکہ حیرت جادو کے ہاتھوں اپنے سر پر رکھوائے گا۔ ملکہ حیرت جادو اس کے سامنے تھی اور اس کے ہاتھوں میں وہی تین ہیروں والا تاج دکھائی دے رہا تھا جو شہنشاہ افراسیاب نے سامری جادوگر کے خزانے والے کنویں سے حاصل کیا تھا۔

جب شہنشاہ افراسیاب، سامری طلسمات سے شہنشاہ تاج لے کر لوٹا تھا تو ملکہ حیرت جادو اس کے پاس تاج دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھی اور اس نے شہنشاہ افراسیاب کو بتایا کہ اس کے جانے کے بعد پاتال سے بگاؤلی چڑیل آئی تھی اس نے بتایا تھا کہ عمروعیار کو پاتال کی تاریک دنیا کی کالی ملکہ نے غائب کیا تھا وہ بھی عمروعیار کے ذریعے یہ تاج حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اب تاج چونکہ ان کے پاس تھا اس لئے ملکہ حیرت جادو نے دربار میں تاج پوشی کی رسم ادا کرنے سے پہلے شہنشاہ افراسیاب کے تخت کے ارد گرد ایک جادوئی حصار بنا دیا تھا تاکہ کالی ملکہ اور اس کی شیطانی ذریتیں، شہنشاہ افراسیاب کی تاج پوشی کی رسم میں کوئی رخنہ اندازی نہ کرسکیں۔

"آئیں ملکہ اور اپنے ہاتھوں سے اس تاج کو میرے سر پر رکھیں اور مجھے طلسم ہوشربا کے شہنشاہ کے ساتھ ساتھ جنات کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سب سے بڑے قبیلے کالوت قبیلے کے جنات کا سردار بننے کا اعزاز دیں۔ اس قبیلے کا سردار بنا کر آپ بھی ان جنات کی ملکہ بن جائیں گی اور کالوت قبیلے کے تمام جنات ہمارے غلام بن جائیں گے جس سے ہماری طاقتوں میں ہزاروں لاکھوں گنا اضافہ ہو جائے گا۔ ہم ان جنات کو اپنا غلام بنا کر اپنی طاقتیں بڑھائیں گے اور ان جنات کی مدد سے پوری دنیا کی فوج کا آسانی سے مقابلہ کریں گے اور انہیں شکست دے کر دنیا کے تمام ممالک پر قبضہ کریں گے۔ ہم ان جنات کو اپنا غلام بنا کر سب سے پہلے سردار امیر حمزہ کی فوج کو تہس نہس کریں گے اور طلسم ہوشربا کی ان کے خلاف پہلی اور بڑی فتح حاصل کریں گے بہت بڑی فتح۔ آئیں آگے آئیں اور اپنے کومل ہاتھوں سے یہ تاج ہمارے سر کی زینت بنا دیں"۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں آقا"۔ ـــــــ ملکہ حیرت جادو نے کہا اور پھر وہ تاج لئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی شہنشاہ افراسیاب کی جانب بڑھنے لگی اور پھر اس کے سامنے آ کر رک گئی۔ اسی لمحے چبوترے پر کالی ملکہ اور اس کے ساتھ بے شمار سیاہ شیطانی ذریتیں چڑیلوں کے روپ میں نمودار ہوئیں تو وہ سب چونک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑے۔

''یہ تاج میرے حوالے کر دو ملکہ حیرت جادو۔ یہ تاج ہمارے سر پر سجے گا۔ صرف ہمارے سر پر''۔ ـــــــ کالی ملکہ نے چیختے ہوئے کہا۔ اسے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کے چہرے غصے سے بگڑ گئے۔

''یہاں سے دفعان ہو جاؤ کالی ملکہ۔ یہ تاج ہم نے حاصل کیا ہے۔ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہمیں غصہ نہ دلاؤ اور واپس اپنی کالی دنیا میں لوٹ جاؤ۔ ورنہ''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے گرجتے ہوئے کہا۔

''ورنہ کیا شہنشاہ افراسیاب''۔ ـــــــ کالی ملکہ نے غرا کر کہا۔

''ورنہ ہماری تم سے ٹھن جائے گی اور تم یہاں سے زندہ واپس نہ جا سکو گی''۔ ـــــــ شہنشاہ افراسیاب نے اسی طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم طلسم ہوشربا کے شہنشاہ ہو تو میں بھی پاتال کی کالی دنیا کی ملکہ ہوں۔ کالی ملکہ۔ سنا تم نے۔ میری طاقتیں تم سے کم نہیں ہیں۔ اپنی ملکہ حیرت جادو سے کہو کہ یہ تاج مجھے دے دے ورنہ میں یہاں ہر طرف تباہی پھیلا دوں گی۔ تم دونوں کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی زندہ نہیں چھوڑوں گی"۔ ——— کالی ملکہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ تاج تمہیں کسی بھی صورت نہیں مل سکتا۔ اگر تم میں ہمت ہے تو آؤ اور مجھ سے یہ تاج حاصل کرلو"۔ ——— ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ملکہ حیرت جادو"۔ ——— شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو کی بات سن کر چونک کر کہا۔

"آپ فکر نہ کریں آقا۔ یہ ہم تک نہیں پہنچ سکتی"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"جاؤ۔ اس ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب کو ختم کر دو اور ملکہ حیرت جادو سے تاج چھین کر مجھے لا کر دو"۔ کالی ملکہ نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ آئی ہوئی چڑیلیں چیختی چلاتی اور لمبے لمبے ناخنوں والے ہاتھ لہراتی شہنشاہ افراسیاب کے تخت کی طرف بڑھی لیکن جیسے ہی وہ آگے بڑھیں اور ان کے پاؤں ملکہ حیرت جادو کے وہاں بنائے ہوئے حصار میں پڑے۔ اچانک انہیں آگ لگ گئی اور وہ جلنا شروع ہوگئیں۔ چڑیلوں کو اس طرح آگ میں جلتے دیکھ کر کالی ملکہ بری طرح سے اچھل پڑی۔ چڑیلیں چند ہی لمحوں میں جل کر بھسم ہوگئیں تو دوسری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چڑیلیں آگے بڑھیں لیکن حصار میں داخل ہوتے ہی انہیں بھی آگ لگ گئی اور وہ بھی دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ بن گئی۔

''تو تم نے ہمیں روکنے کے لئے یہاں یہ حصار باندھ رکھا ہے''۔ ـــــــ کالی ملکہ غرائی۔

''ہاں۔ میں نے یہاں کالے دیوتا کے کالے معبد کی راکھ کا حصار بنایا ہوا ہے جسے تم یا تمہاری کوئی بھی شیطانی ذریت پار نہیں کر سکتی۔ اگر تم نے بھی اس حصار میں داخل ہونے کی کوشش کی تو تم بھی ان چڑیلوں کی طرح ایک لمحہ میں جل کر بھسم ہو جاؤ گی۔ اگر تمہیں اپنی جان پیاری ہے تو چلی جاؤ یہاں سے''۔ ملکہ حیرت جادو نے غراتے ہوئے کہا تو کالی ملکہ اسے غصیلی نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی۔

''کالے دیوتا کے کالے معبد کی راکھ کی وجہ سے واقعی میں یہ حصار پار نہیں کر سکتی۔ ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں لیکن یاد رکھنا۔ میں بہت جلد لوٹ کر آؤں گی اور شہنشاہ افراسیاب کا سر کاٹ کر تاج سمیت لے جاؤں گی۔ یہ تاج میں پہنوں گی صرف میں''۔ ـــــــ کالی ملکہ نے غرا کر کہا اور پھر وہ یکلخت اپنے ساتھ بچی ہوئی چڑیلوں کو لے کر غائب ہو گئی۔

''اچھا کیا ملکہ حیرت جادو جو آپ نے یہاں کالے دیوتا کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کالے معبد کی راکھ کا حصار بنا کر کالی ملکہ کا راستہ روک دیا ورنہ وہ ہم پر حاوی ہو جاتی اور ہمیں ہلاک کر کے ہم سے تاج چھین کر لے جاتی۔ اب آئیں اور آ کر یہ شہنشاہ تاج ہمارے سر پر رکھ دیں''۔۔۔۔۔۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا تو ملکہ حیرت جادو تاج لئے مسکراتی ہوئی شہنشاہ افراسیاب کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ اسے قریب آتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب نے اپنا سر جھکا لیا تاکہ ملکہ حیرت جادو اس کے سر پر آسانی سے شہنشاہ تاج رکھ سکے۔ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کے سر کی طرف تاج بڑھایا۔ اسی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے ایک لمحے کے لئے دھند سی چھائی۔ اس نے سر جھٹکا اور تاج شہنشاہ افراسیاب کے سر پر رکھ دیا۔

تاج رکھتے ہی اسے زور دار دھکا سا لگا اور وہ بے اختیار پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اس نے بوکھلا کر شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں شہنشاہ افراسیاب پر پڑیں اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ صرف ملکہ حیرت جادو ہی نہیں بلکہ دربار میں موجود تمام جادوگر بھی شہنشاہ افراسیاب کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے اپنی جگہوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے اور شہنشاہ افراسیاب کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کک کک۔ کیا مطلب۔ تت۔ تت تم یہاں کیسے آ گئے اور شہنشاہ افراسیاب۔ میرے شہنشاہ افراسیاب کہاں ہیں"۔ ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں شہنشاہ افراسیاب کی جگہ عمرو عیار بیٹھا مسکرا رہا تھا اور شہنشاہ تاج اس کے سر پر جگمگا رہا تھا۔ یہ سب چند لمحوں میں ہو گیا تھا کہ تخت سے اچانک شہنشاہ افراسیاب غائب ہوا تھا اور اس کی جگہ تخت پر عمرو عیار شہنشاہ افراسیاب کے روپ میں نمودار ہوا اور ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب سمجھتے ہوئے تاج عمرو عیار کے سر پر رکھ دیا تھا۔ جونہی ملکہ حیرت جادو نے تاج عمرو عیار کے سر پر رکھا عمرو عیار اسی لمحے اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔

"تمہارا شہنشاہ افراسیاب سامری جادوگر کے خزانے والے کنویں میں پہنچ گیا ہے ملکہ حیرت جادو۔ وہاں خزانہ تو نہیں ہے لیکن وہاں شہنشاہ افراسیاب کے لئے تنہائی اور اکیلا پن ضرور ہے۔ اب وہ وہاں رہے گا۔ اس نے اس کنویں میں جادو کیا تھا کہ میں اس کنویں سے کبھی نہ نکل سکوں اور وہ یہاں اطمینان سے تمہارے ہاتھوں اپنے سر پر شہنشاہ تاج رکھوا سکے۔ لیکن میں بھی عمرو عیار ہوں۔ خواجہ عمرو عیار۔ برق رواں، شعلہ تپاں اور موت جادوگراں۔ شہنشاہ افراسیاب اور تم لاکھ طاقتور جادوگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جادوگرنی سہی لیکن میرے پاس بھی کراماتی چیزوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ میں فوراً وہاں سے غائب ہوا اور شہنشاہ افراسیاب کے روپ میں یہاں پہنچ گیا اور میری جگہ شہنشاہ افراسیاب یہاں سے غائب ہوا اور اس کنویں میں پہنچ گیا۔ یہ سب چند لمحوں میں ہوا اور شہنشاہ تاج جو تم شہنشاہ افراسیاب کے سر پر رکھنے جا رہی تھی وہ تم نے اپنے نرم اور کومل ہاتھوں سے میرے سر پر رکھ دیا۔ اب کالوت قبیلے کے جنات کا سردار شہنشاہ افراسیاب نہیں میں ہوں"۔ ——— عمرو عیار نے کہا تو ملکہ حیرت جادو اس کی بات سن کر یوں ساکت ہوگئی جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے پتھر کی مورتی بنا دیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں دھند اور پھر تاج رکھنے پر جھٹکا اس کی جناتی طاقتوں کی وجہ سے لگا تھا کہ وہ غلط کر رہی ہے۔ لیکن اس نے دھند چھانے پر کوئی توجہ نہ دی اور اب پچھتا رہی تھی۔

"نن نن۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم تم یہ تاج نہیں پہن سکتے۔ محافظو۔ پکڑو اس بدبخت کو اس کے ٹکڑے اُڑا دو۔ اس سے یہ تاج چھین لو۔ پکڑو"۔ ——— چند لمحے ساکت رہنے کے بعد ملکہ حیرت جادو نے لرزتی اور چیختی ہوئی آواز میں کہا تو چبوترے کے پاس موجود نیزہ بردار محافظ تیزی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے عمرو عیار کی جانب لپکے۔

"جب میں اپنی کراماتی چیز سے غائب ہو کر چند لمحوں میں سامری جادوگر کے خزانے والے بند کنویں سے نکل کر یہاں آ سکتا ہوں تو یہاں سے واپس جانے میں بھلا مجھے کتنی دیر لگے گی۔ اب تم اپنا سر پیٹتی رہو اور جا کر سامری جادوگر کے طلسماتی کنویں سے شہنشاہ افراسیاب کو بچا کر لے آؤ۔ دیکھو میں چلا"۔ عمرو عیار نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ یکلخت وہاں سے غائب ہو گیا۔ اسے غائب ہوتا دیکھ کر ملکہ حیرت جادو ٹھٹھک گئی۔ وہ چند لمحے خالی تخت کو دیکھتی رہی پھر وہ لہرائی اور بے ہوش ہو کر گرتی چلی گئی۔ اس قدر اچانک اور پے در پے حیرت انگیز واقعات نے اس کا دماغ ماؤف کر کے رکھ دیا تھا جس کے نتیجے میں وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

عمرو عیار نے دو نگوں والی انگوٹھی کی مدد لی تھی۔ اس انگوٹھی کی مدد سے وہ سامری جادوگر کے خزانے والے کنویں سے غائب ہوا تھا۔ اور اس نے انگوٹھی کو حکم دیا تھا کہ وہ اسے فوراً شہنشاہ افراسیاب کے روپ میں اس کے تخت پر پہنچا دے اور شہنشاہ افراسیاب کو وہاں سے اٹھا کر اس کنویں میں پہنچا دے۔ اس کے یہ کہنے کی دیر تھی کہ وہ غائب ہو کر شہنشاہ افراسیاب کے تخت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر پہنچ گیا اور شہنشاہ افراسیاب تخت سے غائب ہو کر کنویں میں پہنچ گیا اور ملکہ حیرت جادو نے عمروعیار کو شہنشاہ افراسیاب سمجھتے ہوئے تاج اس کے سر پر رکھ دیا۔

چونکہ تاج عمروعیار کے سر پر آ چکا تھا اس لئے وہ کالوت قبیلے کے جنات کا سردار بن گیا تھا۔ اب وہ غائب ہو کر کالوت قبیلے میں پہنچا تھا۔ وہ کالوت جن کے دربار میں ظاہر ہوا جہاں کالوت جن سر جھکائے اداس بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں سینکڑوں کی تعداد میں جنات تھے۔

ایک آدم زاد کو اچانک وہاں نمودار ہوتے دیکھ کر وہ سب اچھل پڑے لیکن پھر جیسے ہی ان کی نظریں عمروعیار کے سر پر موجود شہنشاہ تاج پر پڑیں وہ سب کے سب بے اختیار اس کے سامنے جھکتے چلے گئے۔ کالوت جن بھی تخت سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمروعیار کے سر پر تاج دیکھ کر اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی تھی۔ عمروعیار بڑے اکڑے ہوئے انداز میں چلتا ہوا کالوت جن کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اسے قریب آتے دیکھ کر کالوت جن تخت سے ہٹ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک طرف ہو گیا۔

"شہنشاہ تاج آپ کے سر پر ہے اس لئے آج سے آپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہمارے سردار ہیں۔ آپ کا ہر حکم ہمارے لئے مقدم ہو گا سردار“۔۔۔۔۔۔ کالوت جن نے کہا۔

”ارے ارے۔ مجھے سردار وردار بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ یہ تاج سامری جادوگر کے طلسمات میں گرا تھا۔ جسے شہنشاہ افراسیاب حاصل کر کے تمہیں اور تمہارے قبیلے کو اپنا غلام بنانا چاہتا تھا۔ اس نے تاج حاصل کر لیا تھا اور اپنی بیوی کے ہاتھوں اپنے سر پر رکھوانے ہی والا تھا کہ میں فوراً وہاں پہنچ گیا اور اس کی جگہ لے لی اور ملکہ حیرت جادو نے تاج شہنشاہ افراسیاب کی جگہ میرے سر پر رکھ دیا۔ اب میں یہ تاج پہن کر یہاں تم پر اپنی مرضی چلانے اور حکمرانی کرنے نہیں آیا ہوں۔ تم کالوت جن ہو۔ اس قبیلے کے سردار۔ اس لئے تم ہی اس قبیلے کے سردار رہو گے۔ یہ لو اپنا تاج۔ یہ تاج تمہیں مبارک ہو“۔۔۔۔ عمرو عیار نے تاج اتار کر کالوت جن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو کالوت جن ہی نہیں وہاں موجود تمام جنات آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمرو عیار کی جانب دیکھنے لگے جو ان کے قبیلے کا سردار بن چکا تھا لیکن وہ اپنی مرضی سے تاج اتار کر واپس کالوت جن کو دے رہا تھا۔ اور پھر عمرو عیار نے آگے بڑھ کر تاج کالوت جن کے سر پر رکھ دیا تو کالوت جن واقعی ہکا بکا رہ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تت۔ تت۔ تم دنیا کے عظیم آدم زاد ہو۔ اس تاج کو پہن کر تم ہم سب کو اپنا غلام بنا سکتے تھے۔ ہم پر حکمرانی کر سکتے تھے اور ہمارے ذریعے پوری دنیا پر قبضہ کر کے شہنشاہ بن سکتے تھے لیکن تم نے یہ تاج مجھے واپس لوٹا کر اپنی عظمت کا ثبوت دیا ہے۔ تم بے حد نیک اور انتہائی قابل احترام آدم زاد ہو"۔ کالوت جن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہاں موجود جن بھی عمرو عیار کی تعریف کرنے لگے اور کالوت جن کو پھر سے کالوت قبیلے کا سردار بننے پر مبارک باد دینے لگے۔

کالوت جن نے آگے بڑھ کر عمرو عیار کو گلے سے لگا لیا اور اس کا شکریہ ادا کرنے لگا۔ اس نے عمرو عیار کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور پھر وہ اس کی ذہانت اس کی عقلمندی اور دریا دلی کی تعریف کرنے لگا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں اور میرا قبیلہ تمہارے اس احسان کا بدلہ کیسے اتاریں عمرو عیار۔ تم نے یہ تاج مجھے لوٹا کر نہ صرف مجھے بلکہ میرے سارے قبیلے کے جنات کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ بولو میں تمہارے اس احسان کے بدلے میں تمہیں کیا انعام دوں"۔ ——— کالوت جن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

" کالوت سردار۔ میں تو غریب آدمی ہوں اپنی دنیا میں مجھے دولت کی ضرورت ہوتی ہے اور میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔ اگر تمہارے پاس سونے چاندی اور ہیرے جواہرات ہیں تو وہ مجھے دے دو۔ میں انہیں بیچ کر ایک چھوٹا سا گھر بنا لوں گا اور اپنی چار بیویوں اور تیس بچوں کا پیٹ پال سکوں گا"۔ ــــــ عمرو عیار نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

"کیا۔ تمہاری چار بیویاں اور تیس بچے ہیں"۔ ــــــ کالوت جن نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ غربت کا یہ عالم تھا کہ مجھے شادیاں کرنے اور بچے پیدا کرنے کے اور کوئی کام ہی نہ تھا۔ اب میں اتنے بچوں کا ابا جان بن گیا ہوں لیکن مجھے ان کا پیٹ پالنا مشکل ہو رہا ہے"۔ عمرو عیار نے رونی سی صورت بنا کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے عمرو عیار۔ تم خزانوں کی فکر نہ کرو۔ ہمارے پاس سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کے بڑے بڑے خزانے موجود ہیں۔ وہ سب تم لے لو۔ تم نے ہم پر جو احسان کیا ہے اس کے بدلے میں یہ خزانے کچھ بھی نہیں ہیں۔ نائب سردار"۔ ــــــ کالوت جن نے پہلے عمرو عیار سے کہا اور پھر قریب کھڑے اپنے نائب سردار سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مخاطب ہو کر کہا۔

''حکم آقا''۔ ـــــــ نائب سردار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''عمرو عیار کو نہایت ادب اور احترام سے شاہی خزانے کے تہہ خانے میں لے جاؤ۔ یہ وہاں سے جتنا خزانہ حاصل کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ چاہے یہ سارا خزانہ لے جائے کوئی پرواہ نہیں۔ جاؤ عمرو عیار ہمارے نائب سردار کے ساتھ جاؤ اور جتنا چاہے خزانہ لے لو''۔ ـــــــ کالوت جن نے کہا تو اس کی بات سن کر عمرو عیار کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ وہ نائب سردار کے ساتھ محل کے تہہ خانے میں آ گیا۔ تہہ خانہ سونے چاندی اور قیمتی موتیوں اور ہیرے جواہرات سے بھرا پڑا تھا۔ یہ خزانہ اتنا بڑا تھا جسے دیکھ کر عمرِو عیار کے ہوش اڑ گئے لیکن اس نے خود کو سنبھال لیا اور پھر کیا تھا وہ خزانوں پر مربھکوں کی طرح ٹوٹ پڑا اور خزانے تہہ خانے سے غائب ہو کر اس کی زنبیل میں پہنچنا شروع ہو گئے۔ نائب سردار جن تہہ خانے سے خزانے غائب ہوتے دیکھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عمرِو عیار خزانوں کے ڈھیر سے بس ایک چیز اٹھا کر اپنے تھیلے میں ڈالتا تھا اور پھر وہ ڈھیر ہی وہاں سے غائب ہو جاتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ جب تہہ خانے سے سارے خزانے غائب ہو گئے تو نائب سردار جن تڑسے گرا اور بے ہوش ہوتا چلا گیا۔ نائب سردار جن کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر عمرو عیار مسکرایا اور پھر وہ دو نگوں والی انگوٹھی کی مدد سے وہاں سے غائب ہو کر واپس اپنی دنیا میں پہنچ گیا۔ اس نے نہ صرف شہنشاہ افراسیاب کو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے سے روک دیا تھا بلکہ اسے سامری جادوگر کے خزانے بھی مل گئے تھے۔ جو صدیوں سے اس طلسمات میں موجود تھے اور اب اس نے کالوت جن کو اس کا شہنشاہ تاج بھی لوٹا دیا تھا اور اس کے سارے شاہی خزانے بھی اپنی زنبیل میں ڈال لئے تھے۔ اس لئے وہ خوش تھا بے حد خوش۔

ختم شد